بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ مہت پور (ضلع ہوشیارپور)

مابین

جماعت احمدیہ و شیعہ اثنا عشریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرائط مناظرہ

مابین اہل تشیع و جماعت احمدیہ مہت پور تھانہ مکیریاں (ضلع ہوشیارپور)

(۱) مناظرے تحریری اور تقریری ہوں گے۔ ۲۔ موضوع مناظرہ چار ہوں گے (اول) صداقت دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی موعود۔ (دوم) اثبات متعہ النساء (سوم) اجرائے نبوت بعد آنحضرت صلعم (چہارم) اثبات تعزیہ داری۔ ۳۔ اول و سوم میں مدعی جماعت احمدیہ ہوگی اور دوم اور چہارم میں مدعی جماعت شیعہ اثنا عشری ہوگی۔ ۴۔ مضامین مذکورہ بالا ترتیب سے ہوں گے۔ ۵۔ مناظر جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ اور تائید کو قرآن کریم اور مذہب شیعہ کی معتبر و مستند کتب سے پیش کرے گا اور اسماء الرجال سے اس کی تائید پیش کرے گا۔ ۶۔ مناظر شیعہ اثنا عشریہ اپنے دعویٰ اور اس کی تائید کو قرآن کریم اور جماعت احمدیہ کی معتبر اور مستند کتب سے پیش کرے گا۔ ۷۔ مدعی کا پہلا اور آخری پرچہ ہوگا اور کوئی مدعی اپنے آخری پرچہ میں کوئی نئی دلیل پیش نہیں کر سکے گا۔ ۸۔ ہر ایک بحث کے لئے کل نو پرچے ہوں گے۔ پانچ مدعی کے اور چار مدعا علیہ کے۔ ۹۔ ہر ایک فریق کے مناظر کی نگرانی کے لئے فریق مخالف کا ایک نمائندہ بطور نگران موجود ہوگا جس کا فرض ہوگا کہ وہ کسی سابقہ تحریر کو پرچے کے ساتھ شامل نہ ہونے دے۔ اور وہی پرچہ پیش کیا جائے گا جو اس جگہ بیٹھ کر لکھا جائے گا۔ ۱۰۔ اس پرچہ پر نگران اور مناظر، صدر مناظرہ کے دستخط بمعہ اندراج ابتداء و اختتام وقت کے ثبت ہوں گے۔ ۱۱۔ ہر ایک مناظر اپنے پرچہ جات ہر روز بوقت صبح چھ بجے لکھنا شروع کریگا۔ ۱۲۔ ہر روز کے جملہ پرچہ جات علی الترتیب چار بجے شام سے سنائے جایا کریں گے۔ ۱۳۔ ہر ایک فریق اپنے پرچہ کی نقل بھی اسی وقت کے اندر لکھ کر دوسرے فریق کو دیدے گا۔ ۱۴۔ ہر ایک مناظر اپنے ہم مذہب معاونین سے مدد لے سکتا ہے۔ ۱۵۔ ہر ایک مناظر، مناظر فریق مخالف کے پیش شدہ حوالہ کی تصحیح کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر وہ مناظر اس حوالہ کو درست ثابت نہ کر سکے تو اس حوالہ کو بمعہ اس کے متعلقہ استدلال کے کاٹ دیا جائے گا۔ ۱۶۔ ہر ایک مناظر اپنے پرچہ کو سناتے وقت اس کی مناسب تشریح اپنے وقت کے اندر ز ... مناسب لیکن کسی زائد غیر متعلق بات کے کہنے کا حق نہ ہوگا۔ ۱۷۔ پرچہ جات کی نقل ایسے خط میں ہو کہ آسانی سے پڑھا جا سکے۔

۱۸۔ فریقین کی طرف سے ایک ایک صدر ہوگا جو ہر دو مناظروں سے شرائط کی پابندی کرائے گا۔ اور تہذیب سے باہر نہ ہونے دے گا۔ ۱۹۔ فریقین کے نمائندے قیام امن کی ذمہ داری کی ایک تحریر دینگے جو تھانہ متعلقہ کو بھیج دی جاوے گی۔ ۲۰۔ مقام مناظرہ موضع مہت پور تھانہ مکیریاں ہوگا۔ ۲۱۔ میدان مناظرہ میں مناظرہ کے بعد فریقین کے کسی شخص کو کسی قسم کی تقریر کرنے کا حق نہ ہوگا۔ ۲۲۔ دوران مناظرہ میں ہر دو فریق میں سے کسی کو تالیاں بجانے یا اشتعال انگیز نعرے لگانے کا حق نہ ہوگا اور جو فریق ایسے افعال کا ارتکاب کریگا وہ شکست خوردہ تسلیم کیا جائیگا۔ ۲۳۔ بعد تکمیل مناظرہ جات جملہ پرچہ جات کو ہر دو فریق کے مساوی خرچ سے بغیر کسی مزید نوٹ یا حاشیہ کے طبع کروا کر شائع کیا جائے گا اور ہر ایک فریق کو نصف نصف پرچے بھیجے جائیں گے۔ ۲۴۔ مناظرہ شروع ہونے سے پیشتر ہر ایک فریق مبلغ پچیس پچیس روپے برائے طباعت مناظرہ جناب چوہدری عبد الکریم صاحب رئیس پنجر لیمبو کے پاس جمع کرائے گا۔ ۲۵۔ ضروری ہوگا کہ تاریخ اختتام مناظرہ سے ایک ماہ تک مناظرہ کتابی صورت میں شائع ہو جائے۔ چوہدری عطا محمد صاحب و چوہدری کمال الدین صاحب کنان مہت پور اپنی اپنی طرف سے ایک ایک نمائندہ طباعت اور نگرانی کے لئے مقرر کریں گے۔ ۲۶۔ تاریخہائے مناظرہ مورخہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ بھاسوں سمت ۱۹۹۳ مطابق ۹-۱۰-۱۱-۱۲ رجب ۱۳۵۵ھ ہوں گی۔ ۲۷۔ اگر کوئی فریق تاریخ اور وقت مقررہ پر میدان مناظرہ میں حاضر نہ ہو تو وہ مبلغ یکصد روپیہ کے ہرجانہ کا ذمہ وار ہوگا اور شکست خوردہ سمجھا جائے گا۔ ۲۸۔ اگر کوئی مناسب ثالث مسلمہ فریقین مل گیا تو وہ بطور ثالث مقرر کیا جاوے گا۔ اگر کوئی ایسی صورت پیش نہ آئی تو مناظرہ بغیر ثالث کے ہی تاریخ مقررہ پر شروع ہو جائے گا۔

مورخہ ۱۰ ۔ کاتب محمد حسین منصور پور

نمائندگان جماعت شیعہ اثنا عشریہ
(۱) سید احمد علی شاہ بقلم خود
(۲) محمد حسین بقلم خود
(۳) عطا محمد بقلم خود
پریذیڈنٹ شیعہ اثنا عشری

نمائندگان جماعت احمدیہ مہت پور۔
(۱) عبد الرحمٰن انور مولوی فاضل
(۲) محمد اسمٰعیل ذبیح مولوی فاضل
(۳) چوہدری کمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مہت پور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مناظرہ مہت پور (ضلع ہوشیارپور)

مابین

جماعت احمدیہ و شیعہ اثنا عشریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی مناظر کا پہلا پرچہ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

صداقت دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی موعود

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الھادین وخیر الانبیاء وقائد المرسلین سیدنا ومولٰنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ اصحابہ وازواجہ وآلہ الطیبین الطاہرین الیٰ یوم الدین۔

۱۔ اما بعد۔ پیارے بھائیو! ابتدائے آفرینش سے خداوند تعالیٰ نے یہ قانون مقرر فرمایا ہے کہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی کے لئے سلسلہ انبیاء و ہداۃ کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (الاعراف) یعنی فرزندان آدم علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول ہمیشہ سے آتے رہے ہیں اور آتے رہیں گے۔ دوسری جگہ ان انبیاء کے آنے اور ان کی پیش کردہ شرائع کو ہدایت کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ دیکھو سورہ بقرہ آیت ۳۰۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں مختلف ہادیوں کو برپا کیا ہے تاکہ بنی نوع انسان کی ہدایت کا سلسلہ جاری رہے۔ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ

یَعْدِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۶۰)

جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا تب قومی انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرکے آپ کو سب قوموں اور تمام زمانوں کے لئے [illegible] رسول بنایا۔ قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل ہادی تھے۔ وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (الشوریٰ)۔ آپ کی آمد کے بعد قومی انبیاء کا سلسلہ ختم کرکے آپ کی روحانی ذریت کے لئے یہ سلسلہ جاری کر دیا گیا۔ آئندہ ہادی ہوں گے مگر وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور آپ کے اتباع میں ہوں گے۔

وہ لوگوں کو قرآن مجید کی طرف بلائیں گے۔ وَلَا یَاْتِیْ بِدِیْنٍ جَدِیْدٍ وَلَا بِشَرِیْعَةٍ اُخْرٰی جَدِیْدَةٍ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد آیت ۔)۔ گویا ہادیوں کا سلسلہ تو جاری رہے گا مگر وہ کوئی نئی شریعت نہ لائیں گے حضرت امام ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ہمارے شیعہ بھائیوں کے نزدیک معصوم امام ہیں اور ہم بھی ان کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ مانتے ہیں وہ فرماتے ہیں:۔

کُلُّ اِمَامٍ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِیْ هُوَ فِیْهِمْ (الصافی علیٰ اصول الکافی جلد ۲ ص۳) اور (اصول کافی کتاب الحجۃ ص ۔)

۲۔ اقوام عالم موجودہ زمانہ میں ایک عظیم الشان مصلح سماوی کی منتظر ہیں۔ یہودی، عیسائی، زرتشتی اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو ایسے موعود کی انتظار ہے۔ مسلمانوں کے دو بڑے حصے اہل سنت والجماعت اور شیعہ حضرات بھی آخری زمانہ میں ایک یا دو مصلحین روحانی کے لئے چشم براہ ہیں۔ انہیں اسلامی کتب میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام سے ملقب کیا گیا ہے۔ اگرچہ اہل سنت والجماعت اور شیعہ صاحبان کے تفصیلی عقائد میں اس بارہ میں شدید اختلافات بھی ہیں اور خود شیعہ صاحبان کے متعدد فرقے اس بارہ میں شدید اختلافات رکھتے ہیں لیکن اس کے بیان کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔

۳۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں اس زمانہ میں اسلام کے دوبارہ احیاء اور مسلمانوں کی بہبودی اور دیگر اقوام پر اسلامی حجت کے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود

ہوں۔ وہ فرماتے ہیں :-

مَاتَتِ الْقُلُوْبُ وَكَثُرَتِ الذُّنُوْبُ وَاشْتَدَّتِ الْكُرُوْبُ لِعِنْدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اللَّيْلَاءِ وَظُلُمَاتِ الْهوجاء اقتضٰى رَحْمُ اللهِ نُوْرَ السَّمَاءِ فَاَنَا ذٰلِكَ النُّوْرُ وَالْمُجَدِّدُ الْمَاْمُوْرُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ وَالْمَهْدِيُّ الْمَعْهُوْدُ وَالْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ"

(الخطبة الالهامية ص۱۸۰،۱۸۱)

۴۔ شیعہ اصحاب اور اہلِ سُنّت کی احادیث میں بھی بہت اختلافات ہیں لیکن قرآن مجید کے متعلق ہم سب لوگ متفق ہیں کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے اور اس میں تمام انسانی ضروریات کا علاج موجود ہے (ملاحظہ ہو شیعہ صاحبان کی معتبر کتاب اکمال الدین ص۲۸۰) نیز ہمیں شیعہ دوستوں کی احادیث کے بارہ میں تقیہ کا بھی بہت حصّہ نظر آتا ہے۔ تقیہ کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ بہرحال ان کے نزدیک تقیہ دین کا ایک ضروری جزو ہے اور روایات میں اس کا بہت دخل ہے۔ (ملاحظہ ہو اصول کافی ص۴۸۲) اور الصافی شرح اصول الکافی کتاب العقل الجزء الاول ص۱۱)

اسی لئے ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ہمارے شیعہ بھائیوں کا بھی اسی اصل پر عمل ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ قابلِ رد ہے اور کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ شیعہ احادیث میں بھی صاف لکھا ہے :-

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَنِ الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا جَاءَكُمْ مِنَّا حَدِيْثٌ فَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللهِ فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ فَخُذُوْهُ وَمَا خَالَفَهٗ فَاطْرَحُوْهُ اَوْ رُدُّوْهُ عَلَيْنَا۔ (تہذیب الاحکام الجزء الثانی ص۱۹۲ کتاب النکاح)

یعنی جو حدیث بھی قرآن پاک کے مطابق نہ ہو وہ ناقابلِ قبول ہے۔ اس اصل پر ہم دونوں فریق متفق ہیں اور چاہیئے کہ ہماری چاروں بحثوں کا دائرہ اس نقطۂ مرکزی کے گرد چکر لگاتا رہے۔

۵۔ المہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ مجمع البحرین شیعی میں لکھا ہے "وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَاهُ اللهُ اِلَى الْحَقِّ وَالْمَهْدِيُّ اِسْمٌ لِلْقَائِمِ" (ص۹۵) اور حضرت امام جعفر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے اِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيُّ لِاَنَّهٗ يَهْدِيْ اِلٰى اَمْرٍ خَفِيٍّ۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص۲)

پس مہدی وہ ہدایت یافتہ وجود ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہدایت دیگا اور دُنیا کی ہدایت کے لئے اُسے مقرر فرمائے گا۔

۶۔ امام مہدی علیہ السلام کی عظیم الشان شخصیت کے متعلق شیعہ بھائیوں کا عقیدہ بہت شاندار ہے۔ اسے وحی سے مشرف کیا جائے گا اور وہ معصوم ہو گا۔ اگر الفاظ کے اختلاف کو نظرانداز کر دیا جائے تو مہدی کی شان اُمّتِ محمدیہ میں بہت بلند ہے۔

۷۔ اصول کافی کتاب الحجۃ میں لکھا ہے :-

وَالْمَهْدِيُّ يَجْعَلُهُ اللهُ مَنْ شَاءَ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (ص۲۸۶)

کہ مہدی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اتباع میں سے ہو گا جیسا کہ آیت قرآنیہ سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چاروں درجات (۱) نبوت (۲) صدیقیت (۳) شہادت اور (۴) صالحیت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اتباع سے مخصوص کر دیئے ہیں اور سیدنا حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ وَلِيَّ مُحَمَّدٍ مَنْ اَطَاعَ اللهَ وَاِنْ بَعُدَتْ لُحْمَتُهٗ (نہج البلاغہ ورق ۱۲۵) کہ آں حضرت کا ولی وہی ہے جو خواہ ظاہری رشتہ داری میں دُور سے ہو مگر اللہ تعالیٰ کا مطیع ہو۔ اور یہی آیت قرآنی وَاِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ کا منشاء مبارک ہے۔

۸۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مہدی کب آئے گا تا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پر دلیل ہو۔ قرآن مجید عام قانون کے رنگ میں فرماتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی نبیوں کی بعثت دُنیا کے فاسد ہو جانے کے وقت ہوتی ہے۔ احادیث میں ہے کہ ایک زمانہ میں اسلام کا نام اور قرآن مجید کے الفاظ باقی رہ جائیں گے (ملاحظہ ہو فروع کافی جلد ۳ ص۱۴۴) اور یقیناً مہدی کے آنے کا یہی وقت ہو گا۔

اب ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ زمانہ وہی زمانہ ہے۔ اسلئے اِس زمانہ میں سیدنا حضرت

مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کا دعویٰ اُن کی صداقت کی دلیل ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ یہ وہی زمانہ ہے شیعہ حضرات کے ایک بڑے مجتہد علامہ علی حائری نے بھی اپنی کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ کے صفحہ پر لکھا ہے

"آثار و آیات اسلام و قرآن منعدم و ارکانِ دین و ایمان بالمرۃ منہدم شدہ مگار وند۔ روز سے رسد کہ مصداق فیضحہ لَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ وَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ زبیار اہل ایں دیار صادق آید"

۸۔ مہدی اپنے وقت اور اپنی صدی کا مجدد ہوگا۔ یُظْہِرُ الْاِسْلَامَ وَ یُجَدِّدُ الدِّیْنَ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۱) اور یہ مسلّم و یقینی ہے کہ مجددِ دین کی بعثت کے لئے صدی کا سر مقرر ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (اصول کافی صفحہ ۹۴ خاتمۃ الطبع) کہ اللہ تعالیٰ اِس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ اِس صدی کا مجدد چودھویں صدی بھی ہے میں ہوں کیا ہمارے شیعہ بھائی غور فرمائیں گے کہ اگر آپؑ مجدد صدی چہار دہم نہیں تو کون ہے؟ زمانہ پکار پکار کر آپؑ کی صداقت پر گواہی دے رہا ہے مسلمانوں کی حالت اِس پر گواہ ہے۔ آج صدی میں سے نصف حصہ گزر چکا ہے۔ بتائیے مجدد کون ہے؟ ہمارے حضرتؑ نے فرمایا ہے ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

۹۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی نبی یا مامور ایسا نہیں گزرا جس کی لوگوں نے تکذیب نہ کی ہو۔ فرمایا یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ (یٰس) یعنی افسوس ہے بندوں پر کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہر مرسل کے ساتھ استہزاء کیا اور اس کی تکذیب کے درپے ہوئے اور یوں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جو اہلِ دُنیا کے مجوزہ نقشہ کے مطابق آیا ہو۔ پس آج اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض کیا جائے تو یہ بات اچنبھی نہ ہوگی۔

۱۰۔ میں کہہ چکا ہوں کہ درحقیقت ہمارے درمیان فیصلہ کن دلائل قرآنی دلائل

ہیں اسلئے میں قرآن مجید سے معیارِ صادقین پیش کرتا ہوں۔

پہلی دلیل۔ چاہیئے کہ اس مامور کی زندگی دعویٰ سے پیشتر ایسی پاکیزہ ہو کہ دوست دشمن کے تجربہ میں وہ راست باز ثابت ہوا ہو اور کوئی شخص اس پر حرف گیری نہ کر سکے سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَدْرٰکُمْ بِہٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (رکوع ۲) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی پاکیزہ تھی اور یہ مخالفین پر حجت تھی۔ دوسری جگہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ فرمایا ہے۔ تیسری جگہ یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ آیا ہے۔ گویا مامورِ الٰہی کی زندگی پاکیزہ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخالفین کو چیلنج کیا کہ تم میری پہلی زندگی پر کوئی نکتہ چینی نہیں کر سکتے۔ (ملاحظہ ہو تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲):۔

"کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

دوسری دلیل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ۔ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْہُ حٰجِزِیْنَ۔ (الحاقۃ) کہ اگر یہ رسول ہم پر افتراء کرتا۔ تو ہم اس کو ہلاک کر دیتے۔ اور اتنی مہلت نہ دیتے جو دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوے کے بعد ۲۳ سال کی زندگی دی گئی۔ پس کوئی متقوّل علی اللہ مدعیٔ نبوت اتنی عمر نہیں پا سکتا۔

ایک شیعہ امام حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ مہدویت و امامت کے متعلق فرمایا ہے :۔

"اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَا یَدَّعِیْہِ غَیْرُ صَاحِبِہٖ اِلَّا بَتَرَ اللّٰہُ عُمْرَہٗ" (اصول کافی کتاب الحجۃ صفحہ ۲۳۶)

کہ اگر اس بات کا کوئی جھوٹے طور پر دعویدار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو کاٹ دیگا۔ یعنی اس کو لمبی مہلت نہیں مل سکتی اور وہ جلد تباہ ہوگا۔

آئیے! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق غور کریں۔ آپ نے

دعویٰ کے بعد قریباً ستائیس برس مہلت پائی۔

اس لئے ہمارے سب بھائیوں کا فرض ہے کہ از روئے قرآن مجید و احادیث آپ کی صداقت کا اقرار کریں۔

باقی معیار آئندہ پیش ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مناظر جماعت احمدیہ

خاکسار ابو العطاء اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل

دستخط ولی محمد عفا اللہ عنہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

دستخط سید محبوب شاہ
پریذیڈنٹ جماعت اثنا عشریہ

پرچہ ایک گھنٹہ میں ختم ہوا
دستخط سید سلطان احمد نگران اہل تشیع بقلم خود

شیعہ اثنا عشریہ مناظر کا پرچہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ ابی القاسم محمد سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین الغر المحجلین اَمَّا بَعْدُ

قبل اس کے کہ میں صداقت مرزا صاحب کی حقیقت منظر عام میں پیش کروں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ میرے مخاطب نے جو اس وقت مرزا صاحب کی صداقت دعویٰ پیش کرنے کے ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے ہمارے سامنے تشریف لائے ہیں۔ بجائے اثباتِ صداقت کے آیۃ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ الخ پیش کر کے اس کے ذیل میں چند احادیث مہدی موعود کے متعلق کتب شیعہ سے پیش کئے ہیں جن کو موضوع بحث سے کوئی تعلق نہیں اس لئے کہ آیت کا تعلق موضوع اجرائے نبوت سے ہے جو پرسوں کا موضوع بحث ہے۔ اور احادیث مندرجہ کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ مہدی اولادِ رسول سے بوقتِ ضرورت ضرور ظاہر ہوگا جس کے تحریر کرنے کے بعد میرے دوست نے خود ان الفاظِ حدیث کی بابت الفاظ تحریف کی ہے کہ اولاد کے ساتھ اصحاب کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اگر آپ نے نہیں کی تو کسی کتاب میں اولاد کے ساتھ اصحاب کا لفظ دکھا دیں۔ یا یہی دکھا دیں کہ مرزا صاحب کس صحابی کی اولاد سے ہیں۔ لیکن چونکہ اس طویل تحریر کا ہمارے موضوع سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ان احادیث کا کوئی لفظ یا کوئی شوشہ یا ان کا کوئی نقطہ مرزا صاحب کی نبوت کا کوئی آنچل ثابت کرتی ہے۔ اس لئے ہم اسے چھیڑنا سعی لاحاصل سمجھ کر ترک کرتے ہیں۔

میرے مخاطب نے سب سے پہلے جو دلیل اپنے مدعا کے ثبوت میں پیش کی ہے یہ ہے کہ نبی کی زندگی ادعائے نبوت سے پہلے پاک ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَدْرٰکُمْ بِہٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

دوسری جگہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ۔

تیسری جگہ یَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا۔

پس ! ان آیات کو پیش کرکے میرے مخاطب نے اپنی دلیل ختم کر دی۔ یہ نہ فرمایا کہ ان آیات کا مرزا صاحب سے کیا تعلق ثابت ہوا اور کیونکر ؟

اس میں شک نہیں کہ نبی کے لئے جن شرائط کی ضرورت ہے ان میں سے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی زندگی پیدائش سے لے کر وفات تک پاکیزہ ہو۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ جس کی ابتدائی زندگی چنداں قابل توجہ نہ سمجھ کر اس کے پاک یا ناپاک ہونے کا لحاظ بھی نہ رکھا جائے اس کی یہ موہوم جیسی زندگی معیار ہو جائے یا اگر کسی کی پہلی زندگی ظاہر میں عیب دار نہ ہو تو حقیقت میں بھی بے عیب ہو گی۔ یا اگر ابتدائی زندگی بے عیب ہو تو آخر تک بے عیب رہے گی۔ شیطان کی پہلی زندگی پہلے کتنی بے عیب اور عبادت میں گزری۔ آخر میں خلیفۂ خدا کے مقابلہ کا دعویٰ کرکے مُخْرَجِيْنَ سے بھی ہوا اور لعنتی بھی۔

اس کے علاوہ میرے مخاطب کو ثابت کرنا تھا کہ مرزا صاحب کی زندگی کیونکر پاکیزہ اور بے عیب تھی۔

آیت يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ کے ماسبق اور مابعد کو چھوڑ کر آپ ایک فاضل کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ پوری آیت کو تحریر کرکے ترجمہ کریں آیت خود اپنا مطلب ظاہر کر دے گی۔

اس کے بعد دوسری دلیل جس پر بڑا زور دیا گیا ہے آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ الخ ہے۔ ایک قضیہ شرطیہ ہے۔ جس کا دوسرا مقدمہ وضع مقدم یا وضع تالی اور رفع مقدم یا رفع تالی ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اسے قیاس کی صورت میں لے کر مریدان مرزا صاحب ملاحظہ فرمائیں تو انہیں اپنی علمیت اور دیرینہ محنت کی قدر ہو گی کہ آیت کا نتیجہ کیا ہے اور وہ کیا کہتے ہیں:

پہلے وہ یہ بتلائیں کہ یہ کونسا قضیہ ہے اور کیوں ؟ اس قیاس کے منتج ہونے کی کیا صورت ہے۔ پھر اسی اصول سے قیاس بنا کے نتیجہ کیا نکلا ؟ اس قیاس کے مقدم یا تالی میں کون کونسا جزو کلی ہے اور کون سا جزئی ؟ نیز مقدم یا تالی میں سے مرزا صاحب کا کس سے تعلق ہے ؟ میں بڑی بے چینی سے جواب کا منتظر ہوں۔

میرے دوست ! اس وقت میرا اور آپ کا مباحثہ صداقت دعویٰ مرزا صاحب پر ہے۔

آپ ان کی صداقت کا نام تب لے سکتے ہیں جب پہلے آپ ان کا دعویٰ پیش کریں کہ دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بعد صداقت یا اس کی دلیلیں پیش کرنے کا موقع مل سکے گا۔ مگر ساتھ ہی آپ یاد رکھیں کہ اس وقت مرزا صاحب کا دعویٰ جو بھی ہو عدالت اسلام میں پیش ہے۔ ہر عدالت کسی دعویٰ کے گواہ طلب کرنے سے پہلے، وکلاء طلب کرنے سے پہلے، اس بات پر نظر کرتی ہے کہ مدعی نے اپنے عرضی دعویٰ میں درخواست کیا دی ہے۔ اس کا دعویٰ کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا دعویٰ ہی اس قابل نہ ہو کہ قابل سماعت تصور کیا جائے۔ خواہ مخواہ کے دعویٰ کے پیش کرنے اور سننے میں عدالت اپنا وقت وقیع کیوں ضائع کرے اس وقت جبکہ عدالت عدالتِ اسلام ہے۔ حکم اور جج قرآن مجید، اس کی پیشکار حدیث پیغمبر اسلام، جو حسب حکم افسر صاحب حکم سنا دے گی۔ مرزا صاحب بحیثیت ایک مدعی کے ہیں جب اسلام ان سے دریافت کرتا ہے کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے ؟ کبھی کہتے ہیں کہ نبوت کا مدعی کافر اور خارج از اسلام ہے۔ کبھی کہتے ہیں صرف مجدد ہوں۔ کبھی کہتے ہیں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نے امر بھی کئے ہیں اور نہی بھی اسی کو شریعت کہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نبی ظلی ہوں۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نبیوں کا سردار ہوں۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں شریعت محمدیہ کا تابع ہو کر آیا۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں تمام رسولوں سے بہتر و افضل ہوں۔

اہل اسلام ذرا غور کریں کہ اسلام جیسے پاک اور مقدس مذہب کی عدالت میں، قرآن اور حدیث کے سامنے اور ایسے مختلف دعوے۔ انصاف سے کہیں اگر ایک مدعی اسی طرح کسی جج کے سامنے اختلاف بیانی کرے تو اسے کیا جواب ملے گا ؟ جج کو جانے دیجئے ایک تھانہ دار کے سامنے اگر ایسے بیانات دیئے جائیں تو وہ ایسا بیان دینے والے کو پیار سے بٹھائے گا یا ....

یہ بیانات بجائے اس کے کہ مرزا صاحب کا کوئی دعویٰ ثابت کریں۔ ان کے اخلاق و عادات، کیریکٹر، راست بازی، خانہ ساز، اور طرز زندگی پر پوری روشنی ڈالتے ہیں اور اسلام کا ہر ایک بچہ بھی سن کر صاف فیصلہ کر لیتا ہے بلکہ کر چکا ہے کہ عرضی دعویٰ میں اس قسم کے بیانات دینے والا صادق نہیں ہے۔ اور جب صادق نہ ہونے کے باوجود مدعی نبوت ہے تو اسلام اسے مسلمان نہیں سمجھ سکتا۔

میرے دوست صداقت پیش کرنا چاہتے ہیں مگر ان کا اسلام خطرناک ہے ع

بہبیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

پھر میں عرض کروں گا کہ پہلے آپ قادیان کے نبی کا دعویٰ صاف الفاظ میں پیش کرکے ہمیں اور حاضرین اور ناظرین کو سمجھا دیں کہ ان کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بعد جب مستقل ثابت ہو سکے تو تب شہادتیں پیش کریں۔ جرح کرنا ہمارا کام ہے، فیصلہ کرنا قرآن کا کام ہے اور سُنا نا رسول کا کام

خاکسار
مناظر جماعت شیعہ احقر مرزا یوسف حسین

دستخط پریذیڈنٹ شیعہ اثنا عشری
سید محبوب شاہ بقلم خود

یہ پرچہ ایک گھنٹہ میں لکھا گیا
محمد اسماعیل ذبیح نگران جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ‏ ‏ ‏ ‏ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمدی مناظر کا پرچہ دوم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و یعسوب المرسلین وآلہ واصحابہ الطیبین۔

۱۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ آپؑ کے الفاظ میں خطبہ الہامیہ مشا و ۲۱ کے حوالہ سے پہلے پرچہ کے عنوان ۱۳ میں درج کر چکا ہوں۔ غور فرمائیں۔

۲۔ آیت اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ کا تعلق موضوعِ ہدایت سے ہے جو بواسطہ رسل بنی آدم کے لئے مقرر ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ سلسلہ ہدایت وھُداۃ از ابتدائے آفرینش اُس وقت تک جاری ہے اور جاری رہے گا جب تک نسلِ آدم موجود ہے۔ (نبوّت کا استدلال اس سے آج نہیں کیا جا رہا)

۳۔ مہدی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہونا ضروری ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ۔ اسلئے آپؐ کی اولاد روحانی ہے۔ ہاں سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کی ہمیں بے حد عزت منظور ہے۔ ہمارے حضرت مرزا صاحبؑ نے فرمایا ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

۴۔ میں نے استدلال کرتے وقت اصول کافی کا استدلال آیت قرآنی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ سے پیش کیا تھا جس سے ظاہر ہے کہ اس جگہ اہلبیت سے مراد آنحضرتؐ کے اتباع ہیں۔ وھو المراد۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۵۔ اسلام نے انساب ظاہریہ کی نسبت انساب روحانیہ پر زیادہ زور دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر القمی ۶۴۲ زیر آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ نیز دیکھو تفسیر الصافی سورۃ الانعام زیر آیت اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔ اس جگہ لکھا ہے:۔
اِنَّ النُّبُوَّۃَ لَیْسَتْ بِالنَّسَبِ وَالْمَالِ وَاِنَّمَا ھِیَ بِفَضَائِلَ

نَفْسَانِيَّةٍ يَخُصُّ اللّٰهُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ الخ "

کہ اللہ تعالیٰ نبوت کے لئے نسب اور مال کا خیال نہیں کرتا بلکہ ذاتی خوبیوں کا لحاظ رکھتا ہے۔

۶- پھر جناب کو معلوم نہیں کہ امام مہدی کے متعلق خود شیعوں میں بہت سے اختلافات ہیں۔ آپ کو کوئی قرآنی آیت پیش کرنی چاہیئے تھی۔

۷- آپ کا تمام حوالہ جات کو چھوڑنا۔ سننے والوں اور پڑھنے والوں کو اس کی حقیقت خوب معلوم ہوجائے گی انشاء اللہ۔

۸- آپ نے پوچھا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کس کی اولاد میں سے تھے۔ لیجیے حضرت امام صادقؓ کا قول پڑھ لیں۔ فرماتے ہیں۔ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ مِنْكُمْ وَاَصْلَحَ فَهُوَ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ الخ (التفسیر الصافی سورہ ابراہیم) کہ ہر متقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد میں سے ہے۔ اور یہی معنے اس حدیث کے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معیارِ فضیلت عربی یا عجمی ہونا نہیں بلکہ تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶ صفحہ ۹۸)

۹- فَقَدْ لَبِثْتُ کے معیار کو میں نے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر چسپاں کر کے دکھا دیا ہے۔ آپ نے توجہ نہیں فرمائی۔

۱۰- حضرت مرزا صاحبؑ کا چیلنج دربارہ پاکیزگیٔ زندگی آچکا ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی زندگی کے جاننے والے دوست و دشمن آپؑ کی پاکیزگی کے گواہ ہیں۔

۱۱- یہ آپ کو کس نے بتایا کہ شیطان نے پہلی زندگی عبادت میں گزاری؟ قرآن مجید تو كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ فرماتا ہے نیز شیطان کب مدعیٔ نبوت ہوا؟

۱۲- پھر آپ فرمائیں کہ اگر کفارِ عرب یہی اعتراض آنحضرت کے بالمقابل پیش کرتے تو کیا جواب تھا؟

۱۳- يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ سے آنحضرتؐ کی صداقت اور بیانِ سابق کی سچائی کو شناخت کرنا مراد ہے۔ آپ عالم ہیں لفظی ترجمہ کی کیا ضرورت ہے؟ اگر ضرورت ہو تو فرما دیویں۔

۱۴- آیت وَلَوْ تَقَوَّلَ بے شک قضیۂ شرطیہ ہے مگر اس سے ابطالِ دلیل کو کیا تعلق؟ کیا اثباتِ توحید کے لئے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ وارد نہیں ہوا؟ پس لَوْ تَقَوَّلَ

رسالت کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے دلیل ہے۔ عرب کے لوگوں کے سامنے یہ دلیل کیونکر بنی تھی؟ اسی طرح آج یہ دلیل ہے۔ کیا وضع متقدم یا وضع تالی کے الفاظ سے علیت کا اظہار مقصود ہے یا قرآنی آیت کی حقیقت کا بیان؟ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے ہماری دلیل کو جسے ہم نے آپ کے بزرگ امامؑ کے قول سے بھی مؤید کیا تھا ہرگز رد نہیں فرمایا۔

۱۵- آپ کو جواب کے لئے بے چینی کی ضرورت نہیں۔ جو تعلق سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منکروں کی نظروں میں اس آیت سے تھا۔ وہی اس جگہ اس آیت سے ہے۔ کیونکہ یہ دلیل ہے اور آپ جانتے ہیں کہ تخلف الدلیل عن المدلول محال ہوتا ہے۔

۱۶- میں حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ پیش کر چکا ہوں۔ متعدد دعاوی اختلافِ جہات کی بناء پر ہرگز قابلِ اعتراض نہیں۔ لَوْلَا الْاِعْتِبَارَاتُ لَبَطَلَتِ الْحِكْمَةُ۔

۱۷- حضرت امام جعفرؓ کا بیان ہے کہ سَمَّى اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ الْمَنْصُوْرَ كَمَا سَمَّى اَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا وَمَحْمُوْدًا وَكَمَا سَمَّى عِيْسَى الْمَسِيْحَ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷) کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی کا نام منصور بھی رکھا ہے جیسا کہ اس نے اس کا نام احمد اور محمد اور محمود رکھا ہے بلکہ جیسا کہ اس نے اس کا نام عیسیٰ المسیح بھی رکھا۔ کیا فرماتے ہیں ہمارے محترم مناظر اس بیان کے متعلق؟

۱۸- رسولوں کے مختلف ناموں سے موسوم ہونا مہدی کے لئے ضروری تھا۔ ملاحظہ ہو (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

یعنی مہدی کہے گا کہ میں ابراہیم، اسمٰعیل، موسیٰ، یوشع، عیسیٰ، شمعون، محمدؐ، امیر المومنین علیہم السلام ہوں۔ فرمائیے آپ کیا جواب ہے؟

۱۹- حضرت صاحبؑ کے اخلاق کے متعلق آپ کا قول کوئی نیا نہیں۔ کیا لوگ پہلے انبیاء اور صادقین سے اسی طرح پیش نہیں آتے رہے اور یہی اعتراض نہیں کرتے رہے؟ وہ انہیں کذاب، ساحر، اور مسحور، کافر وغیرہ قرار دیتے رہے ہیں یا نہیں؟

۲۰- میں آپ کے بیانات کا جواب دے چکا ہوں۔ میں نے پہلے قرآن مجید سے دو دلیلیں پیش کی تھیں۔ اب مزید دلائل پیش کرتا ہوں۔

تیسری دلیل - اللہ تعالیٰ سورۂ مومن میں فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الآیۃ

کہ اللہ تعالیٰ سچے رسولوں اور مومنوں کی نصرت فرماتا ہے۔ نصرت کے معنے مدعیٔ رسالت کے لئے اس کی قبولیت کے پھیل جانے کے ہیں۔ دیکھئے سورۂ نصر۔ فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ کہ کثرتِ قبولیت نصرتِ الٰہی کی دلیل ہے۔ ولنعم ما قال المسیح الموعود بہ علیہ السلام ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

چوتھی دلیل۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (المجادلہ)
کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہی غالب رہا کریں گے۔ اس میں بھی بتایا ہے کہ سچے رسول اپنے اعداء پر حجت و برہان اور جس رنگ میں بھی وہ مقابلہ کریں اُن پر غالب آتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہیں۔ دلائلِ احمدیہ کا جواب اہلِ دُنیا کے پاس بجز استہزاء اور گالی اَور کیا ہے؟

میرے محترم دوست! قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی رُو سے اِن اصولوں پر تنقید کریں۔ اگر کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید ہی آخری اور پہلی حجت ہے۔ باقی پھر انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار
مناظر جماعت احمدیہ
ابو العطاء اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل

احقر ولی محمد عفی عنہ پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ

یہ پرچہ دس منٹ میں ختم ہوا
سید سلطان احمد
نگران بقلم خود

سید محبوب شاہ صدر جماعت اثنا عشریہ
۱/۱۰/۳۶

شیعہ مناظر کا پرچہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَشْرَفِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ مِنْ یَوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ

۱۔ مرزا صاحب کا دعویٰ صرف خطبۂ الہامیہ سے کیونکر صاف ہو سکتا ہے جو اُن کی اپنی کتابوں میں اپنے قلم سے ایک دوسرے کے ضد دعاوی موجود ہیں۔

۲۔ آیت اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ الخ بالخصوص اجرائے نبوت سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے خود اس کے ساتھ لفظ "اجرائے نبوت" تحریر کیا ہے۔ اس کے بعد انکار کے کیا معنے ع
عذرِ گناہ بدتر از گناہ

۳۔۴۔۵۔ مہدی کی اولادِ حضرت سرورِ کائنات سے ہونا یا نہ ہونا۔ اہلبیت سے کیا مراد ہے۔ انساب کا تذکرہ۔ ان کو موضوعِ بحث سے کیا تعلق ہے۔ آپ نے اولاد کے ساتھ اصحاب کا لفظ زیادہ کیا تھا اس لئے میں نے اس کا ثبوت طلب کیا۔ اب آپ مطیع کو مصداق مِنَّا ہونے کا یہ مطلب سمجھے گئے کہ وہ ان کی اولاد سے بھی ہے۔ مِنَّا کا مطلب صرف قرابت دار ہے یا ہمارے گروہ سے ہے نہ کہ اولاد سے۔ آیت مَعَ النَّبِیِّیْنَ الخ میں "مَعَ" ہے نہ کہ "مِنْ"۔ مَعَ اور مِنْ کا فرق اگر واضح کرنے کی ضرورت ہو تو بتلایا جائے۔

۶۔۷۔۸۔ امام مہدی کے متعلق اگر اختلاف ہو یا نہ ہو اس سے مرزا صاحب کی صداقت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اِس قسم کے حوالجات کو جنہیں موضوع سے کوئی تعلق نہیں چھوڑا نہ جائے تو اور کیا کیا جائے۔ آپ کو لکھنا نہ چاہیئے تھا۔ مہدی کا آنا بے شک ضروری ہے مگر یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ مرزا صاحب ہی ہیں۔

۹۔۱۰۔۱۱۔ کنیت کا معیار آپ جتنا بھی مرزا صاحب پر چسپاں کریں مگر جامۂ خاتم النبیین پنجابی جسم پر ٹھیک کیونکر اُترے اور بر کیونکر ثابت ہو کہ پھر بھی پاک رہے گا۔

شیطان اگر کَانَ مِنَ الْجِنِّ کا مصداق ہے تو اس کا عابد ہونا محال ہے۔ آپ نسب
اصلیت پر موقوف ظاہر کرتے ہیں۔ اگر شیطان جن سے ہے تو عبادت کیوں محال ہے؟
سوال یہ ہے کہ اگر شیطان عابد نہ تھا تو عالمِ بالا پر گیا کیونکر۔ اور اگر نہیں گیا تو اُخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ کا مصداق کیونکر ہوا۔ اُخْرُجْ کس سے خطاب ہے اور مِنْهَا کا مرجع کیا ہے؟ میں نے يُعَزِّرُوْهُ کے متعلق یہ سوال کیا تھا کہ اس کا ماسبق اور مابعد لکھ کر ترجمہ کریں۔ اسلئے کہ اوّل و آخر میں قرآن کا ذکر ہے۔ آپ اس کا مرجع رسول کو قرار دیتے ہیں۔ بہرحال اس آیت کا ہمارے موضوع سے کیا تعلق ہے؟

۱۴۔ آیت لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا کے متعلق قیاس اِس طرح بنتا ہے کہ لٰكِنَّهُمَا مَا فَسَدَتَا فَلَيْسَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ۔ چونکہ قیاس استثنائی کہلاتا ہے؟ اور رفع تالی سے رفع مقدم کا نتیجہ دیا ہے اسی طرح اگر آیت پیش کردہ کا قیاس اپنی قابلیت سے بنالیں تو معلوم ہو جائے گا کہ جب احد جانبین جزئی ہوں تو نتیجہ تابع اخس ہونے کے باعث جزئی ہوتا ہے۔

اب آپ بتلائیں کہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ میں کون کونسا جزو کلی ہے اور کون کونسا جزئی۔ تقوّل کا فاعل کیا ہے اور نتیجہ کیا نکلا۔ اس کے بعد غور کریں کہ اِس آیت کو مرزا صاحب سے کیا تعلق ہے۔

۱۷، ۱۸[1]۔ یہ بات کہ مدعی نبوت کافر ہے، اور یہ کہ کوئی صاحبِ شریعت نہیں ہو سکتا۔ پھر مدعی صاحبِ شریعت ہونا۔ اور یہ کہ میں ظلی نبی ہوں۔ اس کے باوجود اپنے آپ کو "سردار رسل" کہنا یہ تعدد اسماء ہے یا اختلاف دعویٰ؟ ناموں کا مختلف یا کئی ہونا اور چیز ہے اور دعویٰ تبدیل کرنا بلکہ ایک دوسرے کے برخلاف دعویٰ کرنا جرم اسلام ہے اور اسکے باوجود ادعائے نبوت وہ جرم ہے جو اسلام میں نہ رہنے دے کسی مدعی رسالت یا نبوت کے متعلق ثابت کرو کہ پہلے مدعی نبوت کو اسی زمانہ میں کافر کہا ہو پھر خود اس زمانہ میں دعویٰ کر بیٹھے۔

۱۹۔ یہ تو ہر گنہ گار، بلکہ منافق، بلکہ کافر، بلکہ شیطان بھی کہہ سکتا ہے کہ رسول کی طرح لوگ مجھے برا کہتے ہیں۔ مگر اس سے ثابت کیا ہوا؟ ......

۲۰۔ آپ نے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔ اور لَوْ تَقَوَّلَ کا قیاس نہیں بتایا۔ جو مدعی

[1] اصل پرچہ میں نمبر اسی طرح ہیں۔

اپنے دعویٰ میں اختلاف بیانی رکھتا ہو اس کا دعویٰ قابلِ اخراج ہے۔ اِس اختلاف کو رفع نہیں کیا۔
یہ دلیلیں ابھی حدِ اتمام تک نہ پہنچی تھیں کہ آپ نے انہیں کمزور سمجھ کر تیسری دلیل پیش کر دی۔ اچھا اس کا جواب بھی سنیئے:۔
دلیل سوم کا جواب۔ آیت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ...... میں خدا نے نصرت کا وعدہ کیا ہے مگر پہلے نصرت خداوندی کا معیار بتائیں اور قرآن سے ثابت کریں کہ نصرت الٰہی کسے کہتے ہیں۔

اگر بہت سے مرید ہو جانا یا مشہور ہو جانا نصرت الٰہی ہے تو آج بہت سے بادشاہ آپ سے زیادہ رعایا یا دولت یا نام رکھتے ہیں۔ ان سے پہلے "یزید" کے مرید، نام، دولت بہت تھا۔ دور کیوں جائیے بڑے حضرت شیطان صاحب کی رسّی کتنی دراز ہے۔ ہر نبی کا مقابلہ کیا پھر بھی نہ تھکا۔ سب چلے گئے وہ اب تک موجود ہے۔ اس کے مرید ہمیشہ سب سے زیادہ رہے۔ اور اب بھی ہیں۔ لقد صدق علیهم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المومنین۔
دلیل چہارم کا جواب۔ آیت كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ الخ کو آپ کے مرزا صاحب کی صداقت سے مربوط ہونا آپ کی جدّتِ ذہنی ہے۔ یہی تو موضوعِ کلام ہے کہ غلبہ یا نصرت کا معیار کیا ہے۔ آپ معیار بتلائیں اسکے بعد کامیابی کا نام لیں۔ اگر کامیابی گدی نشینی، مرید اور نام کی شہرت ہے تو اس سے بہت زیادہ کامیابی بہت پیروں کو حاصل ہوئی اور ہے بلکہ حکومت کی کامیابی بدرجہا زائد ہے اور شیطان کی کامیابی کی حد نہیں۔ العیاذ باللہ
پھر کہتا ہوں کہ آپ از روئے قرآن و حدیث دلیل صداقت پیش کریں۔ احادیث و آیات کا نام لے لینا اثبات مطلوب نہیں۔ ثَبِّتِ الْعَرْشَ ثُمَّ انْقُشْ ...
جو پیشین گوئی مہدی کے لئے ہے اس میں علامات بتائے گئے ہیں ..... اور وہ اسلئے آئیگا کہ ہمیں کفر کے ہاتھ سے چھڑائے نہ یہ کہ ہم میں اختلاف پڑ جائے۔ آپ صداقت مرزا صاحب کی دلیل پیش کریں بعض آیات یا احادیث پیش کر کے وقت ضائع نہ کریں ورنہ یہ قیمتی وقت ضائع کرکے چاہے آپکو افسوس نہ ہو مگر ہمیں اور پبلک کو افسوس ہوگا۔
مناظر جماعت شیعہ احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ
سید محبوب شاہ معاون بقلم خود
یہ پرچہ ۴۵ منٹ میں لکھا گیا۔ محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل نگران جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیّنا وسیّدنا محمّدٍ وعلیٰ اٰلہٖ وازواجہٖ واصحابہٖ الطیّبین الطاہرین۔

احمدی مناظر کا پرچہ نمبر (۳)

۱۔ آپ نے پہلے پرچہ میں لکھا تھا کہ گویا حضرت مرزا صاحبؑ نے فرمایا ہے کہ "میں تمام رسولوں سے بہتر اور افضل ہوں" اور اس پرچہ میں بھی اس امر کا اعادہ کیا ہے۔ مگر اس کے لئے آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا۔ کیا آپ اپنے اس دعویٰ کو ثابت کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

۲۔ خطبہ الہامیہ سے دعویٰ کیوں ثابت نہیں ہوتا؟ عبارت صاف ہے۔ آپ ذرا غور فرمائیں۔

۳۔ آیت اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ کو سلسلۂ ہدایت کے اثبات کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ ہدایت کا ذریعہ انبیاء ہی ہیں۔ انبیاء کے لفظ سے کیا حرج واقع ہو گیا!

۴۔ آپ نے بہت سی باتوں اور دلائل اور حوالجات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ پڑھنے والے حضرات آپ کی اس کمزوری کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے اس لئے میں اس بارہ میں زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔

۵۔ مِنّا کی تفسیر مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ سے کی گئی ہے۔ اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ اہل البیت کے معنے پر بھی غور فرمائیں۔

۶۔ مَعَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ میں "مع" کے معنے "مِنْ" ہی ہوں گے۔ جیسا کہ آیت تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ میں ہے۔ نیز آیت مَعَ السّٰجِدِیْنَ اور مِنَ السّٰجِدِیْنَ سورۃ الحجر پر بھی غور فرمائیں۔

۷۔ امام مہدی کی روایات کا اختلاف آپ تسلیم کر چکے ہیں۔ میری مراد یہ ہے کہ ہمارا انحصار ان مختلف فیہا روایات پر نہ ہوگا بلکہ قرآن مجید پر ہوگا۔ ہاں جو روایت قرآن کی تائید کرے اور قرآن پاک کے مطابق ہو۔ وہ حجت ہوگی۔

۸۔ "مہدی کا آنا بے شک ضروری ہے" آپ نے لکھا ہے میں نے آپ کی مسلّمہ احادیث سے اس کے آنے کا وقت بتایا تھا اس طرف آپ نے کیوں توجہ نہیں فرمائی؟ نیز بتایا تھا کہ وہ یہی زمانہ ہے۔ اس کے لئے دلائل دیئے تھے۔

۹۔ لَقَدْ لَبِثْتُ کا معیار اتار دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ دلیل ہے اور دلیل کا قانون یہ ہے کہ تخلّفُ المدلول[1] عن الدلیل محال ہوتا ہے۔ جس مدعی نبوت پر یہ دلیل چسپاں ہوگی اس کے سچا ہونے میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ یاد رکھیے کہ سخت الفاظ استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

۱۰۔ میں نے آپ کے دعویٰ کہ شیطان نے گزشتہ عمر عبادت میں گزاری تھی کا آپ سے ثبوت طلب کیا تھا آپ جواب دینے کی بجائے اِدھر اُدھر کے سوالات کرنے لگ پڑے۔ کیا یہ جواب کا طریق ہے؟ عالم بالا پر گیا یا نہیں۔ آپ ثبوت دیں کہ شیطان گزشتہ عمر میں بہت عابد تھا۔ نیز میں نے اس کے دعویٰ نبوت کا ثبوت آپ سے طلب کیا تھا۔ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی ہے۔

۱۱۔ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ میں قرآن کا ذکر ہے۔ صاحب قرآن کا بھی ذکر ہے۔ ذرا غور سے آیت کو ملاحظہ فرمائیں۔ نیز اگر قرآن کو شناخت کرنے کا یہ معیار ہے تو صاحب قرآن کو شناخت کرنے کا بھی یہی معیار ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں؟

۱۲۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ کا نتیجہ جزئی ہونے میں اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ میرے استدلال پر غور فرمائیں کہ اگر اس دلیل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کرتے ہوئے عام معیار تسلیم نہ کیا جائے تو یہ دلیل نہیں بن سکتی۔ آپ آیت قرآنی یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور آیت وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا الآیۃ پر غور کر کے جواب دیں۔ وقت ضائع نہ فرمائیں تو زیادہ موزوں ہے۔ حضرت امام کے قول پر بھی توجہ دیں۔

۱۳۔ تعدد دعاوی میں آپ نے اختلاف نہیں بتایا۔ کیا حضرت داؤدؑ خلیفہ اور نبی نہ تھے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب اسماء نہیں؟ حضرت مرزا صاحبؑ کے کوئی دو دعوے آپ متناقض ثابت کریں تو بات ہے۔ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ حضرتؑ کی عبارات سامنے رکھ کر اپنے اس قول کو ثابت کریں۔ یونہی بے حوالہ بیان کرتے جانا مناسب نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ ہے اور تشریعی نبی ہونے سے انکار ہے۔ تشریعی نبوت کے مدعی کو جو قرآن مجید کو منسوخ کرنے کا دعویدار ہو آپؑ نے کافر لکھا ہے اور ہم آج بھی ایسے مدعی نبوت کو کافر جانتے ہیں ورنہ محض نبی کے آنے کے

---

[1] گزشتہ پرچہ میں المدلول کی جگہ الدلیل و بالعکس لکھا گیا ہے اس کی تصحیح کر لیں۔ (ابو العطاء)

تو آپ بھی قائل ہیں۔ کیا حضرت عیسیٰ نہیں آئیں گے؟ لیکن نبوت کا موضوع پرسوں ہوگا انشاء اللہ۔

۱۴۔ قرآن مجید نے یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ والی آیت میں شیطان، منافق اور کافر کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ رسولوں کے متعلق فرمایا ہے۔ آپ نے شاید آیت قرآنی پر غور نہیں فرمایا ورنہ قیاس مع الفارق نہ فرماتے۔

۱۵۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا والی دلیل کا جواب آپ نے یہ دیا ہے کہ بتاؤ کہ نصرت کسے کہتے ہیں۔ آپ غور سے پہلے پرچہ کو پڑھ لیں۔ وہاں نصرت الٰہی کے معنے آیت قرآنی سے کثرت قبولیت بیان ہوتے ہیں۔ اِن پر نقض یا معارضہ پیش کریں۔

۱۶۔ مریدوں کی کثرت اور تئیس سال تک مہلت پانا ایک مدعی نبوت کے لئے یقیناً معیار صداقت ہے۔ یہ میں نہیں کہتا قرآن مجید کہتا ہے۔ بادشاہ اور شیطان کا نام پیش کرنے سے آپ ہمارے حسن ظن کو کمزور کر رہے ہیں۔ ہم آپ کو عالم سمجھتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں سوال ہو مدعی نبوت کے متعلق اور آپ وہاں پر شیطان اور حکومت برطانیہ کو پیش کریں۔ کیا یہ آپ کی شان علمیت کے شایاں ہے؟ شیطان کا دعویٰ نبوت پیش کریں اور پھر اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا کی آیت اس پر چسپاں کریں۔ کیا آپ ایسا کریں گے؟

۱۷۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ کا معیار تو بتا چکا ہوں۔ آپ اگر غور نہ فرمائیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ غور فرمایئے کہ مدعی نبوت دنیا کی مخالفت و معاندت کے باوجود کامیاب ہو جاتا ہے کیا یہ دلیل صداقت نہیں؟ بھائی غور کریں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف کو مدّنظر رکھیں، ہمارا مقصد حق کو ظاہر کرنا ہے:

۱۸۔ میں آپ کی جملہ باتوں کا جواب دینے کے بعد پھر مزید دلائل عرض کرتا ہوں۔ چار دلیلیں گزر چکی ہیں۔

پانچویں دلیل۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (المجادلہ)۔ اس کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

"اِنَّ جُنُوْدَ اللّٰهِ وانبیاءہٗ واولیاءہٗ هم المفلحون الناجون الظافرون بالبغیة" (مجمع البیان)

کہ خدا کا گروہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی کامیابی باوجودیکہ ایک دنیا آپ کی مخالف تھی آپ کی سچائی کی زبردست دلیل ہے۔

چھٹی دلیل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الآیۃ

(سورۃ نور ع) گویا اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ویسے ہی خلفاء قائم کرنے کا وعدہ کرتا ہے جو اس نے بنی اسرائیل میں قائم کئے۔ یہ آیت "نَزَلَتْ فِي الْمَهْدِيْ" (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۳) امام مہدی کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ کیا آپ اس کا کوئی جواب دے سکتے ہیں؟

بھائی! آپ قرآن مجید کے وعدوں اور اس کے مقرر کردہ معیاروں کی طرف آئیں۔ ہاں میری پیش کردہ احادیث جو آپ کی مسلّمہ ہیں ان کا بھی ردّ کریں اگر کر سکتے ہیں ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا موعود تسلیم کریں۔ انبیاء جس غرض کے لئے آتے رہے ہیں اسی غرض کو آپ نے پورا کیا ہے۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کے قول کو مدّنظر رکھیں۔ باقی پھر انشاء اللہ۔

خاکسار

مناظر جماعت احمدیہ

ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
ولی محمد عفی عنہ

پریذیڈنٹ جماعت شیعہ
سید محبوب شاہ بقلم خود

یہ پرچہ ۴۵ منٹ میں لکھا گیا
سید سلطان احمد بقلم خود

۱ ۱/۳۶

شیعہ مناظر کا پرچہ نمبر (۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء ابی القاسم محمّد سیّد المرسلین واٰلہ الطیّبین الطاھرین المعصومین الغرّ المحجلین من یومنا ھٰذا الیٰ یوم الدّین امّا بعد۔

۱۔ مَیں نے پہلے بھی لکھا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے دعووں میں اس قدر اختلاف ہے کہ ان کا پڑھنے والا انہیں صادق سمجھنا کیا وہم بھی نہیں کرسکتا کبھی فرماتے ہیں۔

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام (نزول المسیح ص۹۹)

کبھی فرماتے ہیں کہ مَیں نبی ظلّی ہوں۔ اگر مذکورہ حوالہ کافی نہ ہو تو اور حوالے پیش کروں۔ اگر تسلیم ہو تو خیر ورنہ رد کریں۔

۲۔ خطبہ الہامیہ سے دعویٰ تب ثابت ہوتا جب ایک ہی دعویٰ ہوتا لیکن جب ایسی ہی بیسیوں مختلف تصنیفات ہیں اور ہر ایک دوسرے کے برخلاف ہیں تو دعویٰ کیونکر ثابت ہو؟

۳۔ آیت اِمّا یَاتِیَنَّکُم کا پرانا سبق آپ نے پھر دُہرایا مگر اس سے حاصل کیا ہوا۔

۴۔ مَیں نے آپ کی کوئی دلیل نظر انداز نہیں کی البتہ لاطائل تحریرات جو ہم مطالب ہیں ان کا جواب ایک جگہ ضرور دیا ہے کہ نہ میرا وقت ضائع ہو نہ آپ خستہ ہوں نہ ناظرین گھبرائیں۔ تفصیل کی تب ضرورت ہوتی جب ان کے کسی نقطہ سے مرزا صاحب کی صداقت پر کوئی اثر پڑتا۔ اہل بیت کی بحث اپنے مقام پر درست ہے۔ ہمارے موضوع سے اسے کیا تعلق ہے۔ مرزا صاحب کجا اور اہلبیت کجا۔ اور کیا اہلبیت نبی ہوتے ہیں؟ اہل بیت تو وہ ہیں جو نبوت کا دعویٰ نہ کریں۔ کسی کتاب میں نہیں ہے کہ مہدی نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ البتہ یہ ہے کہ دجّال نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ مرزا صاحب نے نبوت اور مہدویت دونوں کا دعویٰ کیا کسی کتاب میں دکھائیں کہ مہدی مدعی نبوت ہوگا۔ البتہ یہ ہے کہ مدعیانِ نبوت ایک نہیں تیس دجّال ہوں گے۔ اب آپ بتلائیں کہ مرزا صاحب کے دعویٰ سنے انہیں کیا

ثابت کیا......؟

۵-۶۔ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ میں مَعَ بمعنے مِنْ ہرگز نہیں ہے ایہ آپ کی عربیت اور فصاحت کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ اگر دعا کرنے والا اپنے آپ کو ان میں سے سمجھے تو اسکے خضوع میں فرق آتا ہے۔ اس کا انکسار خاص ہے کہ مَعَ کو بمعنے مَعَ استعمال کریں نہ کہ بمعنے مِنْ۔ ورنہ کیا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کے معنے مِنَّا کریں گے۔

۷-۸-۹۔ پھر آپ نے خلافِ بحث امور پیش کئے۔ مہدی موعود کا ظاہر ہونا ضروری ہے تو آپ کو کیا؟ کسی آیت یا مطابقِ قرآن حدیث سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کریں۔ صرف روایات وجود مہدی یا احادیث ظہور مہدی کا وجود مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل ہے!

مَیں نے پہلے بتلایا کہ پچھلی عمر اگلی کو پاک ثابت نہیں کرتی اور نہ یہ معیارِ نبوت ہے۔ یہ دلیلِ صداقت دعویٰ نہیں بلکہ دلیلِ صداقتِ قرآن ہے کہ مَیں تمہارا سچا نا ہوں اور نہ یہ قرآن بنا سکتا تھا اور نہ اور بنا سکتا ہوں پھر تم دوسرے قرآن کا مطالبہ کیوں کرتے ہو۔ جیسا کہ اس مطلب کو قرآن مجید میں تین جگہ ظاہر فرمایا ہے۔ اگر شک ہے تو آیات لکھ دوں۔

۱۰۔ شیطان کے متعلق مَیں اِدھر اُدھر نہیں گیا۔ آپ کو اس کے عابد ہونے سے اختلاف تھا میں نے ثبوت دیا کہ وہ از روئے قرآن جنّت میں تھا اور وہیں اُسے آدم کے سجدہ کا حکم ہوا سجدہ نہ کرکے مخرجین سے ہوا اور رجیم قرار پایا۔ فرمائیں اس کی عبادت ثابت ہوئی یا نہ؟ پہلے عابد آخر میں ملعون۔ پھر پہلی عمر کی خیالی صفائی کیا مفید ہوئی۔

۱۱۔ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ کے متعلق مَیں ثابت کرچکا کہ اس کا مرجع یا قرآن ہے اور یا رسول۔ مگر اسلئے کہ اس سے دوسرے قرآن کا مطالبہ تھا۔

۱۲۔ لَوْ تَقَوَّلَ کے قیاس کا بار بار مطالبہ کیا گیا تاکہ نتیجہ نکلے۔ آپ بتلائیں کہ یہ کلی ہے یا جزئی۔ اس کے بعد نتیجہ نکال کر مرزا صاحب پر چسپاں کریں۔ میں تو آپ کو بار بار موقع دے رہا ہوں آپ کو خود ہی اس وقتِ عزیز کی قدر نہیں۔ اتنا وقت جو لکھنے اور سُنانے میں صرف ہوتا ہے قیاس بنا کر نتیجہ نکالنے میں ہی صرف کریں کہ ہم آپ کی دلیل کی پختگی، قابلیت اور صداقت کا اندازہ کرسکیں اور پبلک بھی سمجھے کہ سچا کون ہے۔

۱۳۔ تعدد دعاوی کا جواب ملا پر دیا گیا ہے۔ پھر سُنیئے۔ مدعی نبوت کو کافر کہنا، پھر مدعی ہو جانا۔

اپنے آپکو مجدد یا ظلی نبی کہہ کر صاحب شریعت ہو سکنے کو محال سمجھنا پھر صاحب شریعت بننا۔ سایہ کہلا کے سرداری رسل کا دعویٰ کرنا۔ بڑے بڑے انبیاء کی برابری یا اُن سے برتری کا دم بھرنا۔ پھر یہ کہنا کہ میں اصل میں نبی نہیں ہوں۔ اس سے بڑھ کر اختلافات اور کیا ہوں گے۔ کیا ہم نے یہ اختلافات پہلے نہیں دکھلائے۔ یہ تو صرف دعویٰ نبوت میں اختلافات ہیں اگر اس کے علاوہ توحید، رسالت، نبوت، قیامت، قرآن، حدیث کے اختلافات پیش کروں تو مہینے درکار ہوں۔ کیا انبیاء کے بیانات میں اس طرح اختلافات ہوتے ہیں؟

۱۴۔ آیت یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مخصوص انبیاء کے لئے ہے۔ آپ پہلے مرزا صاحب کی نبوت ثابت کریں اس کے بعد یہ آیت ان پر ثابت کریں۔ دعویٰ میں دلیل قرار دینا اہل عقل و علم کا کام نہیں۔ ابھی نبوت بلکہ صداقت بلکہ صرف صداقت دعویٰ میں بحث ہے جس کا ایک حرف ثابت نہیں ہوتا۔

۱۵۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا کے متعلق عرض ہے کہ اگر مرزا صاحب کو کثرت قبولیت حاصل ہوتی تو انہیں بڑے لوگوں یا حکومت سے ڈرنا نہ پڑتا اور نہ ڈر کر حکومت کی مدح سرائی کر کے اپنے مریدوں پر ان کی اطاعت واجب کہتے۔ اور جب ایسا کیا تو یہ قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے؟

۱۶۔ آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کے اثبات پر موقوف ہے۔ آیت سے قیاس بنا کر نتیجہ نکالیں۔

۱۷۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا جواب ذیل نصرت میں گزرا۔ ملاحظہ ہو پانچویں دلیل کا جواب۔ اس دلیل کا تعلق نصرت و غلبہ سے ہے جس کے معیار کا بار بار مطالبہ ہو چکا ہے۔ پھر مطالبہ ہے کہ از روئے قرآن ثابت کریں۔

چھٹی دلیل میں آیت استخلاف میں یہ دعویٰ ہے کہ کفر مٹ جائیگا اور دین میں تمکین و قدرت حاصل ہوگی۔ اس کے برخلاف مرزا صاحب کفر کے مطیع رہے۔ ان کی اطاعت واجب کرتے رہے۔ اور ذہن پر قابو نہ رکھنے کی وجہ سے ہمیشہ دعوے بھی بدلتے رہے اور اعتقادات اور بیانات بھی۔ جو بات کہی نئی، جو بیان دیا نرالا۔

پھر کہتا ہوں کہ صداقت دعویٰ مرزا صاحب ثابت کریں۔

مناظر جماعت شیعہ احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ۔ معین سید محبوب شاہ بقلم خود

یہ پرچہ ۴۵ منٹ میں ختم ہوا
محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل نگران جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا پرچہ چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبینا محمد و آلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ الیٰ یوم الدین۔

۱۔ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔ آپ نے پرچہ نمبر دوم میں لکھا ہے کہ "اس کا ماسبق اور مابعد لکھ کر ترجمہ لکھیں۔ اس لئے کہ اول و آخر میں قرآن کا ذکر ہے۔ آپ اس کا مرجع رسول کو قرار دیتے ہیں۔" مگر آپ نے اب تسلیم کر لیا ہے کہ "مرجع" رسول بھی ہو سکتا ہے۔ اسے اختلاف کہتے ہیں۔

۲۔ سورۃ انعام ع۲ میں دیکھیں اس آیت سے آنحضرت کی صداقت ثابت کی گئی ہے۔ یَعْرِفُوْنَهٗ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ یَعْرِفُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (تفسیر صافی)۔ ایسی ہی دیگر تفاسیر القمی اور مجمع البیان میں ہے۔ یعنی وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کرتے ہیں پس یہ معیار صداقت ہے کسی مدعی نبوت کے لئے اس کی صداقت منجملہ دیگر دلائل کے اس دلیل سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ آپ سورۃ انعام ع۲ سے بتلائیں کہ آنحضرت سے کب اس مقام پر دوسرے قرآن کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

۴۔ نزول المسیح کے شعر میں یہ ذکر ہے کہ مجھے معرفت اور یقین کا وہی جام پلایا گیا ہے جو انبیاء کو پلایا گیا۔ ہاں ظلی نبی کے معنے یہ ہیں کہ آپ کو جو کچھ ملا وہ محض سیدنا و مولانا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور آپ کی پیروی کا نتیجہ ہے۔ آپ ہی بتلائیں ان میں تناقض ہے؟ تناقض کی شرائط بھی بھول گئے۔

۵۔ آپ سے میں نے مطالبہ کیا تھا کہ بتائیں حضرت مرزا صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ میں تمام رسولوں سے افضل اور بہتر ہوں مگر آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔ یہ محض خلاف واقعات ہے۔ آپ اس سے توبہ کریں۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے؟

۶۔ خطبہ الہامیہ سے دعویٰ ثابت ہے۔ کیا متعدد دعاوی سے دعویٰ ثابت نہیں ہوا کرتا؟ بلکہ

اس سے تو متعدد دعاوی ثابت ہوتے ہیں۔ غور تو فرمائیں۔ اور یہ تو آپ مان چکے ہیں کہ آپ کو تعدد دعاوی پر اعتراض نہیں ہے۔

۷۔ قرآن کی آیت لکھیں کہ اہل بیت تو وہ ہوتا ہے جو دعویٰ نبوت نہ کرے۔ قرآن کی آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ آپ کے مسلمہ حوالہ سے گزر چکی ہے اس میں اُمتی نبیوں کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے شہنشاہ ہیں۔ مزید مسئلہ نبوت میں ان شاء اللہ۔

۸۔ مہدی کا عیسی المسیح ہونا میں آپ کی کتابوں کے حوالہ سے لکھ چکا ہوں۔ کیا عیسی المسیح نبی نہ تھے؟ اس کے لئے حوالہ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۴ بیان کر چکا ہوں۔ آپ کو دجال کا دعویٰ نبوت تو یاد ہے مگر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نبی ہونے کا خیال نہیں۔ آخر کیوں؟

۹۔ میں قرآن سے دکھا چکا ہوں کہ آنحضرتؐ کی اتباع میں نبی ہو سکتے ہیں۔ لیجئے میں دکھاتا ہوں کہ مہدی نبی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ (توبہ) اس کے متعلق شیعہ روایات و تفاسیر میں لکھا ہے نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ (تفسیر صافی) و بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۴ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ کہ یہ آیت امام مہدی کے متعلق ہے۔ اس آیت میں مہدی کو "رسول" قرار دیا گیا ہے۔ فرمائیے اب بھی آپ کا جواب ہوا یا نہیں؟

۱۰۔ مَعَ الْاَبْرَارِ کے یہ معنے ہیں کہ جب کسی نیک کی موت کا وقت آئے اس وقت ہماری جان بھی نکال لے؟ یا یہ معنے ہیں کہ ہمیں نیک کر کے فوت کر؟ غور کر کے بتائیں۔

مع الساجدین ایک جگہ آیا ہے۔ دوسری جگہ من الساجدین آیا ہے۔ کیا "مع" بمعنے "من" ہے یا نہیں؟

یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ "مع" "بمعنے "من" ہو۔ مگر یہ جائز ہے کہ موقع کے مناسب "مع" بمعنے "منْ" ہو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کی مثال قیاس مع الفارق ہے۔

۱۱۔ آپ نے گزشتہ پرچوں میں پاکیزہ زندگی کو مدعیٔ نبوت کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور اس سے صداقت کا پہچاننا بتایا ہے۔ اب شاید اس سے انکار کر رہے ہیں۔ غور فرمائیں کیا عبارت میں اختلاف تو نہیں؟

۱۲۔ شیطان کے مدعیٔ نبوت ہونے کا آپ نے ثبوت نہیں دیا۔

۱۳۔ لَوْ تَقَوَّلَ کے نتیجہ کو جزئی تسلیم کر کے جواب دیا جا چکا ہے۔ آپ دلیل قرآنی کی طرف توجہ

نہیں فرماتے۔ کیا لوگوں کو ہم نے منطق پڑھانی ہے یا قرآن مجید سے ایک دینی مسئلہ کو حل کرنا۔ منطق کے لئے علیحدہ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ عربی تحریر بھی کر لیں۔

۱۴۔ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کے انکار اور اقرار کی تفسیر گزر چکی ہے۔ مزید کے لئے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" ملاحظہ ہو۔

۱۵۔ آپ کو چیلنج دے چکا ہوں کہ حضرتؑ کے اپنی ذات کے متعلق دعاوی میں تناقض ثابت کریں مگر آپ بے ثبوت دعویٰ ہی دعویٰ کر رہے ہیں۔

۱۶۔ آیت يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ سے ثابت ہے کہ استہزا کسی مدعیٔ نبوت کے کاذب ہونے کی دلیل نہیں۔ کیا آپ اس بات کی تردید کر سکتے ہیں؟

۱۷۔ کثرتِ قبولیت کا معیار حکومت سے نہ ڈرنا آپ کا ہی ارشاد ہے۔ ہمارے حضرتؑ کبھی حکومت سے نہیں ڈرے۔ ہاں وہ قانون کے پابند تھے اور پابندی کا ارشاد فرماتے تھے جب تک حکومت مذہبی آزادی کو سلب نہ کرے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام فرعونِ مصر کے قانون کے پابند تھے۔ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (سورۃ یوسف) نیز جیسے کہ ہمارے سید مولیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو نجاشی عیسائی بادشاہ کی پیروی کی اجازت دی۔ ہاں صاحب اتنا تو فرمائیے کہ آپ کے امام غائب کیوں غائب ہیں۔ کیا وہ ظالمین کے ڈر کی وجہ سے غائب ہیں۔ کیا وہ قتل سے ڈرتے تھے؟ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۹ زحیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۱۴۶ و منہاج السلامۃ صفحہ ۱۹۰)

ہم حضرت امام کی عزت کرتے ہیں میرے نزدیک آپ اُن کی طرف یہ عقیدہ منسوب کر کے ان کی ہتک کرتے ہیں جو ہمارے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ قانون کی پابندی اور خوف میں فرق کرنا چاہیئے۔

۱۸۔ آپ نے گزشتہ پرچہ میں شیطان کو "بڑے حضرت" لکھا ہے۔ یہ لفظ مناسب نہیں۔ اصلاح فرمائیں۔

میں نے نصرتِ الٰہی کے لئے آیت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ سے کثرتِ قبولیت ثابت کی ہے۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۹۔ میں اب مزید دلائل قرآنیہ بیان کرتا ہوں:-

دلیل ہفتم۔ اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَ یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ (ہود ۲) یہ آیت امام مہدی کے متعلق ہے (تفسیر القمی صنہ۱۳) حضرت مرزا صاحبؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت دی اور آپؐ کی اتباع سے درجات حاصل کئے۔ اسی لئے فرمایا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

دلیل ہشتم۔ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعہ) آج بھی جماعت احمدیہ کے بالمقابل علم قرآن میں کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اگر آپ چاہیں تو کسی سورۃ کی تفسیر میں عربی یا اُردو میں مقابلہ کرلیں۔ یہ حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔ آپ کا رسالہ "اعجاز المسیح" اس کا گواہ ہے۔

دلیل نہم۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعہ) یہ آیت مہدی کے بارہ میں ہے کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ تفسیر صافی صنہ۱۳ پر مفصل حدیث مرقوم ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ فارسی الاصل تھے (کتاب البریہ صنہ۱۳۴ حاشیہ) اس لئے آپ ہی سچے موعود ہیں۔

دلیل دہم۔ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (الانعام) مفتری علی اللہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ حضرت مرزا صاحبؑ کامیاب ہوگئے اسلئے سچے تھے۔ اگر جھوٹے ہوتے تو آپ کا سلسلہ ملیا میٹ ہوجاتا جیسا کہ لکھا ہے وَلَوْ کَانُوْا مُحِقِّیْنَ لَمَا انْقَرَضُوْا (بحار الانوار جلد ۱۲ صنہ)

دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث ان دلائل کی شرح میں پیش ہوتے رہیں گے۔

مَیں بالآخر پھر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ خدارا مہدی کی علامات اور آیات قرآنیہ پر غور کریں۔ مہدی کے زمانہ میں طاعون کا ہونا۔ عذاب کا آنا۔ عالمگیر جنگ ہونا۔ سامانِ سفر کی سہولت کا ہونا۔ دمدار ستارہ کا طلوع۔ کسوف و خسوف۔ یہ تمام نشانات صداقت ہیں پس حضرت مرزا صاحبؑ سچے ہیں پس مبارک ہیں وے جو مسیح کو قبول کریں۔ باقی پھر انشاء اللہ +

خاکسار مناظر جماعت احمدیہ ابو العطاء اللہ دتا جالندھری

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
دل محمد مولوی فاضل

پریذیڈنٹ جماعت شیعہ اثنا عشری
سید محبوب شاہ بقلم خود

یہ پرچہ ۵۴ منٹ میں ختم ہوا۔ سید سلطان شاہ نگران بقلم خود

شیعہ مناظر کا پرچہ چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ اشرف الانبیاء ابی القاسم محمّد سیّد المرسلین و اٰلہ الطیّبین الطاھرین المعصومین الغرّ المحجلین الغالبین علیٰ اعداء اللہ بالصّدق و الیقین و بالحجج والبراھین المقرّبین عند اللہ من یومنا ھٰذا الیٰ یوم الدّین اَمَّا بَعْدُ

مجھے قوی اُمید تھی کہ بہت پور میں جو مرکز مرزائیت کے پڑوس میں ہے آج کا دن بڑا غنیمت ثابت ہوگا اور ساٹھ پینسٹھ سال کی کوشش کے جواہر ریزے ہمارے سامنے پیش ہوکر ان کا مدعی کسی حد تک فیصلہ کن ثابت ہوسکے گا مگر میرے دوست نے بار بار تھپلے اور بہت پچھلے سبق دُہرا کر کوئی ایسا جوہر ان سے پیش نہ کرایا جو کچھ بھی مرزا صاحب کی نبوت پر روشنی ڈال سکتا۔

۱-۲-۳۔ یَعْبُدِ فُنُوْنَ کی بابت کئی مرتبہ لکھا گیا کہ تفاسیر میں اختلاف ہے۔ کہیں ضمیر مفعول کا مرجع قرآن ہے کہیں رسول۔ مگر اس لئے کہ رسول سے دوسرے قرآن کا مطالبہ تھا۔ خواہ کسی پارہ میں ہو قرآن میں موجود ہے کبھی دوسرے قرآن کی خواہش اور کبھی آسمان پر چڑھنے کی وغیرہ۔ اگر انکار ہو تو پیش ہوں۔ کیا قرآن صرف سورۃ انعام میں ہے؟

نزول المسیح کے صنہ۹ پر یہ دو فارسی کے شعر ہیں۔ اگر آپ فارسی نہ سمجھیں تو ہمارا کیا قصور ہے ؎

آدمم نیز احمدِ مختار ✤ در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام ✤ داد آں جام را مرا بتمام

اگر آپ کے نزدیک کُل اور جُزو میں کوئی فرق ہے اور مجموعہ اجزاء سے افضل ہوتا ہے تو جس کے بدن پر تمام انبیاء کے لباس ہیں وہ مجموعہ کمالاتِ انبیاء ہو کر اُن سے جن کے بدن پر صرف ایک جامہ ہے افضل ہوا یا نہیں؟

۶۔ متعدد دعاوی بار بار عرض ہوئے۔ آپ کو پھر شکایت ہے۔ اب سنیئے :-
مدعیٔ نبوت پر کفر کا فتویٰ دینا۔ (نشانِ آسمانی صنہ۲۸)

صاحب شرع ہونے کا دعویٰ کرنا۔ (اربعین ۴ صفحہ ۶)
حقیقی نبوت سے انکار اور مجازی نبوت کا دعویٰ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)
حضرت عیسیٰؑ سے افضل ہونے کا دعویٰ جو دلیل ہے کہ اس کا یہ بیان دعویٰ ظلیت کے
برخلاف ہے کیونکہ امام حسین کے لئے یہ کلام ہے۔
صد حسین است در گریبانم ۔

اب جب دعاوی مختلف ثابت ہو گئے تو دعویٰ غلط اور عدالت الٰہی سے قابل اخراج ہو گیا۔ اس قابل ہی نہیں کہ سماعت کیا جائے یا اس کے لئے گواہ طلب ہوں میں آپ سے مطالبہ کر رہا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کا دعویٰ ثابت کریں۔ آپ نے اب تک دعویٰ ثابت نہ کیا اور نہ کر سکتے ہیں۔ دعویٰ خود اس کے کاذب اور غلط دعویٰ کی دلیل ہے۔ آپ بجائے دعویٰ درست ثابت کرنے کے پچھلی دلیلوں کو چھوڑ چھوڑ کر نئی دلیلیں پیش کرتے ہیں تاکہ لوگ نئی دلیلیں سمجھیں حالانکہ وہ پرانی دلیلوں کے ہم معنے ہیں

۷۔ اہل بیت کے متعلق ہم سے کیوں مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مدعی نبوت نہیں ہوتے ہیں۔ اگر آپ کے خیال میں وہ مدعی ہو سکتے ہیں تو آپ کسی آیت سے ثابت کریں۔

۸۔ مہدی عیسیٰ ہو یا عیسیٰ مہدی ہو اس سے مرزا صاحب کی صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ کیا آپ نے ثابت کیا کہ مرزا صاحب میں کمالات مہدی یا کمالات عیسیٰ موجود تھے؟

رہا حضرت عیسیٰ کا آنا تو یہ پرانے نبی کا آنا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جدید اور نیا نبی نہیں آ سکتا۔ اور کیا کہیں ایسا ہوا کہ ایک نبی کا دعویٰ ہو اور اس کی بجائے اس کا قائم وہی نام پا کر آ جائے۔ انصاف سے کہنا زید بلایا جائے اور عمر نام بدل کر آئے تو عدالت اسے کیا کہے گی۔ پیار کرے گی یا ......؟

۹۔ آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الخ کی رو سے اگر کسی اہل شیعہ کے اعتقاد یا حدیث سے ثابت کر دیں کہ انہوں نے مہدی کی نبوت مراد لی ہے تو ہم سے انعام لیں۔ اس کا مطلب صرف تکمیل اور اظہار دین ہے نہ کہ نبوت یا رسالت۔

۱۰۔ مع الابرار وغیرہ آیات معیت کے متعلق آپ نے تسلیم کر لیا کہ "مع" بمعنے مع بھی رہتا ہے اور بمعنے "من" بھی ہے۔ پھر آپ بمعنے "من" لیکر نبوت کیونکر ثابت کر سکتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ "مع" بمعنے "من" نہیں بلکہ بمعنے "مع" ہے۔ اذا جاء الاحتمال بطل

الاستدلال۔ نیز اگر "مع" اپنے معنوں میں ہو تو نبیوں، صدیقوں، شہداء، صالحوں کی معیت وقت واحد میں ممکن ہے۔ مگر ایک ہی شخص ان سب کا وقت واحد میں مصداق ہو جائے یہ کیونکر؟ اور اگر یہ ہر چہار آپ قسیم فرض کریں تو پھر ان کا اجتماع محال ہے یعنی نبی صدیق نہیں ہو سکتا، صالح شہید نہیں ہو سکتا وغیرہ۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔ تو اب معلوم ہوا کہ "مع" اپنے معنوں میں ہے نہ کہ "من" کے معنوں میں۔ اثبات مدعی کے لئے مع بمعنے من حقیقی معنے ہونا ثابت کریں۔

۱۱۔ پاکیزہ زندگی مدعی نبوت کے لئے ضروری ہونا صداقت مرزا صاحب کی دلیل کیونکر ہوئی۔ آخر تک زندگی پاک رہنا ضروری ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی ایسی نہ رہی۔

۱۲۔ شیطان کی مثال اتباع اور کثرت مریدوں کے لحاظ سے دی گئی ہے۔ اگر دعویٰ شرط ہے تو کوئی ثبوت پیش کریں۔

۱۳۔ آپ نے اب تک لَوْ تَقَوَّلَ کا نتیجہ نہیں نکالا۔ آپ کے خیال میں قرآن اور منطق آپس میں ضد ہے۔ قرآن ہر علم کا جامع ہے۔ کیا آیت لَوْ کَانَ فِیْهِمَا لکھنے کے بعد آپ نہ سمجھے کہ آیت کا نتیجہ کیا نکلا اور آیا نتیجہ مرزا صاحب کے لئے مفید نکلا یا مضر؟

۱۴۔ یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مدعی کاذب کی صداقت پر دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیا نبوت کے دعویٰ سے بڑھ کر فرعون نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ حساب لگائیں کہ وہ خدائی کے دعویٰ کے بعد کتنے برس زندہ رہا ۲۳ برس یا زیادہ۔

۱۵۔ کثرت قبولیت کا جواب صحیح دے چکے ہیں۔ محمدی بیگم اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے واقعات اور پیشگوئی کی مخالفت اور بیانات کی تردید سے معلوم ہو جاتا ہے۔ امام مہدی اپنی ڈیوٹی پر آئے کب؟ آپ کوئی اعتراض کر سکیں۔ پیش از مرگ واویلا۔ دلیل ہفتم اور ہشتم کو مرزا صاحب کی صداقت سے کیا تعلق۔ پھر وہ غلبہ و نصرت کی بحث ہے جس کا معیارات مکمل بیان ہوا۔ فارسی الاصل کی حدیث سے مرزا صاحب کو کیا واسطہ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں بھی مرزا ہوں اور فارسی الاصل ہوں۔

دلیل دہم کا جواب نصرت و غلبہ کے معیار سے معلوم ہو جائیگا۔ آپ پھر معیار پر غور کریں۔

پرچہ چہارم ۵۴ منٹ میں ختم ہوا　　　　مناظر شیعہ احقر مرزا یوسف حسین
محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل نگران جماعت احمدیہ　۱/۲۶　　صدر محبوب شاہ بقلم خود

احمدی مناظر کا پرچہ پنجم (۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ... نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ اولاً و اٰخراً والصلوٰۃ والسلام علی النبی و اتباعہ الیٰ ان یرث اللہ الارض و من علیہا و الیٰ ابد الابدین۔

۱۔ یَعْرِفُوْنَہٗ کی ضمیر کے مرجع میں اختلاف اگر ہے تو پھر یہ آنحضرت کی صداقت کی دلیل بن گئی لہٰذا مدعیٔ نبوت کی پہلی زندگی کا پاکیزہ ہونا اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ میں قبل از دعویٰ کا ذکر ہے۔ بیشک نبی کی ساری زندگی پاکیزہ ہوتی ہے۔ مگر بعد میں دشمنی کے باعث لوگ اسے "کذاب" وغیرہ قرار دیتے ہیں۔ آپ کا پہلے بالکل انکار اور اب ایک حد تک اقرار بسا غنیمت ہے۔

۱۔ حضرت مرزا صاحب نے تحدی کی اور آپ کے دشمنوں نے آپ کی پاکیزگی کی گواہی دی۔ آج بھی آپ کے سامنے یہی چیلنج رکھا گیا۔ ہمیشہ آپ کی زندگی پاکیزہ رہی۔ جماعت احمدیہ کے پاکیزہ افراد اس مقدس درخت کی پاکیزگی کا زندہ ثبوت ہیں۔

۲۔ نزول المسیح کی عبارت میں ظلی طور پر ان انبیاء کے نام پانے کا ذکر ہے۔ آپ کا یہ دعویٰ سراسر باطل ہے کہ ہمارے حضرت نے تمام رسولوں سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ عجیب منطق ہے کہ مجموعہ اجزاء سے افضل ہوتا ہے لہٰذا انبیاء کے نام پانے سے ان کا ظل ہونے سے افضلیت کا دعویٰ ثابت ہوا۔ نیز آپ کے ہاں لکھا ہے کہ مہدی موعود حضرت ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، موسیٰؑ، یوشعؑ، عیسیٰؑ، شمعونؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنینؑ ہونے کا دعویٰ کرے گا اور کہے گا کہ "فھا انا ذا محمد صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ...... و امیر المؤمنین۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲) تو کیا آپ مانتے ہیں کہ امام مہدی از رُوئے عقیدہ شیعہ آنحضرت اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے افضل ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ پس آپ کا نتیجہ باطل ہے۔

۳۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو شریعت والی نبوت سے انکار ہے۔ "نشانِ آسمانی" میں اس کا ذکر ہے۔ اربعین میں ہرگز صاحب شریعت جدیدہ ہونے کا دعویٰ نہیں۔ ہاں صاحب قرآن

ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور یہ دعویٰ ہر مومن کو ہے۔ مہدی کے صاحب کتاب ہونے کے لئے دیکھو (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ حصہ دوم)

۴۔ حقیقی نبوت سے حقیقۃ الوحی کے تتمہ میں شریعت والی نبوت مراد ہے جس سے حضرتؑ کا انکار ہے۔

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ تو آپ کے ہاں امام مہدی کے لئے مسلّم ہے کیا اب اِس کا بھی انکار کر دیں گے؟ کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا مسیح افضل نہ ہوگا؟

۶۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بے حد عزت حضرت کے دل میں تھی۔ آپؑ اُن کو خدا کی راہ میں مظلوم شہید مانتے ہیں۔ آپؑ کے شعر کا یہی منشاء ہے کہ میری جماعت میں بھی اس طرح کے بہت سے مظلوم شہید ہوں گے۔ آپ کو وہ حدیث یاد رکھنی چاہیے جس میں لکھا ہے کہ جو آنحضرتؐ کی سنّت کو فسادِ اُمت کے وقت تمسک کریگا فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ۔

۷۔ آپ نے متعدد دعاوی کو بار بار "مختلف دعاوی" کے لفظ سے ذکر فرمایا ہے۔ کیا آپ "متعدد" اور "مختلف" میں فرق نہیں کر سکتے؟ مَیں آپ کو چیلنج کر چکا ہوں کہ صرف دو دعوے ہی متناقض ثابت کریں مگر آپ نہیں کر سکے۔ متعدد اسماء اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بھی تھے۔ ذرا غور فرمائیں۔ دعویٰ تو متعین ہے۔ آپ نہ مانیں تو مَیں کیا کروں؟ پڑھنے سننے والے فیصلہ کر سکیں گے۔

۸۔ اہلِ بیت کے متعلق مدعیٔ نبوت کے لئے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ کا حوالہ دے چکا ہوں۔ کیا "رَسُوْلَہٗ" سے مراد رسول ہے یا نہیں؟ اور پھر کیا یہ آیت حضرت امام مہدی کے حق میں وارد ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور شیعہ عقائد کی رُو سے ضرور ہے تو آپ کو مہدی کا دعویٔ رسالت کیوں قابلِ اعتراض نظر آ رہا ہے جب کہ وہ شریعتِ محمدیہ کا تابع ہے؟

۹۔ عیسیٰ کے مہدی ہونے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مہدی نبی ہوگا۔ اور اسی میں آپ کا جواب ہے اگر غور فرمائیں۔

۱۰۔ حضرت مرزا صاحب میں کمالاتِ مسیح اور مہدی موجود تھے۔ کاش آپ نے کسی کمال کے متعلق دریافت فرمایا ہوتا یا کم از کم میرے پیش کردہ بیانات کو ہی رد کیا ہوتا۔ حضرت مرزا صاحبؑ دین کو زندہ کرنے کے لئے صدی کے سر پر مبعوث ہوئے۔ یہی مہدی کی شان

تھی۔ کیا آپ نے اس کا جواب دیا؟

۱۱۔ یہ جواب کافی نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پرانے نبی ہیں۔ کیونکہ اگر ان کا آنا ضرورت کی بناء پر ہے تو نبی کی ضرورت ہے۔ اور اگر بلا ضرورت ہے تو لغو ہے۔ اور پرانے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آ ہی نہیں سکتے۔ اب تو اُمتِ محمدیہ کے مہدی کا ہی نام اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ شیعہ کتب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

۱۲۔ اگر آپ کے کسی مفسر نے اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ سے مہدی مراد لیکر اس کی رسالت کا ذکر نہیں کیا تو یہ ہم پر حجت نہیں۔ قرآن مجید نے اسے رسول قرار دیا ہے۔ ہم کیونکر انکار کرسکتے ہیں؟ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔

۱۳۔ مَعَ الْاَبْرَارِ کے لئے مفصل بیان کر چکا ہوں۔ اس جگہ "مَعَ" کے معنے "مِنْ" ہی ہیں۔ قرائن کے لحاظ سے یہ بات شیعہ مفسر بھی کہتے ہیں۔ تفسیر صافی میں لکھا ہے مخصوصین بصحبتہم معدودین فی زمرتہم کہ وہ ان نیکوں کے زمرہ میں شمار کئے جائینگے۔ احتمال کی تسلیم عام مقامات کے لئے ہے اس جگہ کے لئے نہیں۔

۱۴۔ مِنَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ میں ہر ایک شخص کا وقتِ واحد میں تمام درجات پانا مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے لئے درجات کا دروازہ کھلا ہے۔ نبی، صدیق، شہید اور صالح بن سکتے ہیں۔ اگر آپ لفظ "مع" کی وجہ سے نبوت کا انکار کرکے صداقتِ مسیح موعود کا انکار کریں گے تو صدیقین اور شہداء کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔

۱۵۔ شیطان اور یزید کا آپ نے بھی ذکر فرمایا ہے حالانکہ ان کا دعویٔ نبوت ثابت نہیں۔ مَیں تو کہتا ہوں کہ آپ تاریخ کے اوراق پڑھ جائیں آپ کو ایک مثال نہیں مل سکتی کہ کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو، اللہ تعالیٰ نے اُس کی قدر و منزلت و قبولیت پیدا کردی ہو اور اُس کو تیئیس ۲۳ برس مہلت دی ہو۔ اگر آپ ایک مثال پیش کردیں تو آپ کو انعام دیا جائے گا۔

۱۶۔ لَوْ تَقَوَّلَ کے استدلال کو آپ نے چھوا بھی نہیں۔ لفظ "قیاس" کی آڑ میں بچنے کی کوشش ہوتی رہی ہے حالانکہ اس کا جزوی ہونا تسلیم کرکے اسے دلیل بنایا گیا تھا۔ یوں سمجھ لیجئے:۔

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا مُحَمَّدٌ بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ وَلٰکِنَّا لَمْ نَاْخُذْ مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ فَثَبَتَ اَنَّہٗ لَمْ یَتَقَوَّلْ عَلَیْنَا۔

اب فرمائیے کیا اب یہ دلیل نہیں ہے؟ بھلا انصاف سے سوچیے کہ آپ نے ہمارے استدلال کا کیا جواب دیا؟ مَیں نے حضرت امام ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیا تھا کہ اگر کوئی کاذب مدعیٔ مہدویت ہوگا تو بَتَرَ اللّٰہُ عُمُرَہٗ (کافی کلینی مشہدی ص۱۳۶) اللہ تعالیٰ اُس کو تباہ کردے گا۔ کیا آپ نے کوئی جواب دیا؟ ہرگز نہیں۔ ہمارے حضرت مرزا صاحبؑ نے تو اس بات کو بڑی تحدی سے پیش فرمایا ہے مگر کوئی نہیں جو اس استدلال کو توڑ سکے۔

۱۷۔ فرعون کی خدائی کا دعویٰ اس جگہ زیرِ بحث نہیں۔ کسی مدعیٔ نبوت کو پیش کرنا چاہیئے تھا۔ لَوْ تَقَوَّلَ کا قانون مدعیٔ نبوت کے لئے ہے نہ کہ مدعیٔ الوہیت کے لئے۔ مدعیٔ الوہیت کے لئے تو نَجْزِیْہِ جَھَنَّمَ قرآن مجید نے فرمایا ہے۔

۱۸۔ مولوی ثناء اللہ کو حضرتؑ نے مباہلہ کی دعوت دی۔ اس نے انکار کردیا اور قبول نہ کیا۔ جیسا کہ نصاریٔ نجران نے آنحضرتؐ کی دعوتِ مباہلہ کو منظور نہ کیا تھا اور زندہ رہے۔ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ:۔

"آپ کی یہ تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔"

(دیکھو اہلحدیث ۲۶ راپریل ۱۹۰۷ء)

محمدی بیگم کی پیشگوئی شرطی تھی۔ شرط کے مطابق پوری ہوئی۔ جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی تھی۔ اس میں قابلِ اعتراض کیا بات ہے؟

۱۹۔ آپ کے ہاں امام غائب کا جو عقیدہ ہے اس کے ذکر سے آپ کیوں ہچکچاتے ہیں۔ کیا وہ ڈر کی وجہ سے غائب ہیں؟

۲۰۔ قرآن مجید نے اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں فارسی الاصل مہدی کی بشارت دی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ مرزا ہیں، فارسی الاصل ہیں۔ ہوں گے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ مگر آپ مدعیٔ مہدویت نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مدعیٔ مہدویت ہیں۔ پس یہ ان کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔

۲۱۔ نصرتِ الٰہی کے معنے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ سے بتا چکا ہوں کہ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ کثرت سے لوگوں کا اس کو قبول کرنا اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔

۲۲۔ میری بیان کردہ ادلّہ قائم ہیں۔ قرآنی معیاروں سے حضرت اقدسؑ کی سچائی ثابت ہوچکی

ہے۔ شیعہ احادیث سے اور علامات زمانہ نے آپ کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے۔ اے بھائیو! مسیح کو قبول کرو اور خدا کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہو۔ یہ بھی کوئی باتیں ہیں کہ شیطان عابد تھا۔ جنت سے نکالا گیا۔ حالانکہ آدم کی پیدائش زمین میں ہوئی۔ یہ جنت ارضی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔

آخر میں میں اپنے سب دوستوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کا خوف کرتے ہوئے زمانہ کی حالت پر نظر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ منادی کی آواز کو قبول کریں گے۔
اے شیعہ بھائیو! ہمیں آپ سے محبت ہے۔ آپ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رکھتے ہیں۔ آئیں اس کے خادم اور آپ کی شریعت کے تابعدار سچے مہدی کو بھی قبول کریں۔ زمین کے اندر سے یا آسمان سے مصلح نہیں آیا کرتے۔ مبارک وہ جو خدا کی مقررہ سنت کے مطابق آنے والے مصلح کو قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین +

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

خاکسار

ولی محمد عفی عنہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

مناظر جماعت احمدیہ
ابوالعطاء جالندھری

یہ پرچہ ۴۵ منٹ میں ختم ہوا
بقلم سید سلطان احمد نگران جماعت اثنا عشری

مضمون دوم

مُتعَۃُ النِّسَاء

شیعہ مناظر کا پہلا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف النبیّین ابی القاسم محمّد سیّد المرسلین وآلہ الطیّبین الطاہرین المعصومین الغُرّ المحجلین من یومنا ھٰذا الی یوم الدّین۔ امّا بعد فقد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ المبین وھو اصدق الصادقین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فما استمتعتم بہ منھنّ فاٰتوھنّ اجورھنّ۔ (پ۵)

آج ہمارا موضوع متعۃ النساء ہے اس لئے سرنامہ بیان میں قرآن مجید کی آیت پیش کی گئی ہے۔ جو سرنامہ تحریر بھی ہے اور پہلی دلیل بھی۔ اس میں خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ تم جن عورتوں سے متعہ کرو انہیں اُن کی اجرت دیدو۔ اس آیت کے متعلق اس وقت تک جس قدر مفسرین و محدثین گزرے یا ہیں سب کا اتفاق ہے کہ یہ آیت عقد منقطع یعنی متعہ کے لئے نازل ہوئی کہ الفاظ آیت میں خود لفظ استمتعتم موجود ہے جس کا ترجمہ تمتّع کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں اور قرآن مجید پر ہمارا ایمان ہے لہذا جو کچھ ارشاد قرآن کریم میں ثابت ہوا اس سے نہ ہم اور نہ کوئی دوسرا مسلمان سرتابی نہیں کرسکتے۔ آیت مذکورہ کے متعلق جمہور مفسرین اسلام نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ یہ آیت متعہ کے بارے میں نازل ہوئی جسکی تفصیل ہم حسب ضرورت پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ کتب حدیث معتبرہ جو مسلّمہ اہل اسلام ہیں ان میں کوئی کتاب ایسی احادیث سے خالی نہیں۔ جو جواز متعہ اور اس باب میں موجود ہیں کہ آیت مذکورہ خاص متعہ نساء کے لئے نازل ہوئی :-

عن عمران بن حصین قال نزلت آیت المتعۃ فی کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ وعملنا بھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم تنزل

آية تنسخها فلم ينه عنها النبي صلى الله عليه وسلم حتى مات ..
(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۴۳۶ مطبوعہ مصر۔ تفسیر کبیر جلد ۳ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۵۔ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ مصر)

چنانچہ علامہ فخر الدین رازی اسی صفحہ پر لکھتے ہیں :- ان المراد بهذه الآية حكم المتعة وهي عبارة عن ان يستاجر الرجل المرأة بمال معلوم فيجامعها واتفقوا على انها كانت مباحة في ابتداء الاسلام روي ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة في عمرة تزين نساء مكة فشكى اصحاب الرسول صلى الله عليه وسلم طول العزوبة فقال استمتعوا من هذه النساء واختلفوا في انها هل نسخت ام لا۔ اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ آیت مذکورہ خاص متعۃ النساء کا حکم دینے کے لئے نازل ہوئی اور یقیناً سرور عالم نے اس کا حکم دیا اور یقیناً یہ حکم اسلام میں جاری ہو کر اس پر عمل ہوا۔ پھر اسی تفسیر کبیر صفحہ ۱۵۲ کے حاشیہ پر تفسیر ابن مسعود میں یہ عبارت ہے :-

قيل نزلت في المتعة التي هي النكاح الى وقت معلوم من يوم او اكثر سميت بذلك لان الغرض منها مجرد الاستمتاع بالمرأة واستمتاعها بما يعطى۔

اس کے بعد تفسیر بیضاوی بھی ملاحظہ ہو۔ وقيل نزلت الآية في المتعة (تفسیر بیضاوی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۲)
صرف یہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ تفسیر در منثور، تفسیر معالم التنزیل امام بغوی، تفسیر نیشاپوری، تفسیر کشاف وغیرہ ہر تفسیر میں موجود ہے کہ یہ آیت متعہ کے لئے نازل ہوئی اور اس پر آنحضرت نے حکم فرمایا، مسلمانوں نے عمل کیا۔ گو بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے بعد منسوخ ہو گئی مگر منسوخ مختلف فیہ ہے۔ وہ بھی زبانی، کوئی ثبوت نہیں۔ یاد رہے کہ اہل اسلام جو قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں وہ قرآن کے حکم کو چھوڑ کر بغیر قرآن کے حکم کے اسے منسوخ ہونا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون۔ من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون ۵ من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون ۵
حکم خدا کے خلاف حکم دینا فسق ہے۔ ظلم ہے۔ بلکہ کفر ہے۔
اس کے بعد کوئی مسلمان وہم بھی نہیں کر سکتا کہ متعہ حکم قرآن اور حکم اسلام نہیں ہے۔ اگر یہ

حکم منسوخ ہو گیا آیت قرآن پیش کریں کہ ہم بھی سنیں۔
دلیل دوم۔ سمعت جابر بن عبد الله يقول كنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقيق الايام على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر حتى نهى عنه عمر في شان عمرو بن حريث (مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۵۱ مطبوعہ مصر)۔
اس حدیث میں صاف طور پر موجود ہے کہ سرور کائنات اور حضرت ابوبکر کے زمانہ تک متعہ ہوتا رہا۔ اس کے بعد عمر صاحب نے منسوخ کر دیا۔ کیا حکم قرآن کسی کے کہنے سے منسوخ ہو سکتا ہے؟
دلیل سوم :- عن جابر بن عبد الله قال كنا نتمتع في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر رضي الله عنه حتى نهانا عمر رضي الله عنه اخيراً يعني النساء (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ مطبوعہ مصر)
دلیل چہارم۔ عن جابر قال متعتان كانتا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فنهانا عنهما عمر رضي الله تعالى عنه فانتهينا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۲۵ و صفحہ ۳۵۶)
دلیل پنجم۔ روي عن محمد بن جرير الطبري في تفسيره عن علي ابن ابي طالب رضي الله عنه انه قال لولا ان عمر نهى الناس عن المتعة ما زنى الا شقي (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ مصر) اس حدیث سے بھی واضح ہو گیا کہ متعہ بحکم خدا اور حکم قرآن تھا اور بے کسی کے ذکر کے اس کا نہ ہونا کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ آج بھی اس پر عمل کرنے والے موجود ہیں۔
دلیل ششم۔ ما روي عن عمر رضي الله عنه انه قال في خطبته متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم انا انهى عنهما واعاقب عليهما۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ مصر)
گو اس وقت احادیث کے خزانے موجود ہیں مگر خوف طول سے باقی احادیث اس وقت نہیں لکھے جاتے۔ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ آئندہ۔
قرآن مجید کی آیت جو خاص متعۃ النساء کا حکم لیکر آئی، اس پر سرور کائنات کا فرمانا، عام مسلمانوں کا اس پر عمل کرنا اور عہد ابوبکر صاحب تک اس پر عمل کرنا۔ اس کے بعد بھی کیا کسی کا حق ہے کہ اس کے حکم اللہ، بحکم رسول، جائز اور درست ہونے میں شک کرے۔ رہا اس کے بعد حضرت عمر صاحب کا منسوخ کرنے کی کوشش کرنا یا منع کرنا یہ وہ امر ہے جس کے ذمہ دار وہ

خود ہیں۔ اگر یہ قابلِ بحث ہے تو ہمارے اور اہلِ سُنّت کے درمیان۔ آپ متعۃ النساء کا ثبوت چاہتے تھے وہ پیش ہُوا۔ اور اس طرح پیش ہوا کہ قیامت تک رد نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ نہ قرآن مجید کے بعد کسی کتاب کی گنجائش ہے اور نہ احکام قرآن ہمہ شما کے کہنے سے بدل سکتے ہیں اور نہ آپ اس کا نسخ ثابت کر سکتے ہیں اسلئے کہ علماء تفسیر و حدیث میں سے اب تک کسی نے اس کے قرآن سے منسوخ ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔

اس کے بعد اگر آپ کو شک ہو تو قرآن مجید سے متعۃ النساء کو ناجائز ثابت کریں۔ وما علینا الّا البلاغ۔

معاون و پریذیڈنٹ جماعت شیعہ
سیّد محبوب شاہ بقلم خود

مناظر شیعہ احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

یہ پرچہ ایک گھنٹہ میں لکھا گیا
محمد اسماعیل ذبیح نگران جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا پہلا جوابی پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی النبیّ الّذی بعث لیتمم مکارم الاخلاق وعلیٰ اٰلہ الاطہار واصحابہ الطیّبین و اتباعہ الصالحین الی یوم یبعثون ؕ

تردیدِ متعہ پرچہ اوّل

۱۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ متعۃ النساء آج بھی اسلامی حکم ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نے ایسے متعہ کی اجازت دی ہے۔ آپ کو اس کی اپنی شرعی اصطلاح بیان کرنا ضروری ہے کہ آپ کے نزدیک متعہ کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ آپ نے آیت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ سے متعہ کے حکم پر استدلال کیا ہے۔ فرمائیے استمتعتم امر کا صیغہ ہے یا ماضی کا؟ اگر ماضی کا صیغہ ہے تو امر یا حکم کیسے ثابت ہُوا؟

۳۔ آیت قرآنی پر غور فرما دیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کا حکم دیا اور فرمایا واحلّ لکم ما وراء ذٰلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین کہ تمہارے لئے مذکورہ بالا محرمات کے علاوہ دیگر عورتوں سے نکاح جائز ہے اپنے مال کے عوض میں، درآنحالیکہ تم محصن ہو اور مسافح نہ ہو۔ اس حکم پر بطور تصریح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ مِنْھُنَّ۔ اس حصہ میں ھُنَّ کی ضمیر منکوحات اور منکوحا (جن کا پہلے حکم دیا جا چکا ہے) ان کی طرف راجع ہے۔ تو معنے ہوئے کہ جو تم نے ان منکوحات سے التذاذ یا نفع اٹھایا ہے اس کے بدلہ میں ان کے مہر ادا کر دو۔ فاٰتوھنّ اجورھنّ اس میں ہرگز متعہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

اس آیت میں غیر مسافحین فرما کر بتا دیا کہ قرآن پاک کے ماسبق حکم نکاح کے علاوہ تمام صورتیں سفاح ہیں۔

۴۔ سفاح کے معنی زناکاری کے ہیں۔ السفاح بالکسر الزنا (مجمع البحرین) قولہ غیر مسافحین

ای غیر زوان (مجمع البحرین) پس اگر تو متعہ محصنین کے اندر شامل ہو تو آپ پیش کر سکتے ہیں ورنہ اسے سفاح میں شامل کرنا پڑے گا۔ آئیے اب بتائیں کہ محصنین کے کیا معنے ہیں؟ آپ کے بزرگ امام کاظمؑ کے متعلق لکھا ہے۔ انہ سئل عن الجاریۃ أتحصن قال نعم انما هو علی وجہ الاستغناء قیل المتعۃ قال لا انما ذاك علی الشئ الدائم (تفسیر الصافی سورۃ النساء ص۱۴۷) کہ انہوں نے فرمایا کہ آزاد عورت سے باقاعدہ نکاح تو احصان میں شامل ہے۔ لونڈی سے بھی احصان کہلائے گا۔ لیکن متعہ کرنے والا مرد محصن نہیں اور نہ ہی متعہ کرنے والی عورت محصنہ ہے۔ کیونکہ محصن اور محصنہ اُس مرد اور عورت کو کہتے ہیں جن کا ازدواجی تعلق دائمی ہو۔ چند گھڑی یا چند روز کا نکاح نہ ہو۔

۴۔ استمتع کا ترجمہ بجز متعہ شیعی کے ہو سکتا ہے جیسا کہ مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے اس سے آپ کا فرضی متعہ ہرگز مراد نہیں ہو سکتا۔ آیت کے سیاق و سباق پر غور فرمائیں۔

۵۔ اگر آپ کا طریق استدلال صحیح ہو تو ان آیات کا ذرا ترجمہ تو فرماویں۔

۱۔ قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار (ابراہیم ۳۰)

۲۔ کلوا وتمتعوا قلیلاً انکم مجرمون ویل یومئذ للمکذبین (المرسلات ع آیت ۴۷)

۳۔ والذین کفروا یتمتعون ویأکلون کما تأکل الانعام (سورہ محمد)

۴۔ فمتعوهن وسرحوهن سراحاً جمیلاً (سورہ احزاب)

کیا ان آیات کے یہ معنے درست ہیں کہ عورتوں سے متعہ کرنے والے جہنم میں جائیں گے یا ایسے لوگ مجرم ہیں۔ وہ جانوروں کی مانند ہیں۔ عورتوں سے متعہ کر کے ان کو آزاد کر دو۔

اگر یہ بات درست نہیں تو معلوم ہوا کہ محض متعہ کے لفظ سے یہ مغالطہ کھانا ناجائز ہے لغت کی مشہور کتاب تاج العروس میں امام الزجاج کا قول لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اِس آیت استمتعتم سے متعہ کا جواز نکالا ہے وہ عربی زبان سے جاہل ہیں۔

قد غلط فیها قوم غلطاً عظیماً لجهلهم باللغة (لفظ متع)

۶۔ عمران بن حصین کی حدیث کی سند پیش فرمائیں۔

۷۔ علامہ رازی کے قول میں تو بتایا گیا ہے کہ اسلام کے اوائل میں یہ رسم جاری تھی۔ گویا جس طرح لوگ پہلے شراب پیتے تھے اسی طرح متعہ کرتے تھے۔ بعد ازاں شراب حرام ہو گئی متعہ بھی

حرام ہو گیا۔ ہمیں یہ انکار نہیں کہ یہ بری رسم اسلام سے پہلے یا اوائل میں لوگوں میں موجود ہو۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ قرآن مجید سے متعہ کا حکم ثابت کریں۔

۸۔ بعض لوگوں کا نسخ متعہ میں اگر اختلاف ہو تو یہ ہم پر حجت نہیں۔ قرآن مجید یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پیش فرمائیں۔

۹۔ آپ کا پہلے مضمون میں دعویٰ تھا کہ "اس وقت تک جس قدر مفسرین و محدثین گزرے ہیں سب کا اتفاق ہے کہ یہ آیت عقد منقطع یعنی متعہ کے لئے نازل ہوئی" مگر آخر پر جا کر تفسیر کبیر اور بیضاوی کے جو حوالے آپ نے پیش فرمائے ہیں اُن میں لکھا ہے "وقیل نزلت الآیة فی المتعة" یعنی بعض لوگوں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ یہ آیت متعہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ قیل سے روایت بعض کی اور تضعیف کر دی گئی ہے۔ اب فرمائیے آپ کا دعویٰ باطل ہوا یا نہیں؟ آپ کی اپنی تحریر میں تناقض ہے۔ فرمائیے اِس بارہ میں اجماع ہے یا بعض کا قول ہے؟ دیکھئے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

۱۰۔ حرمت متعہ کا حکم اسلامی اجماعی ہے۔ اجمع اهل العلم انها حرام (تاج العروس ص ۔۔ جلد ۵) کہ تمام اہل علم مسلمانوں کا اجماع ہے کہ متعہ حرام ہے۔ اگر کوئی شاذ یا مجہول روایت ہے تو وہ قابل رد ہو گی۔

۱۱۔ آپ نے متعہ کو شریعت اسلامیہ کا حکم قرار دے کر متعہ نہ کرنے والے یا اس کا حکم نہ دینے والے پر چند آیات چسپاں کر کے اُسے فاسق، ظالم بلکہ کافر قرار دیا۔ گویا تمام مسلمان جو متعہ کی حرمت کے قائل ہیں آپ کے نزدیک فاسق، ظالم بلکہ کافر ہیں۔

۱۲۔ دعویٰ آپ کا ہے مگر مطالبہ ہم سے کرتے ہیں کہ "قرآن مجید سے متعۃ النساء کو ناجائز ثابت کریں" ہم تو اس کو ناجائز ثابت کریں گے ہی مگر آپ ہی سوچیں کہ کیا معترض سے یہ مطالبہ کسی عالم کی شان ہے؟

۱۳۔ جابر بن عبد اللہ کی مسلم والی روایت کی سند اور اسماء الرجال پیش کریں۔ نیز کسی شخص کا ذاتی عمل ہم پر حجت نہیں۔ سوال تو قرآن مجید اور رسول پاکؐ کے حکم کا ہے کسی شخص کا عدم علم واقعہ کے عدم پر دلالت نہیں کرتا۔ بے شک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کہنے سے کوئی حکم قرآنی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ شریعت کو بیان کرنے والے فرد ہیں۔

۱۴۔ دوسری جابر بن عبد اللہ کی بھی سند پیش کریں۔

۱۵۔ تیسری جابر کی روایت کی بھی سند پیش کریں۔

۱۶۔ تفسیر کبیر میں محمد بن جریر الطبری کی روایت کی سند بھی پیش کریں۔ نہیں تو نہیں مان سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ جیسا غیور انسان یہ کہے کہ متعہ معاذ اللہ زنا کا قائم مقام ہے اور لوگ اگر اسے متعہ کا نام دے لیں تو زنا نہ ہوتا۔ باقی بحث آئندہ انشاء اللہ۔

۱۷۔ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ کی سند پیش کریں۔ اگر اس کی سند صحیح پیش نہ کر سکیں تو اس کے جھوٹا قول ہونے میں کیا شبہ ہے؟

۱۸۔ عجیب دعویٰ ہے کہ صیغہ ماضی کو امر اور حکم سمجھ کر لغت کے خلاف معنے کر کے اسے ایسا ثبوت قرار دیا جاتا ہے جو قیامت تک منقذ نہ ہو سکے۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

۱۹۔ جبکہ آپ کو ہمہ شما کا قول منظور نہیں تو روایات پیش ہی کیوں کرتے ہیں۔ صرف قرآن سے حکم متعہ ثابت کریں۔ قرآن نے نکاح کا حکم دیا مگر متعہ کا کہیں حکم نہیں دیا۔

۲۰۔ آپ کے جوابات کے بعد میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نکاح اور متعہ میں فرق صاف بیان کریں۔

۲۱۔ صاف بتائیں کہ متعہ فرض ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے۔ نہ کرنیوالے پر گناہ ہے یا نہیں؟

۲۲۔ کیا سیدزادی سے متعہ کرنا جائز ہے؟

۲۳۔ کیا کوئی شخص یہ کہنے کے لئے تیار ہے کہ میں متعہ زادہ ہوں؟

۲۴۔ کیا ایک گھنٹہ یا ایک رات کے لئے متعہ ہو سکتا ہے؟

۲۵۔ متعہ میں اعلان اور گواہ کی ضرورت ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

۲۶۔ فرمائیے متعہ میں طلاق دی جاتی ہے؟ اگر نہیں تو وہ پھر بیوی نہ ہو گی۔

۲۷۔ متعہ میں عورت و مرد آپس میں وارث ہوتے ہیں یا نہیں؟ کیا یہ عمل محض دفع الوقتی نہیں؟

۲۸۔ کیا متعہ عورت کو تہمت زنا لگانے والے پر حد ہے؟ والذین یرمون المحصنات میں لفظ محصنہ کو مدنظر رکھیں۔

۲۹۔ لیجئے قرآن مجید سے حرمت متعہ کے دلائل:-

پہلی دلیل۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم الآیۃ۔ قرآن تو مومنوں کو غیر عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے سے منع کرتا ہے۔ کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ مگر شیعہ بھائی کہتے ہیں کہ چند گھڑی کے لئے کسی عورت سے متعہ کیا جا سکتا ہے۔ انصاف! انصاف!!

دوسری دلیل۔ اللہ فرماتا ہے ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا

حتّٰی یغنیہم اللہ من فضلہ (سورۃ النور ع) چاہیئے کہ وہ لوگ عفت اختیار کریں جن کو نکاح میسر نہ ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کو سامان مہیا کر دے۔ اسی آیت کی تفسیر میں تفسیر الصافی میں بھی لکھا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی شہوت کو روکیں اور عفت اختیار کریں۔ اسی جگہ آنحضرتؐ کی حدیث ہے :-

یا معشر الشبان من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء۔ (تفسیر صافی سورہ نور)

ترجمہ۔ اے نوجوانو! جو تم میں سے قوت مردمی رکھے اسے نکاح کرنا چاہیئے۔ جو نکاح نہ کر سکے اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ یہ اس کے لئے خصی کرنے کا ذریعہ ہے۔"

دیکھئے یہ اسلام کا طریق عفت ہے۔ کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو نکاح نہ کر سکے وہ عارضی طور پر کسی عورت کے پاس جا کر ایک دن یا ایک گھڑی کے لئے شہوت پوری کر لے؟ ہرگز نہیں۔ یہ حدیث بھی واضح دلیل ہے کہ متعہ اسلامی روح تقویٰ کے صریح خلاف ہے۔ باقی دلائل قرآنیہ انشاء اللہ آئندہ۔

احادیث کی دلائل:- شیعہ حدیث کی کتاب الاستبصار میں حضرت علیؓ کی روایت ہے۔

قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لحوم الحمر الاہلیۃ ونکاح المتعۃ (الاستبصار جلد ۲ ص)

ترجمہ :- آنحضرتؐ نے گھریلو گدھوں کا گوشت اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔"

فرمائیے کب آنحضرتؐ نے حرام قرار دیا؟ کیا اس کے بعد کبھی حلال ٹھہرایا گیا؟ نیز جبکہ آنحضرتؐ نے متعہ کو حرام قرار دیا، حضرت علیؓ نے اس کو روایت کیا تو آپ (مناظر) کو متعہ کی حلت پر کیوں اصرار ہے؟ کیا رسول کریمؐ کے قول اور حضرت شیرِ خدا کے فرمان کی بھی پرواہ نہیں؟

میرے دوست! یہ نہ کہیں کہ یہ روایت ازراہِ تقیہ ہے تاکہ آپ ہمارے مقدس بزرگ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو بزدل ثابت کرنے والے نہ ہوں۔ (باقی آئندہ)

خاکسار مناظر جماعت احمدیہ	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری	دل محمد مولوی فاضل

یہ پرچہ ایک گھنٹہ میں لکھا گیا۔

بقلم سید سلطان احمد نگران اثنا عشریہ

شیعہ مناظر کا دوسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ والہ اما بعدُ

آفرین باد براں ہمتِ مردانہ ٭ پردلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مکرر ہمارا پرچہ پڑھیں۔ سچ کہا میں نے متعہ کے معنے نہیں لکھے۔ کیا تفسیر کبیر اور بیضاوی، مسند احمد بن حنبل، بخاری، مسلم کی حدیثوں میں متعہ کے معنے موجود نہیں؟

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بے شک صیغہ ماضی ہے۔ کیا ماضی میں حکم کے معنے ظاہر نہیں ہوسکتے؟ اچھا جواب دیں۔

۱۔ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ میں کُتِبَ ماضی ہے، روزہ کا حکم نہیں آئندہ روزہ نہ رکھیں۔

۲۔ آیہ فَلِلّٰہِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا میں صیغۂ امر کہاں ہے؟ عجب نہیں تو حج نہ کریں۔ شاید اسی لئے آپ کے نبی صاحب نے حج نہیں کیا۔ یہ آپ کا اعتراض عامیانہ اعتراض ہے۔ انصاف کریں۔ میں نے بتلایا کہ یہ آیت متعۃ النساء کے لئے نازل ہوئی۔ اور شہادت میں تفاسیر اہلسنت پیش کئے۔ جو سب لکھتے ہیں کہ یہ آیت متعۃ النساء کے لئے نازل ہوئی۔ چونکہ تمام مفسرین اسلام ایسا ہی لکھتے ہیں لہذا مجھے کہنے کا حق ہے کہ جمہور مفسرین کی یہ تفسیر ہے۔ چاہے وہ قالوا لکھیں یا قیل۔ یہ اُن کی اپنی رائے ہے۔ ہمارے سامنے تمام مفسرین کے اقوال موجود ہیں۔ اگر کسی تفسیر میں یہ لکھا ہو کہ یہ آیت متعۃ النساء کے لیے نازل نہیں ہوئی تو پیش کریں۔

ہم تفسیر پیش کر کے احادیث پیش کرتے ہیں آپ اس کے جواب میں اپنا خیال پیش کرتے ہیں۔ ہم آپ کو کیا جانتے ہیں کہ آپ کی تجویز پر عمل کریں۔ ہمیں اس وقت مفسرین و محدثین اسلام سے بحث ہے۔ تمام مفسرین نے یہ آیت شانِ متعۃ النساء میں لکھی ہے۔ اور تمام حدیثیں جو لکھی گئی ہیں۔ جوازِ متعۃ النساء ثابت کرتی ہیں۔

یا آپ لکھ دیں کہ یہ احادیث اہلِ اسلام کی معتبر نہیں۔ یا آپ کسی اور روایت میں

جرح کریں۔ یہ کہہ کے نہ ٹالیں کہ روایات کی اسناد پیش کرو۔ اہلِ اسلام کی تفاسیر و کتب صحاح وغیرہ کے اندر یہ تمام احادیث باسناد موجود ہیں۔ یا کہدیں کہ وہ مسلمان نہیں۔ یا کہدو کہ وہ تمہارے نزدیک قابلِ اعتبار نہیں۔ اور یا کسی روایت کی جرح کرو کہ کیوں غلط ہے۔ مگر یاد رہے کہ روایت اور حدیث کو غلط کہہ کے صحاح کو غلط کہنا پڑے گا۔ جس کے کسی دامن میں پناہ لینے کا موقع نہیں

محصنٰت اور غیر محصنٰت کی بحث سے آپ حکم قرآن چھپا نہیں سکتے۔ اسلئے کہ آیت مذکورہ کا ذکر نکاح محصنہ کے ساتھ ساتھ ہے، اس کے بعد نکاح مملوکات کا ذکر ہے۔ لہذا آپ نے یہ کہاں سے قیاس کر لیا کہ متعہ سے مراد سفاح ہے۔ سفاح کی روایات پیش کر کے وقت ضائع نہ کریں۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ متعہ نکاح کی ایک قسم ہے۔ اہلِ اسلام کے مفسرین، محدثین بلکہ الفاظِ حدیث میں متعہ نکاح کی قسم ہے اور آپ ایسے الفاظ سے اہلِ علم کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ یا کتب اسلام اور احادیث رسولؐ سے انکار کریں ورنہ معاملہ صاف ہوچکا ہمارا موضوع اثباتِ متعۃ النساء ہے۔ میں نے ثابت کر دیا کہ متعۃ النساء جو نکاح کی ایک قسم ہے قرآن میں موجود، تفاسیر اہلِ اسلام شاہد۔ احادیث ایک دو نہیں سینکڑوں موجود ہیں پھر انکار کیسا؟ یا احادیث میں جرح کرو یا مان لو کہ اگر ہم سند پیش کریں تو اس مجمع عام میں تسلیم کرو گے۔

آیات مندرجہ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ میں لفظ تمتع کے معنے میں ہے۔ آپ کو خود تسلیم ہے کہ وہاں فائدہ اٹھانے کے معنے ہیں تو اس کا یہ مطلب نکلا کہ اس کے معنے متعۃ النساء نہیں ہوسکتے۔ اگر یہ سچ ہے تو اپنے محدثین سے مفسرین سے بلکہ سرورِ عالمؐ سے پوچھیں کہ انہوں نے اسکے معنے متعۃ النساء کیوں کئے!

کیا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ میں اگر صلوٰۃ سے مراد دعا ہے تو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے بھی یہ معنے ہیں کہ خدا نماز پڑھتا ہے ع

برایں عقل و دانش بباید گریست

مولوی صاحب عقل اور علم کی بات کہیں وقت نہ گزاریں۔ آپ بار بار کہتے ہیں روایت میرے دوست میں نے قصے اور واقعات نہیں لکھے بلکہ حدیثیں لکھی ہیں جن میں کی اکثر کتب صحاح میں موجود ہیں۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ کی آیت شاہد ہے کہ خمر حرام تھی۔ اس کے بعد حلال ہوئی۔ تم قرآن

سے یہ ہی ثابت کرو کہ شراب کی طرح متعہ حرام تھا۔ اس کے بعد قرآن سے ثابت کرو کہ متعہ حلال ہوگیا۔ پھر قرآن سے یہ ثابت کرو کہ متعہ حرام کردیا گیا۔ کم از کم تین تین آیتیں پیش کرو۔

ہم نے قرآن سے ثابت کردیا کہ متعہ جائز ہے اور درست ہے۔

مَیں نے قرآن بھی پیش کیا اور آنحضرتؐ کا ایک قول نہیں اقوال۔ اور اگر کہو تو سینکڑوں اور پیش کروں۔

مَیں اجماع مفسرین و محدثین لکھتا ہوں آپ لغت کی کتاب صحاح ستہؒ کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں وہ بھی بے عبارت۔ ابھی کیا ہے عنقریب آپ نادلیں اور دراے پیش کریں گے۔ وہ بھی ....

اچھا اگر ہم اجماعِ اسلام ثابت کردیں تو کیا انعام دوگے۔ پھر انکا دنر کرنا سنو۔ اِنّ الْاُمَّةَ مجمعة علیٰ انّ نکاح المتعة کان جائزاً فی الاسلام ولا خلافَ بَیْنَ اَحَدٍ مِنَ الْاُمَّةِ فِیْهِ۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

متعہ فرض ہو یا سُنّت۔ نہ کرنے والا گنہگار ہو یا نہ ہو۔ سیدزادی سے سیدزادہ کا متعہ درست ہو یا نہ ہو۔ متعہ ایک رات کا ہو یا ایک سال کا۔ گواہ کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ طلاق ہوسکتی ہو یا نہ ہو، مرد و عورت باہم وارث ہوتے ہوں یا نہ۔ اس کے تہمت کی حد ہو یا نہ، یہ تمام فروعِ متعہ ہیں۔ اگر آپ کو متعہ تسلیم ہو تو پھر فرصت کے وقت جواب لے سکتے ہیں۔ مناظرہ اور موضوع سے اس کا کیا تعلق۔

سید محبوب شاہ
معین و صدر جلسہ بعلم خود

مناظر شیعہ
احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

یہ پرچہ پچاس (۵۰) منٹ میں لکھا گیا
محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل
نگران جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا پرچہ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

۱۔ آپ نے اِسْتَمْتَعْتُمْ کے معنے محض نکاحِ متعہ میں منحصر قرار دیئے تھے۔ مَیں نے آپ کا قول قیل نزلت فی المتعة سے بتایا تھا کہ اس پر مفسرین کا اجماع نہیں کہ یہ آیت متعہ میں اُتری ہے آپ اس کے لئے کوئی حوالہ پیش کریں۔ متعہ کے ابتداء میں حرام نہ ہونے پر کسی کا اجماع لکھنا اور بات ہے لیکن آیت کے متعة النکاح کے لئے نازل ہونے پر اجماع کا دعویٰ شئی دیگر ہے۔ اِنّ الامّة مجمعة کا حوالہ اس جگہ کام نہیں دے سکتا۔

۲۔ آپ نے تفسیر کبیر کا حوالہ دیا تھا حالانکہ وہاں پر صاف لکھا ہے کہ اِسْتَمْتَعْتُمْ کے معنے اکثر علماء امت کے نزدیک "ابتغاء النساء بالاموال علی طریق النکاح" ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۶) گویا نہ آیت کے متعہ میں نزول پر اجماع۔ نہ ہی اِسْتَمْتَعْتُمْ کے معنے متعة النساء ہونے پر اجماع۔ پس آپ کا دعویٰ باطل۔

۳۔ آپ نے پہلے هَلْ نُسِخَتْ اَمْ لَا کے بعد کا فقرہ "فذهب السواد الاعظم من الامّة الیٰ انها صارت منسوخة" (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۶) پر کیوں توجہ نہیں فرمائی؟ آدھی عبارت نہ پیش کیا کریں۔

۴۔ اِسْتَمْتَعْتُمْ کے معنے کے لئے آپ کی تفسیر "مجمع البیان" پیش کرتا ہوں۔ وہاں یہ بھی صاف لکھا ہے کہ اس سے دو معنے مراد ہوسکتے ہیں۔ پہلے معنے تلذذتم النساء بالنکاح فاتوهن مهورهن ہیں۔ کہ عورتوں سے بذریعہ نکاح جو فائدہ اُٹھاتے ہو اُن کا مہر ادا کرو۔ ہاں انہوں نے بھی وقیل المراد به نکاح المتعة لکھا ہے۔ پس یہ اجماعی بات نہیں ہے اور نہ یہ ہی ایک معنے ہیں بلکہ اس جگہ آیت میں جیسا کہ مَیں نے لکھا ہے صرف منکوحات سے فائدہ اُٹھانے کا ذکر ہے۔ اور علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں صرف یہی معنے لکھے ہیں۔ اور المنکوحات کا لفظ لکھا ہے۔

۵۔ مَیں نے جمہور مفسرین اسلام کے متعلق آپ کے دعوٰی کو باطل کر دیا ہے اور آپ کی دلیل پر نقض وارد کر دیا ہے۔

۶۔ تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۵ کا جو حوالہ آپ نے دیا تھا وہ ہمارے پاس مطبوعہ مصر کے ص۱۹۵ پر نہیں ہے۔ اس کا فیصلہ کریں۔ ایسا ہی ص۱۱ تفسیر کبیر کے حاشیہ کا حوالہ بھی اس طبع میں موجود نہیں۔ کیا آپ کے پاس یہ کتاب موجود ہے؟

۷۔ آپ نے متعہ کا حکم ثابت نہیں فرمایا۔ کہیں قرآن میں نہیں لکھا کہ متعہ کرو۔ ہاں نکاح کرنے کا حکم ہے۔

۸۔ مَیں نے آپ کی شرعی شیعہ اصطلاحِ متعہ دریافت کی تھی۔ آپ تفسیری حوالوں میں اُلجھ رہے ہیں۔ آپ اپنی خاص اصطلاح بیان کر کے اسے قرآن مجید سے ثابت کریں۔

۹۔ صیغہ ماضی سے حکم نہیں نکل سکتا۔ اور فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ میں تو حرف "فا" بھی ہے۔ ذرا تو انصاف سے کام لیں۔ جب اہلِ علم ان پرچوں کو پڑھیں گے تو آپ کی علمیت کے متعلق ان کا کیا اندازہ ہوگا؟

۱۰۔ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کے بعد فَلْيَصُمْهُ بھی موجود ہے۔

۱۱۔ آیت وَلِلّٰهِ حِجُّ الْبَيْتِ میں آپ نے "عَلَى النَّاسِ" کو کیوں حذف کر دیا، جس سے فرضیت ثابت ہے۔ جناب والا! مَیں تو آپ سے متعہ کا حکم پوچھتا ہوں۔ چلیئے آپ "عَلَيْكُمْ بِالْمُتْعَةِ" ہی دکھا دیں۔ ٹال مٹول سے کام نہیں چل سکتا۔

۱۲۔ حج کے لئے تین شرطیں ہیں۔ الزاد والراحلۃ والقدرۃ (تفسیر القمی ص۹۹) ہمارے حضرت مرزا صاحبؒ نے ان کے فقدان کے باعث حج نہ کیا۔ جیسا کہ زکوٰۃ کی شروط کے فقدان کے باعث ہمارے سیّد و مولیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زکوٰۃ ادا نہ فرمائی۔

۱۳۔ قالوا اور قیل میں بھی آپ فرق نہیں جانتے۔ قِیلَ سے کمزور روایت اور بعض کا قول بیان کیا جاتا ہے۔ اجماعی قول کو قِیلَ سے کبھی ذکر نہیں کیا جاتا۔ آپ تو کل "فاضل" ہونے کے دعویدار تھے۔

۱۴۔ آپ احادیث پیش کرتے ہیں مگر ان کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہیں دوسرے حصہ کو کیوں ترک کرتے ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ متعہ قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا؟ کیا

علمائِ محققین کا یہی طریق ہے؟

۱۵۔ فرماتے ہیں "ہم آپ کو کیا جانتے ہیں"۔ نہ جانیں، آپ کی مرضی مگر قرآن مجید سے پیش کردہ استدلال پر غور فرمائیں۔ قرآن کی قرآن سے تفسیر بیان کردہ کو قبول فرمائیں۔ اس میں حرج کیا ہے۔ لا تنظر الٰی من قال وانظر الٰی ما قال۔

۱۶۔ اہلسنت کے مفسرین ہمارے مفسرین ہیں۔ شیعہ کے ائمہ ہمارے ائمہ ہیں۔ سب کا وہ قول جو قرآن و حدیث کے مطابق ہو ہمیں بسر و چشم منظور ہے۔ جو قول کتاب اللہ اور سُنّتِ رسول اللہ کے خلاف ہے وہ ان مقدسوں کا قول نہیں بلکہ کذاب رواۃ نے ان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

۱۷۔ آپ نے ایک بھی سند پیش نہیں کی۔ از رُوئے شرائط آپ کا فرض ہے کہ سند پیش کریں۔ آپ کا محض دعوٰی ہے کہ سب کی اسناد موجود ہیں۔ ان سندوں میں بعض ضعیف راوی بھی ہیں شیعہ بھی ہیں۔ اسی لئے آپ سند پیش کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اچھا تو متعتان کانتا علیٰ عہد رسول اللہ کی ہی سند پیش کر دیں۔ یہ پناہ نہیں بلکہ تحقیق حق ہے۔

۱۸۔ آپ متعہ کو نکاح کی قسم کہتے ہیں۔ یہ دعوٰی کہ متعہ نکاح کی قسم ہے، قرآن یا حدیث نبوی سے پیش کریں۔

۱۹۔ تمتع کے معنے آپ نے فائدہ اُٹھانے کے تسلیم کر لئے ہیں اور اِسْتَمْتَعْتُمْ کے معنے آپ نے تمتع کے کئے تھے۔ پس اِسْتَمْتَعْتُمْ کے معنے فائدہ اُٹھانے کے ہو گئے۔ متعۃ النساء کے معنوں پر اصرار اور اجماع باطل ہو گیا۔

۲۰۔ الصلوٰۃ ایک شرعی اصطلاح کتاب و سنّت سے ثابت ہے۔ کیا آپ کو انکار ہے؟ اسی طرح متعہ کی اصطلاح قرآن و حدیث سے پیش کر کے اس کا حکم بتائیں۔

۲۱۔ انما الخمر والمیسر الخ میں حرمتِ خمر کا حکم ہے آپ کو کس نے بتا دیا کہ اس کے بعد بھی شراب حلال تھی؟ وہاں پر تو رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لکھا ہے۔ شراب کی حِلّت کا حکم یا شراب پینے کا حکم قرآن میں نہیں۔ لوگ پیا کرتے تھے قرآن نے تدریجاً حرام کر دیا۔ ایسا ہی لوگ متعہ کیا کرتے تھے قرآن مجید نے فَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا کہہ کر اسے حرام کر دیا۔ آپ نے

اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۲۔ تفسیر کبیر کے حوالہ نکاح المتعۃ کان جائزاً سے بھی آج تو حرمتِ متعہ ثابت ہے۔ باقی یہ قرآن و حدیث کا قول نہیں جو فریقین پر حجت ہو۔

۲۳۔ میرے سوالات کا یہ جواب نہیں کہ "ان کا موضوع سے تعلق نہیں"۔ یہ فروعی امور نہیں بلکہ حقیقی اور اصولی ہیں تاکہ پڑھنے اور سننے والوں کو متعہ کی حقیقت معلوم ہو۔ ان کا جواب دیں ورنہ آپ کی عاجزی ثابت ہے۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ آپ کی احادیث میں متعہ کی فرضیت یا سنت ہونے کا ذکر ہے یا کیا؟ نیز یہ کہ چوتھی مرتبہ متعہ کرنے والا درجۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرتا ہے۔ کیا یہ آپ کی مسلمہ کتب میں آپ کی روایت موجود ہے یا نہیں؟

۲۴۔ سب باتوں کے جواب کے بعد پھر دلائل دیتا ہوں:۔

تیسری دلیل۔ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ (النور آیت ۳۲) اس جگہ بیواؤں، غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کا حکم ہے۔ متعہ کا ہرگز نہیں۔

چوتھی دلیل۔ قرآن نے زوجہ کے لئے فرمایا ہے وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ۔ کہ تم اپنی بیویوں کے نصف ترکہ کے وارث ہوگے۔ کیا متعہ کے لئے یہ حکم ثابت ہے؟

پانچویں دلیل۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے۔ اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ۔ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٥ (المائدہ)

گویا اب صرف محصنات حلال ہیں۔ خواہ مومنہ ہوں یا کتابیہ۔ آپ کے امام کاظمؑ کے قول کے مطابق متعہ کرانے والی عورت محصنہ نہیں کہلا سکتی۔ اسلئے آیت قرآنی صریح طور پر اس کی حرمت پر دال ہے۔ کیا اس واضح حکم قرآنی کے بعد بھی آپ کو متعہ کے فرض یا

واجب ہونے پر اصرار رہے گا؟ دیدہ باید!

۲۵۔ فرمائیے کہ بِکر سے متعہ کیوں عار قرار دیا گیا ہے؟ (تہذیب الاحکام جلد ۲ صفحہ ۱۸۶) کیا نکاح بھی عار ہوا کرتا ہے؟

۲۶۔ فرمائیے کہ کنواری لڑکی سے بغیر اس کے باپ کی اجازت کے متعہ جائز ہے؟ (التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۶)

۲۷۔ امام ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکر سے متعہ، يُكْرَهُ للعيب على اهلها ولا بأس ان يمتعَ الرجل باليهودية والنصرانية (التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۶) تو کیوں کنواری کے اہل پر اس سے متعہ عار ہے اور یہودی یا عیسائی عورت سے خواہ کنواری ہو جائز ہے؟

۲۸۔ آپ کو میرے تمام سوالات کا جواب دینا چاہیئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ متعہ یقیناً اسلامی رُوحِ تقویٰ کے صریح خلاف ہے۔

۲۹۔ کیا کسی عورت کی لونڈی سے اس کی مالکہ کی اجازت کے بغیر متعہ کرنا جائز ہے اور مرد کی لونڈی سے نہیں؟ (التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

۳۰۔ متعہ میں نفقہ فرض ہے یا نہیں؟ اگر وہ منکوحہ ہے تو نفقہ فرض ہونا چاہیئے۔ ورنہ اس کا غیر منکوحہ ہونا ثابت ہو گیا۔

۳۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے عورتوں کے بارہ میں نرمی اور حُسنِ سلوک کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے خیال ہو گیا کہ لا ينبغى طلاقها الّا من فاحشة مبيّنة۔ باقی پھر انشاء اللہ۔

خاکسار

مناظر جماعت احمدیہ ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری

یہ پرچہ ۴۵ منٹ میں میری موجودگی میں لکھا گیا۔

ڈاکٹر محمد حسین بقلم خود نگران جماعت شیعہ

دستخط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

دل محمد مولوی فاضل

شیعہ مناظر کا پرچہ نمبر ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہٖ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ واٰلہٖ اما بعد

میں نے پہلے بھی آپ کو لکھا کہ اصل موضوع پر بحث کریں۔ متعہ کے فروع اور احکام یا شرائط پر بحث کرنے میں وقت ٹال کر پبلک کو دھوکا نہ دیں۔ مگر آپ پھر تقاضا کرکے پھر چند سوالات پیش کرتے ہیں۔ اچھا آپ اپنے پہلے پرچہ اور دوسرے پرچہ کے سوالات یاد رکھ کر میرے سوالات سُنیں اور جواب دیں۔

یہ فرمائیں کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم عرش سے فرض تھا یا سُنّت؟ محمدی بیگم اور اس کے باپ کی مرضی یا اذن کے بغیر جو یہ نکاح عرش پر واقع ہوگیا تو درست ہوا کہ غلط۔ اگر درست ہے تو ثبوت اگر غلط ہے تو عرش پاک کہاں رہا... آج کسی مرزا صاحب کے امتی کو مرزا زادی سے نکاح دائم یا متعہ جائز ہے یا نہ۔ اور کیوں؟ کیا آج محمدی بیگم کی اولاد یہ کہہ سکتی ہے کہ ہمیں عرش کا نکاح زادہ یا زادی ہوں۔ مرزا صاحب کا جو نکاح عرش پر ہوا اس کے گواہ کون کون ہیں؟ نام بتلائیں۔ اور گواہوں کی عدالت ثابت کریں۔ اس عرشی نکاح کا طلاق ہوسکتا تھا یا نہیں۔ ہوا یا نہیں؟ اگر ہوا تو ثبوت اگر نہیں ہوا تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ جائز تھی یا نہیں؟ پھر اس کی اولاد کیسی ہوئی؟ اور آیا منکوحہ عورت کا نکاح عرش پہ ہونا درست ہے یا...... اور ایسا نکاح کرنے والا کیا ثابت ہوا؟..... محمدی بیگم کی اولاد مرزا صاحب کے میراث کی وارث ہوگی یا نہ؟ کیا ایک منکوحہ عورت کی بابت یہ تمنا یا خواہش اس شریف عورت کو بدنام کرتا نہیں؟ اور پھر اس تمنا کے پورا نہ ہونے سے محمدی بیگم بدنام ہوئی یا مرزا صاحب؟ جواب دیں۔ اس کے بعد ہم سے متعہ کے مسائل پوچھیں۔ ہمارا موضوع صرف اثباتِ متعہ ہے جو ہم نے قرآن سے بھی ثابت کیا اور حدیث سے بھی۔ آپ قرآن و حدیث سے انکار کریں یا کسی حدیث کے اسناد پر جرح کریں۔ ورنہ بہانے کرکے اس شکنجہ سے باہر نہیں جاسکتے۔

آپ کو بڑا اعتراض ہے تو لیجئے علامہ فخر الدین رازی کا سُنیں:۔

روی ان ابی بن کعب کان یقرء فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ منهن الی اجلٍ مسمّیً فاتوهن اجورهن وهٰذا ایضاً هو قراءة ابن عباس فالامة ما انکروا علیهما فی هٰذه القراءة فکان ذٰلك اجماعاً من الامة علیٰ صحة هٰذه القراءة۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۶)۔

آپ کو معلوم ہے کہ متعہ کے معنے نکاح آجل کے ہیں جس کا وقت مقرر ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ اس پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔ اب تو نہ پوچھیں گے۔ یاد رکھیں کہ یہ قرآن سے انکار ہے۔ آپ احصان کا سوال بار بار کرتے ہیں۔ سُنئے:۔

اما قوله ثانیا الاحصان لا یکون الا فی نکاح صحیح فلم یذکر علیه دلیلاً واما قوله ثالثاً الزنی انما سمی سفاحاً لانه لا یراد منه الا سفح الماء والمتعة لیست کذٰلك فان المقصود منها سفح الماء بطریق مشروعٍ ماذون فیه من قبل الله فان قلتم المتعة محرمة فنقول هٰذا اول البحث۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۶)۔

اب آپ اکثر یا قیل کہہ کے بہانے تلاش نہ کریں۔ میں نے اجماع اہل اسلام ثابت کردیا آپ ثابت کریں کہ یہ متعہ کے لئے نازل نہیں ہوئی۔ یا حدیث اور قرآن سے انکار کریں۔ مگر پھر اسلام کا نام نہ لیں۔

تفسیر مجمع البیان کا نام نے لیا۔ مگر یہ نہ کہا کہ اس میں کونسی بات اس کے موافق نہیں۔ اچھا ہی سے دکھاؤ کہ اس آیت کے یہ معنے نہیں جو ہم نے کئے؟ میں نے بارہا کہا کہ تم کسی کتاب سے اس کے خلاف دکھلاؤ۔ پھر ہم موازنہ کریں گے۔ صرف آپ کی زبان تمام تفاسیرِ اسلام اور احادیثِ اسلام کو رد کرسکتی ہے؟ جواب صاف دیں۔

جب میں پہلے کہہ چکا اور ثابت کرچکا کہ متعہ نکاح کی ایک قسم ہے تو پھر کسی کتاب میں لفظ منکوحات ہونا متعہ کے خلاف کیوں اور کیونکر ہے؟

تفسیر کبیر معہ حوالہ موجود ہے۔ آپ استبصار مع حوالہ ہمارے پاس بھیج دیں ہم تفسیر کبیر بھیج دیں گے۔ دیکھ کر اطمینان کرلیں۔ موضوع بیان میں صرف اثباتِ متعۃ النساء ہے۔ شرعی کی قید آپ دکھائیں تو ہم شرعی اصطلاح بتلائیں۔

آیت فما استمتعتم میں حرف "فاء" ہونے سے حکم نہ آیا۔ یہ کس نحوی یا علم معانی وبیان

کی کتاب کا قاعدہ ہے؟ کتاب مع حوالہ پیش کریں۔

بتلاؤ کہ کُتِبَ ماضی کا صیغہ اور فَلْيَصُمْهُ کونسا صیغہ ہے؟ فَلِلّٰہِ حِجُّ الْبَيْت میں کونسا امر ہے؟ پھر روزہ اور حج کا وجوب اس سے نکلا کہ نہیں؟ جب نکلا تو اِسْتَمْتَعْتُمْ سے کیوں نہیں نکلتا؟

نیں عليكم بالمتعة تب دکھاتا جب وحیٔ الٰہی میرے اور آپ کے خیال اور مرضی کے تابع ہو۔ یہ قادیانی قرآن اور حدیث نہیں جو مرضی پر بنیں۔ آپ یہ ثابت کریں کہ آیت سے متعہ ثابت نہیں۔ یہ بتلائیں کہ صحاح کی حدیثیں کیونکر غلط ہیں؟ اور صحیح کتاب کی حدیث غلط کہہ کے آپ کو شکست ہوئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہم آپ کی معتبر حدیث پیش کریں تو آپ کے مذہب اور تمام کتابوں پر ایمان بھی لے آئیں۔ کیا آپ ہمارے کتب کی تمام احادیث پر ایمان لا چکے ہیں جو پیش کرتے۔ اگر ایمان لا چکے تو ادھر آجائیے۔ تو پھر مناظرہ کیسا اور کس بات کا؟ آپ نے علمی بات کہی ہے کہ مناظر مقابل کی معتبر کتاب کا حوالہ اس پر ایمان لانے کے بعد پیش کرے۔

آپ کہتے ہیں احادیث نبوی پیش کرو۔ کیا پیش کردہ احادیث احادیث نہیں؟ اچھا اور سنو۔

دلیل ہفتم۔ نقالؐ انہ قد اُذن لکم ان تستمتعوا فاستمتعوا

(بخاری جلد ۶ ص۱۱ مطبوعہ مصر)

لیجئے کلام رسول سے حکم بصیغۂ امر بھی ثابت ہوگیا۔

دلیل ہشتم۔ عن رسول اللهؐ ایما رجل او امرأة توافقا معشرة ما بینهما ثلاث لیال۔ قال انہ یتزاید أو یتتارکا نتارکا۔

(بخاری جلد ۶ ص۱۲۹ مطبوعہ مصر)

دلیل نہم۔ خرج علینا ینادی رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اذن لکم ان تستمتعوا یعنی متعة النساء (صحیح مسلم جلد ۴ ص۱۳۰ و ص۱۳۱ مطبوعہ مصر)

جب میں نے خود متعہ قرآن سے ثابت کر دیا جس سے پہلے اور بعد بھی نکاح کا ہی ذکر ہے تو اس کے بعد سیاق و سباق کے بارے میں سوال کے کیا معنے؟

وجوب عقد کی آیات واحادیث کو متعہ کی حرمت سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ ربط ثابت کریں اور یا عفت کا پابند رہ کر نکاحِ دائم بھی چھوڑ دیں۔ یہ بتلاؤ کہ عفت کا حکم نہ ہو تو کیا زنا کی اجازت دی جائے؟ شراب حلال ہے یا حرام؟ بہرحال اس کی

حلت و حرمت دونو قرآن میں ہیں۔ آپ اس طرح حلت و حرمت ماقبل و مابعد قرآن سے ثابت کریں۔ لوگوں کے متعہ کرنے سے وہ شراب کی طرح ہوگئی۔ لوگوں کا متعہ کرنا قرآن سے ہے۔

مناظر شیعہ احقر مرزا یوسف حسین

سید محبوب شاہ معین و صدر اثنا عشریہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ پرچہ ۴۵ منٹ میں لکھا گیا۔

عبدالرحمٰن انور مولوی فاضل نگران از طرف

جماعت احمدیہ

۲/۱۰

احمدی مناظر کا تیسرا پرچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاطہار ذوی المکارم والاخلاق سیدنا محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ الی یوم الدین۔

پرچہ (۳) سوم

۱۔ گزشتہ پرچہ کے ۱۲ میں میں نے عرض کیا تھا کہ آنحضرتؐ نے عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید میں فرمایا ہے کہ اسے طلاق بجز بے حیائی نہ دی جائے۔ اس کا حوالہ شیعہ کتب میں سے یہ ہے (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۳ ۱۲۱) اس سے ثابت ہے کہ طلاق اسلام میں پسندیدہ حلال نہیں۔ قرآن رشتہ ازدواجی کی قدسیت کا ذکر فرماتا ہے مگر متعہ کی بنیاد ہی اس کے خلاف ہے لہٰذا اس کے خلافِ اسلام ہونے میں شبہ نہیں۔

۲۔ آپ نے اس تازہ پرچہ میں بہت سخت الفاظ اور بے تعلق امور کا ذکر اور غیظ و غضب کا اظہار فرمایا ہے۔ پرچے پڑھنے والے معزز حضرات ہمارا انصاف کریں گے۔ آج آپ کو محمدی بیگم کی پیشگوئی یاد آئی اس کا کل وقت تھا۔ اب تو چ بر کلہ خود با یدزد والی بات ہے۔ ہاں یاد رکھیے وہ ایک مشروط پیشگوئی تھی (انجام آتھم ۲۲۲) اور اس عورت کے حضرتؑ کے نکاح میں آنے کے لئے اس کے باپ اور اس کے خاوند کی موت شرط تھی لیکن چونکہ مرزا احمد بیگ کی وفات کے بعد اس کے داماد سلطان محمد نے رجوع کیا، خائف ہوا، تکذیب سے باز آگیا۔ اس کا مطبوعہ خط کہ میں مرزا صاحب کو نیک سمجھتا ہوں چھپ چکا ہے لہٰذا وہ موت سے بچ رہا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ نکاح بھی واقع نہ ہو۔ اذا فات الشرط فات المشروط۔ اس نکاح کے مشروط ہونے کے لئے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ ملاحظہ فرمایئے۔

۳۔ میرے مندرجہ بالا جواب سے فرضیت وسنت کا جواب آگیا۔ محمدی بیگم کی اولاد اور عرش کے نکاح وغیرہ کے متعلق جواب آگیا۔ مگر میرے دوست میرا سوال باقی ہے کہ کیا

متعہ فرض ہے یا سنت؟ پیشگوئی کو احکام پر قیاس کرنا آپ ہی کا کام ہے۔ کیا متعہ کا حکم کوئی پیشگوئی ہے؟

۴۔ آپ نے لکھا ہے کہ "جواب دیں اس کے بعد ہم سے متعہ کے مسائل پوچھیں"۔ آپ ناراض کیوں ہوتے ہیں فرما دیجئے کہ میں جواب نہیں دیتا یا مجلس کے سامنے ان جوابات کو پیش کرنے کی جرأت نہیں۔ میں تو جناب سے با حوالہ سوال کرتا ہوں اور آپ کی مسلمہ کتب سے مگر جواب آپ کی طرف سے نہیں ملتا۔ منصف قارئین انصاف کریں گے۔

۵۔ اِلٰی اجلٍ مسمّیً کی قرأت کس قرآن میں مطبوع ہے؟ کیا شیعوں کے شائع کردہ قرآن میں اسی طرح چھپا ہوا ہے؟ شاذہ قرأت پر کسی عقیدہ یا عملی مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ خصوصاً جب کہ اس جگہ اس کی مناسبت بھی نہیں۔ تفاسیر کی روایت میں بعض کمزور راوی بھی ہوا کرتے ہیں۔ اور اگر آپ کا اسی قرأت پر انحصار ہے تو ثابت ہو گیا کہ ما بین الدفتین والے قرآن سے متعہ ثابت نہیں اور یہی ہمارا مذہب ہے۔

۶۔ میں نے احصان کے معنوں کے لئے حضرت امام کاظمؓ کا حوالہ پیش کیا تھا کہ متمتع محصنہ نہیں ہوتی۔ آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟ کیا یہ کہ امام رازی نے مختلف اقوال شیعہ وسنی کی طویل بحث میں کسی شخص کا ایک قول نقل کیا ہے۔ کیا ہی جواب کا اچھا طریقہ ہے! میری تحدی کو توڑیں کہ قرآن نے نکاح کے لئے محصن و محصنہ کی شرط لگائی ہے اور یہ شرط بقول امام کاظمؓ متعہ میں پائی نہیں جاتی لہٰذا متعہ نکاح نہیں۔ اسلامی مسئلہ نہیں۔

۷۔ آپ نے صحابہ کرام وغیرہم کے متعلق بعض ناجائز الفاظ پیش کئے تھے۔ جیسے حضرت ابن عمرؓ کا متعۃ النساء کے متعلق قول ہے واللہِ ما کنا علیٰ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زانین ولا مسافحین۔ کہ بخدا ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں زناکار نہ تھے گویا وہ اس کو سفاح قرار دیتے ہیں۔ آگے انہوں نے دجالوں کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ ایسا اتہام لگانے والے لوگ ناجائز بات کہنے والے ہوں گے۔ (دیکھو حوالہ مسند احمد جلد ۱ ص ۹۵ و ص ۱۰۴)

۸۔ آپ نے ہرگز اجماع مفسرین ثابت نہیں کیا کہ آیت فما استمتعتم متعہ شیعہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ اور نہ ہی آپ نے اجماع ثابت کیا کہ استمتعتم کے معنی محض متعہ کرنے کے ہیں۔ آپ کی دونوں باتوں کا مفصل جواب گزر چکا ہے

پڑھنے والے پڑھ لیں گے۔

۹۔ میں نے مجمع البیان سے بتا دیا ہے کہ آیت زیر بحث کے ایک معنے مسلمانوں کے نزدیک منکوحات کے ہیں۔ یہ مفسّر شیعہ ہے۔ پس آپ کا اجماع باطل ہوا۔ میں یہ ثابت نہیں کر رہا کہ کوئی عام شیعہ متعہ کے خلاف ہیں۔ ہاں میں نے یہ ثابت کیا تھا کہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ آپؐ نے متعہ کو حرام قرار دیا۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کیا اب آخری تحریر میں جواب دینے کا ارادہ کیا ہے ؟

دیدہ باید!

۱۰۔ اگر فی الواقع متعہ نکاح کی قسم ہے تو فرمائیے کون مانتا ہے کہ میں متعہ سے پیدا ہوا ہوں ؟ کیا متعہ کرنے والا نفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے ؟ کیا طلاق ہوتی ہے ؟ کیا وراثت ہوتی ہے۔ جب یہ سب کچھ نہیں تو نکاح کیونکر ہوا ؟ غالباً اسی لئے آپ نے ابھی تک متعہ شیعہ کی شرعی اصطلاح پیش کر کے اس کا حکم قرآن مجید اور حدیث نبوی سے ثابت نہیں فرمایا۔ کیا اب بھی امید کی جاسکتی ہے ؟

۱۱۔ استبصار موجود ہے۔ پرچہ پڑھتے وقت حوالہ دکھایا جائے گا[1]۔ اطمینان فرما سکتے ہیں۔ ہمیں کوئی انکار نہیں۔

۱۲۔ متعہ کی بحث ہے۔ اس کے ساتھ "شرعی" کی قید تو موجود ہے۔ کیونکہ بحث از روئے شریعت ہے۔ کیا اس جگہ لغوی متعہ پر آپ بحث کر رہے ہیں اور اس کے عقیدہ کی وجہ سے اہل سنت کے بزرگوں کو فاسق، ظالم اور کافر کہتے ہیں۔ خدارا انصاف کریں۔

۱۳۔ فما استمتعتم میں حکم نہیں۔ یہ تو پچھلی عبارت میں مذکورہ حکم پر ایک فرع قائم کی ہے۔ اس پر حرف فاء دلالت کرتا ہے ؎

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

علماء فیصلہ کر سکیں گے۔ پرچے چھپ جائیں گے انشاء اللہ۔

۱۴۔ پھر آپ نے "فللّٰہ حج البیت" لکھا ہے۔ کیا آپ کے ہاں "علی النّاس" موجود نہیں ؟ یا اس کو کسی خاص مصلحت کے ماتحت حذف کیا گیا ہے۔ اس میں

---

[1] پرچہ پڑھتے وقت حوالہ دکھایا گیا۔

فرضیت حج کا حکم ہے۔ آپ تو عربی جانتے ہیں۔ ہاں متعہ کے لئے آپ کسی صیغہ حکم میں قرآن کا کوئی حکم ثابت نہیں کر سکے۔ اب آخری تحریر میں ہی ثابت کریں اگر کر سکتے ہیں مگر نہیں آپ کے لئے ہرگز ممکن نہیں۔

۱۵۔ صحاح کی حدیث صحیح کو ہم صحیح مانتے ہیں۔ مگر ضعیف روایات جیسا کہ آپ نے پیش کی ہیں۔ ان کو ضعیف مانتے ہیں۔ آپ کے بیان کردہ رواۃ میں عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر گزر رہیں۔ ایک ان میں سے شیعہ بھی ہے۔ آپ سند کے بیان سے اس لئے گھبراتے ہیں کہ آپ کو راویوں کا ثقہ ہونا بیان نہ کرنا پڑے۔ اچھا آپ کی مرضی۔

۱۶۔ ان صحاح میں متواتر لکھا ہے کہ متعہ کو رسول کریمؐ نے تاقیامت حرام کر دیا۔ ہم تو اہل سنت ہیں اس لئے متعہ کو جسے نہ قرآن نے جائز قرار دیا بلکہ اس نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا۔ اور نہ رسول کریمؐ نے اس کو آپ کے لئے حلال قرار دیا، حرام ہی سمجھتے ہیں۔

۱۷۔ قرآن مجید کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا مگر آپ تو قرأت شاذہ یا روایات ضعیفہ کی پناہ لے رہے ہیں۔ قرآن مجید کا تو کوئی حکم پیش ہی نہیں کرتے۔

۱۸۔ جابر بن عبداللہ کی روایات کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ آپ ان کی توثیق کے ذمہ دار ہیں۔ حسن بن محمد راوی مرجئی ہے۔

۱۹۔ شراب کی حلت کا حکم قرآن میں نہ تھا۔ حرمت کا تدریجی حکم نازل ہوا۔ متعہ لوگ ایک وقت تک کرتے رہے۔ آخرکار قرآن مجید اور رسول کریمؐ نے اسے حرام قرار دیا۔

۲۰۔ فرمائیے کیا متعہ چار بیویوں میں آیا یا متعہ بے شمار عورتوں سے ہو سکتا ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۲ ص ۱۴۹)

۲۱۔ عبداللہ بن عمر لیثی نے حضرت امام جعفرؒ سے کہا تھا کہ کیا آپ اپنی قریبی رشتہ دار مستورات کے لئے متعہ کو پسند کرتے ہیں ؟ اس پر آپ نے اس سے منہ پھیر لیا جس کے معنے یہ ہیں کہ متعہ خلاف فطرت ہے۔ (ملاحظہ ہو تہذیب الاحکام جلد ۲ ص ۱۸۶ و فروع کافی جلد ۲ ص ۱۹۰)

۲۲۔ تہذیب الاحکام جلد ۲ ص ۱۸۶ میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے متعہ کو حرام قرار دیا۔ حضرت علیؓ کی روایت ہے۔ آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے ؟

۲۳۔ فرمائیے کس امام نے متعہ کیا؟

۲۴۔ کیا یہ صحیح ہے کہ متعہ کے بغیر کامل مومن نہیں ہو سکتا؟

بھائیو! آپ قرآن کے حکم کی اتباع کریں اور ہر ایسے کام اور عمل سے اجتناب کریں جو اسلام کی رُوح تقویٰ و طہارت کے خلاف ہے اور سچ کو قبول کریں۔

خاکسار

مناظر جماعت احمدیہ ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری

صدر جماعت شیعہ	صدر جماعت احمدیہ
سید محبوب شاہ	احقر دل محمد عفی عنہ

پرچہ سوم پینتالیس منٹ میں ختم ہوا

بقلم سید سلطان احمد نگران اثنا عشریہ

شیعہ مناظر کا پرچہ چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وآلہ اما بعد

برادرانِ اسلام۔ یہ میرے سوالات کا جواب ہے جو آپ سُن رہے ہیں۔ میرے دوست اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں مگر کسی ایک دلیل کا جواب اب تک ندارد ہے۔ مکرر ملاحظہ ہو۔

مَیں نے بار بار بتلایا کہ آیت فما استمتعتم بالخصوص متعۃ النساء کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کے ثبوت میں مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص۴۳۹، تفسیر بیضاوی ص۱۵۲، تفسیر کبیر جلد ۲ ص۱۹۵ مطبوعہ مصر، تفسیر کبیر جلد ۲ ص۱۱۵ مطبوعہ مصر، تفسیر ابن مسعود برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۶ مطبوعہ مصر، تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۶ مطبوعہ مصر، تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۶ مطبوعہ مصر

مَیں قراءۃ اور معنے متعہ اور حکم متعہ، اتفاق مسلمین بر جواز متعہ بلکہ اجماع جمہور مسلمین مذکورہ ذیل حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔

تفسیر کبیر جلد ۲ ص۱۹۵، تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۶، تفسیر کبیر جلد ۳ ص۱۹۹، تفسیر کبیر جلد ۲ ص۱۹۶۔

مَیں نے احادیث جواز و حکم متعہ از قول نبی پیش کئے جن کی فہرست یہ ہے:۔

بخاری جلد ۲ ص۱۲۹، بخاری جلد ۲ ص۱۲۹، صحیح مسلم جلد ۴ ص۱۳۰ و ص۱۳۱۔

مَیں نے ثابت کیا کہ قرآن مجید میں حکم متعہ نازل ہوا۔ اصحاب نے اس پر عمل کیا۔ البتہ عمر صاحب نے اپنے زمانہ میں اسے حرام کر دیا۔ جس کے لئے مذکورہ ذیل حوالے پیش کئے:۔

صحیح مسلم جلد ۴ ص۱۳۱، تفسیر کبیر جلد ۲ ص۱۹۵ و ص۱۹۶۔

اِن تمام احادیث و تفاسیر میں سے میرے دوست نے کسی ایک کا اب تک جواب نہیں دیا۔ ناظرین و حاضرین سوچیں۔ ہاں صرف اتنا فرماتے ہیں کہ اسناد پیش کردہ ہماری نظر میں یہ احادیث ضعیف ہیں۔ ذرا انصاف کرو۔ صحاح ستہ جیسی معتبر و صحیح کتاب کی روایت

اور ضعیف یا غلط کہی جائے۔ کیا ان بیانوں سے آپ اہلِ علم یا عوام کو فریب دے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ آپ کے کہنے سے سُننے اور دیکھنے والے مذکورہ کتب کی صحت اور اعتبار سے ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ اور آپ تو شرائط میں اقرار کر چکے ہیں کہ اگر ہم احادیث سے انکار کریں تو ہماری بھی شکست متصوّر ہوگی۔ لہٰذا اب تو فیصلہ ہوگیا کہ آپ کو شکست ہو چکی۔ اِس کے بعد بہانے بیکار ہیں۔

آپ تفسیر کبیر سے کہتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہوگیا۔ مَیں پوچھتا ہوں جب قرآن متعہ کا حکم دے چکا تو اب اسے کس نے حرام کیا؟ اور کیا آیۂ قرآن فخر الدین رازی یا کوئی عالم منسوخ کرسکتا ہے۔ آپ اِن کے منسوخ ہونے کے لئے قرآن کی آیت پیش کریں۔

رہا یہ کہ امام فخر الدین رازی اسے درست نہیں سمجھتے تو نہ سمجھیں۔ یہ تو پہلے سے معلوم ہے کہ امام فخر الدین رازی کا مسلک اِس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہے مگر اس سے ہمارے مدّعا پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم امام صاحب کا مذہب ثابت کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ ہم متعۃ النساء قرآن مجید سے، تفاسیر سے، احادیث سے ثابت کرنے آئے ہیں سو وہ ہم ثابت کر چکے اور اب تک ان کا ایک حرف ردّ نہیں ہوا۔ لہٰذا از رُوئے قرآن متعہ ثابت۔

آپ پوچھتے ہیں کسی امام نے متعہ کیا؟ مَیں کہتا ہوں کیا کسی نبی کا عرش پہ نکاح ہوا؟ کیا کسی نبی کا منکوحہ عورت سے نکاح ہوا؟ یا اس کے نکاح کے بعد اس کی زوجہ کسی اَور کی منکوحہ ہوگئی پھر بھی پہلا نکاح نہ ٹوٹا۔ اب آپ سُنیں۔

آپ کی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ میں ہے:۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے۔"

آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۰:۔

"ہم نے خود اس سے تیرا عقد باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔"

سچ کہنا یہ نکاح واجب ہے یا سنّت۔ اور اس نکاح سے جو پیدا ہو وہ آسمان زادہ ہوا یا عرش زادہ یا کیا؟ نکاح جائز ہوا یا ناجائز؟ گواہ کہاں ہیں۔ اس کی طلاق کی ضرورت ہے یا نہ ہوئی؟ وغیرہ۔

شرط و مشروط جس کا آپ ذکر کرتے ہیں وقت گزرنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بتلاؤ کہ یہ

شرائط پہلے اعلان اور الہام میں ذکر ہوئے تھے؟

آسمان کے نکاح بے طلاق فسخ ہوں اور متعہ کے لئے طلاق کی ضرورت کی آپ کو تلاش افسوس۔

برین عقل و دانش بباید گریست

آپ نے پھر لاتعلق سوالات شروع کر دیئے۔ صرف یہ کہنے کے لئے کہ عوام کہیں جواب نہیں ہوا۔ مگر آپ یاد رکھیں کہ نہ ہم موضوع سے باہر جاتے ہیں اور نہ جانے دیتے ہیں۔ نکاح کے فروع اور مسائل کے سوال کا آپ کو کوئی حق نہیں۔ ہمارا فرض صرف اثبات متعۃ النساء ہے جو ہم نے ثابت کر دیا۔ آپ تردید کرتے۔ اور اس عذر سے کیا بنتا ہے۔ ورنہ آپ کے مسائل متعہ کا جواب نکاح آسمان سے دیا جاتا رہے گا چاہے یہ سلسلہ حشر تک جاری رہے۔ جو کچھ آپ آسمانی نکاح کا جواب دیں اس سے بہتر اور بدرجہا بہتر متعہ کا جواب ہوگا۔ اِس لئے کہ وہ حرام تھا اور یہ حلال ہے۔ وہ خلافِ حکم اسلام تھا اور یہ مطابق قرآن۔ وہ ایک خوابِ خیال تھا اور یہ واقعہ اس کا گواہ نہیں اور اس کا قرآن و حدیث دونوں بیّن شاہد موجود ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت موجود رہینگے۔ آسمانی نکاح خواب و خیالِ موہوم کی طرح بنتے اور بگڑتے ہیں مگر حکم اسلام اور فرمانِ قرآن قیامت تک نہیں بدل سکتا۔

اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی کی قراءۃ آپ کے امام فخر الدین رازی نے بیان کی ہے۔ ان سے دریافت کریں۔ بیان وہ کریں اور جواب مجھ سے طلب کرتے ہیں ماشاء اللہ۔

مَیں نے معنے احصان کے متعلق امام فخر الدین رازی، بیضاوی کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا کہ متعہ نکاح ہے اور احصان میں داخل ہے۔ آپ نے کیا تردید کی؟

مَیں نے صحابہ کرام کے متعلق اِس وقت تک کوئی بے جا لفظ نہیں کہا۔ آپ غلط کہتے ہیں۔ دھوکا نہ دیں۔

ابن عمر اگر کہیں کہ مَیں زانی اور مسافح نہ تھا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ متعہ حرام؟ اگر مَیں کہوں کہ مَیں اچھا آدمی ہوں تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ متعہ حرام؟ آپ کو ہر لفظ پر تو "حرام ہے" یاد آتا ہے۔

آپ متعہ میں شرعی کی قید سے کیا فائدہ سمجھتے ہیں؟ قرآن شرعی نہیں، حدیث شریعت سے باہر ہے؟ اگر دونوں شریعت نہیں تو اذنِ شریعت ہے کیا، شریعتِ قادیانی؟

آپ فرماتے ہیں اِسْتَمْتَعْتُمْ میں حکم نہیں بلکہ فرع ہے۔ گویا فرع حکم نہیں ہو سکتی۔ یہ قانون کس کتاب میں ہے؟

آپ اگر ان احادیث کے ضعف کا نام لیں گے تو پھر اور سب سے زیادہ معتبر کتب اہل سنت سے انکار کرنا پڑے گا جس کا انکار اسلام کا انکار ہے۔

مناظر شیعہ احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

سید محبوب شاہ معاون مناظر شیعہ

بقلم خود

۴۵ منٹ میں پرچہ ختم ہوا۔

محمد اسمٰعیل ذبیح نگران

جماعت احمدیہ

$\frac{۱۰}{۳۶}$ ۲

مضمون سوم

ختمِ نبوّت

احمدی مناظر کا پہلا پرچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّدنا محمّد الّذی بعثہ اللہ خاتم النّبیّٖن وسیّد المرسلین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ختمِ نبوّت کی حقیقت

۱۔ حضرات! اللہ تعالیٰ کے انبیاء دُنیا کے لئے رحمت اور اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہوا کرتے ہیں۔ پہلے انبیاء ایک ایک قوم کی طرف آیا کرتے تھے۔ کیونکہ دُنیا کے لوگ مختلف قوموں اور قبائل میں منقسم تھے۔ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجا اور آپؐ کو جملہ انبیاء کے کمالات بخشے۔ کوئی نبی نہیں جس کے کمالات آپؐ میں موجود نہ ہوں۔ نبوّت کے تمام درجات کو آپؐ نے حاصل کیا۔ اسلئے کسی نے خوب کہا ہے ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس اس وجہ سے آپؐ سب سے افضل اور سب کے سردار اور خاتم النبیّٖن قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

۲۔ جماعت احمدیہ اور شیعہ صاحبان متفق ہیں کہ انبیاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل صاحبِ

شریعت جو پہلی شریعت کو منسوخ کرتے ہیں اور نئی شریعت جاری کرتے ہیں۔ دوم تابع شریعت نبی جو کوئی نئی شریعت نہیں لاتے بلکہ شریعت کی پابندی کروانے کے لئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا (المائدہ)

کہ توریت کے مطابق بہت سے آنے والے نبی فیصلہ کیا کرتے تھے شیعہ کتب اور تفاسیر میں بھی نبوت کی دو قسمیں مانی گئی ہیں۔ حوالجات عندالطلب پیش کئے جا سکتے ہیں۔

۳- ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا اور نہ ہی آپ کی شریعت کاملہ قرآن شریف منسوخ ہو سکتی ہے کیونکہ فرمایا ہے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ کہ اب یہی دین اور یہی شریعت تا قیامت باقی رہے گی۔

آنحضرت ؐ کی احادیث میں بھی اس بات کی خوب وضاحت ہے کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آ سکتا جو کامل اور باشریعت جدیدہ ہو۔ اور یہ معنے لا سیف الا ذوالفقار سے خوب ثابت ہیں۔ لا نفیٔ کمال کے لئے آیا ہے۔ پس شریعت والی نبوت بند ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں۔

ہاں ایسی نبوت جو قرآن مجید کے تابع ہو اور ایسا نبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور مطیع ہو اور آپ کے دین کو جاری کرنے کے لئے آئے۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق ایسی نبوت جاری ہے۔ کیونکہ ایسا نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت روحانیہ کا ثبوت اور اسلام کی زندگی کا شاہد ہے۔ وہ اس کا زندہ پھل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال اس درخت سے دی ہے جو ہر وقت اپنا عمدہ پھل دیتا ہے۔ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا۔

۴- جماعت احمدیہ حضرت مرزا صاحبؑ کو غیر تشریعی نبی مانتی ہے۔ اور ہمارے نزدیک غیر تشریعی نبوت ہی جاری ہے۔ پس فریق مخالف اگر ایسی احادیث پڑھے کہ جن سے تشریعی نبوت کی بندش ثابت ہو تو بھائیو! جان لو کہ یہ امر متنازعہ فیہ نہیں۔ ہاں غیر تشریعی نبوت

کی بندش کے لئے اسے کوئی دلیل پیش کرنی چاہیئے بطور معارضہ۔ اگر یہ بات اس کے اختیار میں ہو۔

۵- شیعہ صاحبان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نبی ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائیں گے۔ پس نبی تو آ سکتے ہیں۔ اختلاف نئے اور پرانے کا ہو گیا۔ چونکہ قرآن مجید نے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي اور دیگر آیات میں وفات مسیح ثابت کی ہے اور مجمع البیان میں لکھا ہے۔ انّ التوفی لا یستفاد من اطلاقہ الّا الموت اسلئے ہم ان کی وفات کے قائل ہیں۔ اور شیعہ تفسیر میں بڑے مفسر الجبائی کا قول ہے کہ آیت قرآن سے ثابت ہے کہ انہ امات عیسیٰ و توفاہ ثم رفعہ الیہ (مجمع البیان آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي)

پس خواہ پرانا ہو یا نیا بہرحال شیعہ صاحبان کے نزدیک بھی آنحضرتؐ کے بعد نبی آ سکتا ہے۔

۶- اس سے بھی بڑھ کر ہمارے شیعہ دوستوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک نبی کیا آدمؑ سے لے کر رسول کریمؐ تک جتنے انبیاء آئے ہیں وہ سب کے سب آنحضرتؐ کے بعد تشریف لا کر حضرت علیؓ کی نصرت فرمائیں گے۔ لکھا ہے :-

"مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَّا وَيَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا فَيَنْصُرُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔" (تفسیر القمی ص۲۳)

تو حضرات! جب سب نبی آئیں گے تو فرمائیے کہ ایک نبی تابع شریعت محمدیہ کے آنے سے کیا حرج واقع ہوتا ہے؟

۷- آنے والے مہدی کو شیعہ صاحبان کے عقیدہ میں مندرجہ ذیل ناموں سے پکارا جائے گا :-

۱- المنصور۔ ۲- احمد۔ ۳- محمد۔ ۴- محمود۔ ۵- عیسیٰ المسیح۔

(بحار الانوار جلد ۱۲ ص۵)

تو گویا آنے والا مہدی حضرت مسیح بھی ہے، حضرت محمدؐ بھی ہے۔ کیا کبھی آپ نے سنا یا پڑھا کہ محمدؐ اور مسیحؑ کہلانے والا مہدی، اُمتی نبی بھی نہ ہوگا؟

پس ہمارا اور شیعہ دوستوں کا اختلاف اس بارہ میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں۔ وہ

آنے والے مہدی کو معصوم مانتے ہیں۔ اس پر جبرائیل کا نزول مانتے ہیں۔ بلکہ ان کے ہاں لکھا ہے کہ جبرائیل وغیرہ فرشتے مہدی سے بیعت کریں گے۔ بلکہ مہدی کو بعض انبیاء سے افضل مانتے ہیں اور مہدی کو اگر انبیاء کے نام دیئے جائیں گے تو فرمایئے کہ اختلاف کیا رہا۔ عقلمند لفظی نزاع کے پیچھے نہیں جایا کرتے۔

۸۔ قرآن مجید اور احادیث ہمارے دعویٰ کی تائید کرتے ہیں:۔

دلیل اوّل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ○ (حج ع ۱۰) کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول بناتا رہے گا۔ گویا یہ سلسلۂ اصطفاء منقطع نہیں ہوا۔ فرشتے بھی رسول بنائے جاتے ہیں اور انسانوں میں سے بھی رسول بھیجے جاتے ہیں۔ اور یہی آیت کا صریح مفاد ہے۔

دلیل دوم۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کہ میں تجھے لوگوں کے لئے امام بناؤں گا۔ اس جگہ امامت سے مراد نبوت یا نبوت سے بھی بلند درجہ ہے جیسا کہ شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ کہ میری اولاد میں سے بھی ایسے امام بنایئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ○ (بقرہ ع ۱۵) کہ ہاں میں تیری اولاد میں اس سلسلہ کو جاری رکھوں گا۔ ہاں جو ظالم ہوں گے وہ بحیثیت قوم اس سے محروم رہیں گے۔

تفسیر صافی میں لکھا ہے:۔ فابطلت هٰذه الآية امامة كل ظالم الى يوم القيامة وصارت فى الصفوة۔ کہ اس آیت نے ابراہیمی امامت کو تا قیامت نیکوں کے لئے مخصوص کر دیا اور ظالمین کو اس سے محروم کر دیا۔ گویا وہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

دلیل سوم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الآیۃ (نساء ع ۹)۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع لوگ نبی، صدیق، شہید، صالح بن سکتے ہیں اور یہی آپؐ کا کمال ہے کہ آپؐ کے اُمتی وہ مدارج پاتے ہیں جو پہلے انبیاء نے پائے۔

اگر آپ لفظ مَعَ کے باعث نبی کے وجود کا انکار فرمائیں تو آپ کو صدیق، شہید اور صالح کے وجود کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ حالانکہ آپ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو اَنْتَ الصِّدِّيْقُ فرمایا ہے۔

دلیل چہارم۔ سورۃ آل عمران رکوع ۸ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انبیاء ... [illegible]

غیب پر مطلع نہ کیا کرے گا لیکن وہ خبیث اور طیب کے امتیاز کے لئے يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ رسولوں کو برگزیدہ کرتا رہے گا۔ گویا انبیاء آتے رہیں گے مگر جیسا کہ گزر چکا وہ آنحضرتؐ کے مطیع ہوں گے۔

دلیل پنجم۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا سکھا کر بتایا ہے کہ تم نعمت الٰہیہ کے پانے والے بنو گے۔ اور تمہیں مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور ضَآلِّيْنَ بننے سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ اگرچہ شیعہ تفاسیر میں اہل سنت والجماعت کو حضرت شیر خدا علیؓ کا دشمن سمجھ کر مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور ضَآلِّيْنَ قرار دیا گیا ہے لیکن جو تفسیر آنحضرتؐ سے مروی ہے اس میں یہی لکھا ہے کہ اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ پس اُمت محمدیہ نعمت سابقہ کی بھی وارث ہے۔ وہ نعمت کیا ہے؟ سورۂ مائدہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔

کہ اے قوم! تم اس نعمت کو یاد کرو جبکہ اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔ گویا نبوت اور بادشاہت روحانی اور جسمانی نعمت کے انتہائی کمال ہیں تو کوئی وجہ نہیں جبکہ اُمت کو یہودی اور عیسائی بننے سے بچنے کے لئے اور منعم علیہم بننے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے ان میں بھی اُمتی نبی نہ آئیں۔

دلیل ششم۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

کہ آنحضرتؐ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ اس جگہ قرآن میں خاتَم بفتح تاء ہے۔ جس کے معنے شیعہ لغت (مجمع البحرین) میں یہ لکھے ہیں:۔

"ومحمد خاتم النبيين يجوز فيه فتح التاء وكسرها فالفتح بمعنى الزينة ماخوذ من الخاتم الذى هو زينة للابسه۔"

کہ آنحضرتؐ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ تمام نبیوں کی زینت ہیں اور آپؐ کا زینت ہونا یہی معنے رکھتا ہے کہ آپؐ سب کمالات کے جامع ہوں اور تمام نبیوں کے سردار ہوں۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

استاذ کا کمال اس کے شاگردوں کی ترقی سے ظاہر ہوتا ہے اسی لئے اس جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ کہ آپؐ تو روشن سورج ہیں یعنی اب آپؐ کی ہی

روشنی رہے گی۔ سچ ہے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ․ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

دلیل ہفتم۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

کہ آنحضرتؐ سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ آپؐ کی رحمت سے مومن بنیں گے، شہید بنیں گے، صالح بنیں گے، صدیق بنیں گے، نبی بنیں گے۔ گویا جملہ اقسام رحمت کے آپؐ حامل ہیں۔ اور کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ آپؐ کامل، آپؐ کی شریعت کامل، آپؐ کی اُمت کامل۔

مجھے تعجب ہے اُن لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ اُمت میں دجّال تو ہوں گے، اُمت یہودی اور عیسائی بن جائے گی۔ مگر یہ نہیں مانتے کہ خدا کی نعمتوں کے سب دروازے حضرت رسول مقبولؐ کی اُمت کے لئے کھلے ہیں۔

دلیل ہشتم۔ فرمایا :۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝

کہ عالمگیر عذاب سے پہلے نبی ضرور آتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا :۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۝ (بنی اسرائیل)

پس نبی آسکتے ہیں۔

دلیل نہم۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مثیل موسیٰؑ قرار دیا ہے اور پھر فرمایا ہے کہ موسیٰؑ آپؐ کی سچائی کے شاہد تھے۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ اور پھر سورۃ ہود میں فرمایا۔ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ کہ آنحضرتؐ کے بعد بھی آپؐ کے تابع ایک عظیم الشان شاہد آئے گا۔ شاہد کی تنکیر اس کی شان کی تفخیم پر دلالت کرتی ہے۔

دلیل دہم۔ سورۃ اعراف میں فرمایا :۔ آیت ۳۶

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

یعنی اے فرزندانِ آدم! جب کبھی تمہارے پاس رسول آئیں تو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ گویا ہر زمانہ میں جب تک بنی آدم موجود ہیں انبیاء آسکتے ہیں۔

دلیل یازدہم :۔ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۝ (المؤمن)

کہ اللہ تعالیٰ اپنا الہام و وحی یا جبرائیل اپنے بندوں پر نازل کرتا رہے گا۔ گویا سلسلۂ انبیاء جاری رہے گا۔

دلیل دوازدہم۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الآیۃ۔ اس میں بتایا ہے کہ اس جگہ بھی موسوی خلفاء کی طرح خلفاء ہوں گے۔ اور چودھویں صدی میں مسیح موعود آئے گا جسے آپ مہدی بھی مانتے ہیں وہ نبی ہے۔

دلیل سیزدہم۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ۔ آپ کی تفاسیر میں لکھا ہے کہ نَزَلَت فی المهدی کہ یہ آیت مہدی کے بارہ میں نازل ہوئی۔ گویا مہدی رسول ہوگا۔

دلیل چہاردہم۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ۔ اس جگہ آنے والے فارسی الاصل موعود کا ذکر ہے جسے رسول قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا نبوت کا جاری ہونا ماننا پڑے گا

اب دیگر دلائل پیش کرتا ہوں :۔

(الف) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں :۔

"الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق" (نهج البلاغة ورق ۱۹)

کہ آنحضرتؐ پہلے نبیوں کے خاتم اور آئندہ کے لئے فاتح ہیں۔ گویا گزرے ہوئے نبی نہیں آسکتے، ہاں آپؐ کی اُمت میں آسکتے ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ کا قول تفسیر القمی میں لکھا ہے کہ اس نے غرفة من الماء کو ہاتھ میں لے کر کہا :۔

"مِنْكَ اَخْلُقُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ الْمُهْتَدِيْنَ وَالدُّعَاةَ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَتْبَاعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا اُبَالِيْ"

کہ میں تجھ سے تا قیامت نبی، رسول اور نیک بندے پیدا کرتا رہوں گا۔ (القمی ص۲۳) گویا یہ سلسلہ تا قیامت جاری ہے۔

(ج) پھر معتبر کتاب اکمال الدین میں لکھا ہے :۔

"فَاِنَّ الْهُدَاةَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ لَا يَجُوْزُ انْقِطَاعُهُمْ مَادَامَ التَّكْلِيْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَازِمًا لِلْعِبَادِ" (ص۲۷)

یعنی نبی اور وصی کبھی منقطع نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو مکلف بنایا جاتا رہے گا۔ یعنی تا قیامت نبیوں اور اوصیاء کا سلسلہ جاری رہے گا۔

کیا اس واضح حوالہ کے بعد بھی آپ غیر تشریعی نبوت کا انکار کر سکتے ہیں؟

باقی حوالجات انشاء اللہ آئندہ بیان ہوتے رہیں گے۔ یہ بات کھل گئی کہ تشریعی نبوت بے شک بند ہے لیکن ایسے نبی آ سکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت اور آپ کے تابع ہوں اور یہی معنے "خاتم النبیین" کے ہیں۔

میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اہل عربیہ کا ایک حوالہ پیش کریں جس میں لفظ خاتم کسی روحانی کمالات والی جماعت کی طرف مضاف ہو اور وہ لفظ مرکب کسی شخص کی تعریف میں مذکور ہو اور اس کے معنے بلحاظ زمانہ آخری ہوں۔ ہرگز آپ اس کا جواب نہیں دے سکتے کیونکہ بلحاظ زمانہ آخری ہونا کوئی کمال نہیں اور نعمت کا بند کرنے والا ہونا کوئی کمال نہیں ہاں سب سے افضل ہونا کمال ہے۔ باقی پھر انشاء اللہ۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ	مناظر جماعت احمدیہ
دل محمد مولوی فاضل	خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل

"یہ پرچہ ایک گھنٹہ میں ۷ بجے صبح سے ۸ بجے تک ختم ہوا"

نگران شیعہ صاحبان سید سلطان احمد نسیم

۳ر اکتوبر ۱۹۳۰ء

شیعہ مناظر کا پہلا جوابی پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المنبیین ابی القاسم محمد سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین الغرّ المحجّلین من یومنا ھٰذا الیٰ یوم الدین۔ امّا بعد

آج ہم شیعہ اور جماعت مرزائیہ کا موضوع بحث ختم نبوت ہے۔ یعنی مرزائی صاحبان اجرائے نبوت ثابت کریں گے اور ہم اس کی تردید کر کے ختم نبوت۔ مگر ہمارے مناظر صاحب نے جو دلائل اجرائے نبوت پر پیش کئے ہیں ان پر نظر کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا انہیں بحیثیت مرزائی ہونے کے اس امر کے پیش کرنے کا حق بھی ہے یا نہ۔ کل تک تو احادیث رسولؐ اور کتب صحاح سے انکار ہوتا رہا مگر آج یہ دیکھنا ہے کہ وہ جس کے تابع ہیں اور جس کی نبوت کے مؤید ہیں اس کے ارشاد پر بھی عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر اس پر بھی عمل نہیں کرتے اور اپنے نبی کے برخلاف ہیں تو پھر ناظرین و حاضرین سمجھ لیں کہ اس سے بڑھ کر کسی کی کذب بیانی کا ثبوت اور کیا ہوگا؟ کہ جو گروہ اپنے متبوع کا پابند نہ ہو اور نبی اور اُمّت کے قول میں اختلاف ہو وہ کب سچا ہو سکتا ہے؟

اب سُنیں اور غور سے سُنیں کہ نبوت کے باب میں مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں:-

وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد کسی کو حق نہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرے۔ جو دعویٰ کرے جھوٹا ہوگا۔ ملاحظہ ہو حمامۃ البشریٰ صفحہ ۴۴-۳۰-۸-۹-۷۹۔ ازالۂ اوہام صفحہ ۲۵۲۔ نشان آسمانی صفحہ ۲۸۔ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۔ انجام آتھم صفحہ ۲۸۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸۔

پھر فرماتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ فرما چکے کہ لا نبی بعدی تو پھر کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

پھر فرماتے ہیں۔ میری نبوت سے صرف یہ مراد ہے کہ میں بہت مکالمہ کرتا ہوں ورنہ نبوت

کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد کسی کو حق نہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرے۔ اب صرف کثرت مکالمہ رہ گیا ہے۔ اور میرا نام جو نبی ہے تو صرف مجاز کے طور پر ہے نہ کہ حقیقت کے طور پر۔ (دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص۶۶)

مرزا صاحب نے خود فیصلہ کر دیا کہ میں نبی ہر گز نہیں ہوں بلکہ کثرت مکالمہ کی وجہ سے میں نے اپنی اصطلاح رکھ لی ہے۔ و لکل ان یصطلح۔ ہر ایک کو حق ہے کہ جو اصطلاح چاہے رکھ لے۔ جیسے دنیا کے اہل زبان کوئی نہ کوئی اصطلاح مقرر کر لیتے ہیں۔ اسی طرح میں اپنی اصطلاح میں اپنے آپ کو نبی کہتا ہوں۔

مسلمانو! ذرا غور کرو کہ نبوت بھی اپنے اختیار کی چیز ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اور آپ اسے اصطلاح قرار دیتے ہیں۔ بہر حال مرزا صاحب کی اصطلاح الٰہی نبوت کیونکر ہوئی؟

مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ میں مجاز کے طور پر نبی ہوں۔ جیسے ایک حسین آدمی کو مجاز کے طور پر چاند کہیں یا ایک بہادر آدمی کو مجاز کے طور پر شیر کہیں اسی طرح مرزا صاحب مجاز کے طور پر اپنے آپکو نبی کہتے ہیں۔ ورنہ باقرار خود قطعاً نبی نہیں۔ نہ پرانے نہ نئے۔ نہ اصلی نہ ظلی۔ جب وہ کسی حیثیت سے بھی نبی نہیں تو ان کے مریدوں کو کیوں ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑا کہ ختم نبوت ثابت کریں جو

میرے دوست! آپ اجرائے نبوت ثابت کرنا چاہتے ہیں مگر آپ کے مرزا صاحب ختم نبوت کا فیصلہ۔ اب اس کے بعد اجرائے نبوت کا نام لینا اپنے متبوع اور امیر سے عناد کرنا ہے۔ جو گروہ نہ قرآن کو مانے نہ احادیث رسول کو نہ اپنے نبی کے مفصل ارشاد کو، وہ اہل انصاف کی نظر میں کیا ثابت ہوتے؟ لہٰذا سب سے پہلے آپ یہ بتلائیں کہ مرزا صاحب جو خود ہر قسم کی نبوت کے ختم کے قائل ہیں کیا یہ ختم نبوت کی دلیل نہیں؟ کیا مجاز حقیقت ہو سکتا ہے؟ اصل نبی ہو یا ظلی، پرانا ہو یا نیا وہ حقیقی ہوتا ہے۔ مجاز کو اصل نبوت سے کیا سروکار؟

لہٰذا جب تک آپ قول مرزا صاحب سے اجرائے نبوت ثابت نہ کریں اور ختم نبوت کے ارشادات نہ مٹائیں آپ کو اجرائے نبوت کے لئے کوئی دلیل پیش کرنے کا حق نہیں حاصل ہے۔

گو میں مرزا صاحب کے بیانات پیش کر کے آپ کے تمام سوالات کا جواب دے چکا لیکن بالفرض اگر اسے زیادہ سمجھتے ہیں اور جوابات قرآنی انہوں نے بھی اپنی عمر بھر میں پیش نہیں کئے وہ پیش کر کے اجرائے نبوت کا مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں تو سنیے اور غور سے سنیئے!

آیت اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ میں یصطفی کے مضارع ہونے سے آپ کا کیا مطلب ثابت ہوا؟ اسلئے یہ حکایت ماضی ہے۔ قرآن مجید سرچشمہ بلاغت ہے اور یہ عین بلاغت ہے کہ ماضی یا مستقبل کو حال کے صیغہ سے بیان کیا جائے۔ تاکہ معلوم ہو کہ یہ ماضی اور مستقبل مجھ سے غائب نہیں ہوا بلکہ اس طرح ہیں کہ اس وقت ہو رہے ہیں۔ مثال کے لئے آیات ذیل ملاحظہ ہوں:-

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ (پ۲۳ ع۱۰)

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى

جس طرح اس میں مستقبل کو ماضی اور ماضی کو مضارع کے الفاظ سے استعمال کیا گیا ہے جو عین فصاحت ہے اسی طرح آیت یصطفی میں۔ اور اس جواب سے وہ تمام آیات حل ہو جاتی ہیں جن میں نبوت یا رسالت کے ساتھ مضارع کا استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ ان سب سے مراد پچھلے نبی ہیں جو اس وقت زمان ...... اور اب گزر چکے ہیں مگر خدا کے نزدیک کسی وقت غائب نہیں۔

حضرت ابراہیمؑ سے صرف یہ وعدہ ہے کہ ان کی ذریت میں سے امامت ہو گی خواہ وہ رسول بھی ہو یا خلیفہ۔ مگر یہ کہاں ہے کہ یہ امامت کب تک ہو گی؟ اس کی حد کہاں مذکور ہے؟ اور اگر حد نہیں تو کیا بے حد ہو گی؟ یا بے حد مانیں اور یا حد بتلائیں کہ کس قدر اور کب تک؟

آیت من یطع اللہ والرسول میں پرسوں بھی عرض ہو چکا کہ نبی، صدیق، شہداء، صالحین باہم قسیم ہیں۔ آپ کے کہنے سے یہ لازم آتا ہے کہ نبی صدیق نہ ہو اور صدیق صالح نہ ہو۔ وغیرہ۔

ذرا اس آیت کو پھر غور سے پڑھیں اور آخر تک پڑھیں۔ اگر اس آیت میں مَعَ مِنْ کے معنوں میں ہیں تو انصاف سے فرمائیں کہ اس کے آخری فقرہ میں حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا کے کیا معنے؟ یعنی یہ بہترین رفیق ہیں۔ یہ بتلاؤ رفیق ساتھی ہوتے ہیں یا اس میں سے ہوتے ہیں؟ آخری فقرہ تصدیق کرتا ہے کہ مَعَ اپنے معنوں میں ہے نہ کہ مِنْ کے معنوں میں۔

مسئلہ پر جو دلیل اردو میں لکھی ہے اس کی آیت لکھ کر ثبوت دیں۔

آیت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں منعم علیہم کے طریقہ پر چلنا اجرائے نبوت

سے کیا تعلق رکھتا ہے؟ اس کے کس فیصلہ سے آپ کے دعویٰ کو تعلق ہے۔

مرزا صاحب نے آیت خاتم النبیین پیش کر کے اس کے معنے کا فیصلہ کر دیا ہے لہذا آپ ان سے تصفیہ کر لیں۔ ہم سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

آیت رحمۃ للعٰلمین تو ہمارے مقصود کی دلیل ہے۔ بے شک آنحضرتؐ صرف ایک عالم نہیں بلکہ عالمین کے لئے رحمت ہیں۔ لیکن کیا رحمت کا یہ مطلب ہے کہ یہ احکام الٰہی میں تصرف کرتی ہے؟ جب قرآن مجید فیصلہ کر چکا کہ نبوت ختم ہو گئی تو اب رحمت اضافہ کر سکتی ہے؟

آیت مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا صرف ایک آیت نہیں بلکہ اس کے ہم معنے اور آیات بھی ہیں وہ بھی لکھ لیجئے انہیں سے جواب معلوم ہو جائے گا۔ اگر اس آیت کی رُو سے مرزا صاحب نبی ہوتے تو ان سے پہلے کون نبی گزرا۔ دیکھو تو اپنی امت کا رسول آپ کہتے ہیں۔ تیرہ سو برس تک کی امتوں کا رسول کون کون ہوا؟ نام بتلائیں۔

ع۹ پہا آپ نے جو دلیل بیان کی ہے اس کی آیت لکھیں۔ اس کے بعد جواب دیا جائے گا۔ القاء روح ہونا اور چیز ہے اور نبوت اور چیز ہے۔ القاء تو نحل پر بھی ہوا اور امِ موسیٰ پر بھی۔ لیکن نبوت کو اس سے کیا تعلق ہے؟

دلیل ۱۲ آیت استخلاف خلافت کے ذکر کے لئے ہے۔ نبوت کا نہ اس میں ذکر ہے اور نہ اسے نبوت سے کوئی ربط ہے؟ کون مسلمان خلافت سے منکر ہے۔ البتہ نبوت سے انکار ہے۔

دلیل ۱۳ میں آپ نے جو آیت مہدی کے لئے پیش کی ہے اس سے نبوت کا کیا تعلق؟ اسلئے کہ آیت اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کی لفظ ماضی فیصلہ کر چکی کہ یہ خاتم النبیین کے لئے نازل ہوئی۔ البتہ اظہار دین مہدی کے ذریعہ ہونا ہے۔ ہمارے نزدیک مہدی نبی نہیں اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔

آپ کی ۱۴ دلیل وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں نبوت کا ذکر نہیں۔ آپ نبوت کا ذکر ثابت کریں۔ اور اگر ثابت کرنا چاہیں گے تو پھر سرورِ کائنات جیسی نبوت ماننا پڑے گی۔

نہج البلاغہ کے کسی لفظ سے ثابت کر دو کہ نبی آتے رہیں گے۔ اور انعام لو۔

قمی کی حدیث میں قیامت تک کا تعلق صالحین سے ہے۔ ایسے ہی اکمال کی حدیث میں۔

صدر جماعت شیعہ ومعین سید محبوب شاہ — مناظر شیعہ احقر مرزا یوسف حسین۔

یہ پرچہ ایک گھنٹہ میں ختم ہوا

محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل نگران جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا دوسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العٰلمین والسلام علی النبی الذی تمت علیہ جمیع الصفات الکاملۃ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

۱۔ ہم نے کب اور کس جگہ احادیثِ رسولؐ اور کتبِ صحاح کا انکار کیا ہے۔ کیا آپ نے ہمیں بے جا اس اتہام سے متہم کر کے انصاف کا ثبوت دیا ہے؟

۲۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے حمامۃ البشریٰ، ازالہ اوہام، نشان آسمانی، انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں جس نبوت کا انکار کیا ہے وہ شریعت والی نبوت ہے جس سے قرآن مجید منسوخ قرار دینا پڑے۔ ایام الصلح میں بھی اسی کا انکار ہے جس نبوت کا آپؑ کو دعویٰ ہے وہ غیر تشریعی نبوت ہے۔ اور کثرت مکالمہ و مخاطبہ اور امورِ غیبیہ کی کثرت کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کا نام نبی رکھا گیا جیسا کہ گزشتہ پرچہ میں ذکر ہو چکا پس یہ کوئی اختلاف نہیں۔ حضرتؑ نے خود فرمایا ہے:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

یہ حضرت مرزا صاحبؑ کا فیصلہ ہے اور ہم ہر طرح سے آپؑ کی عبارت کے پابند ہیں۔

۳۔ مجازی کی اصطلاح سے حقیقۃ الوحی اور اس کے تتمہ میں آپ کی مراد واضح ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض اتباع سے اس مقام کو پانے والا ہوں جیسا کہ آیت قرآنی مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ سے بھی ظاہر ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا:۔

"اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء
اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں
نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۲)

اور یہی اصطلاح ہے جسے قرآن مجید کے ماتحت حضرت نے ذکر فرمایا ہے۔ جس کا ذکر براہین حصہ پنجم میں بھی ہے۔

۴۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ میں اللہ کی اصطلاح ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ آئندہ بھی مناسب افراد کو نبی بناتے گا۔ ورنہ یَجْعَلُ کی بجائے جَعَلَ فرمانا زیادہ مناسب ہوتا۔

۵۔ مجاز کے معنے ہم بتا چکے ہیں۔ بہادر کو شیر صفات میں تشابہ کے باعث کہتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو آنحضرتؐ میں فنا ہونے اور ارشاد دین کے لئے مامور ہونے کے باعث نبی قرار دیا ہے۔ یہی معنے غیر تشریعی نبی کے ہیں۔

۶۔ آنحضرتؐ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہے یعنی آپ نے نبوت کے تمام کمالات و درجات حاصل کر لئے جس سے مزید یا جس کے برابر کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین قرار دیا اور انہی معنوں میں حضرت مرزا صاحبؑ نے تحریر فرمایا ہے۔ ہمارے حضرتؑ نے تو یہاں تک فرمایا ہے ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال   لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

۷۔ ختم کے انہی معنوں میں شیعہ کی تفسیر صافی میں آنحضرتؐ کی حدیث ہے کہ حضرت علیؓ "خاتم الاولیاء" ہیں۔ کیا ان کے بعد کوئی ولی نہ ہوگا؟ (صافی۔ الاحزاب ص۱۱۱)

پھر حضرت علیؓ نے اپنے آپ کو "خاتم الوصیین" کہا ہے۔ (دیکھو منار الہدیٰ ص۱۰۶)
کیا آپ کے بعد کوئی وصی نہیں ہوا؟

پھر علامہ محمد سبطین نے "الصراط السوی" رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم المعلمین" قرار دیا ہے۔ کیا آنحضرتؐ کے بعد کوئی معلم نہیں ہو سکتا یا نہیں ہوا؟

پھر مشہور شیعہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے ٹائیٹل پیج پر الشیخ الصدوق کو "خاتم المحدثین" لکھا گیا ہے۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ان کے بعد کوئی محدث نہ ہوگا؟

پھر عربی شاعر ابو الطیب کا مشہور شعر ہے ؎

لَا تَطْلُبَنَّ کَرِیْمًا بَعْدَ رُؤْیَتِہٖ   اِنَّ الْکِرَامَ بِاَسْخَاھُمْ یَدًا خُتِمُوْا

کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ اس کے ممدوح کے بعد کوئی سخی نہ ہوگا؟

جناب من! تمام طرزِ فصاحت کو مدنظر رکھیں اور پھر خاتم النبیین کے وہ معنے کریں جن کی تائید قرآن و احادیث اور آپ کا عقیدہ کرتا ہے۔

۸۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے "بیانات" سے میرے "جوابات" دے چکنے کی بھی ایک ہی کہی۔

۹۔ اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ کے معنے ماضی کرنے کی کیا دلیل ہے؟ میں آپ کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ تمام قرآن مجید میں سے صرف ایک آیت پیش کریں۔ جہاں پر بغیر قرینہ لفظی وحالی کے مضارع کو ماضی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہو۔ ورنہ اگر آپ ہر جگہ مضارع کو بمعنی ماضی کرنے لگے تو امان اُٹھ جائے گا۔

ہاں پھر یہ بھی فرمائیں کہ اگر یہ ماضی کا واقعہ ہے تو کیا فرشتے بھی اب رسول بنتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ آیت میں مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ پہلے ہے۔ اگر نہیں تو پھر آپ کے امام مہدی پر روح القدس اور دیگر ملائکہ کیونکر نازل ہوں گے جیسا کہ آپ کا اعتقاد ہے؟

۱۰۔ آپ نے آیات کے ذیل میں "جَآءَتِ السَّاعَۃُ الْکُبْرٰی" بھی لکھی ہے۔ یہ آیت کس قرآن میں اور کس پارہ میں ہے؟ جواب دے کر مشکور کریں۔

۱۱۔ پچھلے نبی رسول اس سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ دوسری جگہ یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ کا امر ہے۔ جیسا کہ مومنوں کو امر دیئے گئے ہیں۔ یہ رسول شریعت محمدیہ کے تابع ہونے چاہئیں خواہ عمومیت کے رنگ میں پہلے رسول بھی ان کے شریک ہوں۔ اور یوں بلا دلیل پچھلے رسول قرار دینا تحکم ہے۔

۱۲۔ ابراہیمی امامت کے تا قیامت جاری رہنے کا حوالہ آپ کی تفسیر کا دیا گیا۔ غور فرما دیں۔ اب کب تک کا سوال نہ کریں۔ جب تک ذریت ابراہیمؑ ہے ان کے لئے یہ وعدہ ہے اور تا قیامت ہے۔ آپ نے مان لیا کہ وہ امام رسول یا خلیفہ ہو سکتے ہیں وھو المراد۔

۱۳۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ میں تقسیم کے کہنے سے کیا حل ہو جاتا ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ نے تمام مطیعین اللہ و رسولؐ کے درجات اور مقامات بیان فرمائے ہیں یعنی وہ یہ درجات پائیں گے۔ یہ درجات نیچے سے اُوپر اور بالعکس ہیں۔ ان میں تعارض نہیں۔ نیز یہ

نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ جو نبی ہو وہ تحتانی درجات کا پانے والا نہ ہو۔ ذرا غور فرمائیں۔

۱۴۔ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا میں اچھی رفاقت کا ذکر ہے۔ اور اچھی رفاقت ہم درجہ ہونے کی ہے نہ کہ جیسے افسر کے ساتھ خادم ہوتا ہے۔ یہ تو ہماری تائید ہے ورنہ ماننے کہ اُمت میں کوئی صالح بھی نہیں بلکہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ نیز اس کے بعد لکھا ہے ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں اس نے یہ درجات رکھے۔

۱۵۔ چوتھی دلیل عربی میں یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ الخ لکھی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے پرچہ نہیں پڑھا؟ یہ تو بالکل ناواجب بات آپ نے کی ہے۔

۱۶۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں منعم علیہم بننے کی درخواست ہے اور نبوت نعمت ہے۔ پس اس آیت کی رُو سے نبی، صدیق، شہید، صالح بن سکتے ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اس کی تفسیر موجود ہے۔

۱۷۔ رحمۃ للعالمین کا تقاضا ہے کہ سب انعامات آپؐ کے ذریعہ سے ملیں نہ کہ نعمتِ الٰہی بند ہو جائے۔ فرمائیے یہ ہماری تائید ہے یا آپ کی؟

۱۸۔ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کا آپ نے کیا جواب دیا ہے؟ میں آج ختمِ نبوت بیان کر رہا ہوں جب امکانِ نبوت ثابت ہو گیا تو بات طے ہو گئی۔ کون نبی تھا یا ہے یہ آج کا موضوع نہیں۔ استدلال پر غور کریں۔

۱۹۔ دلیل نہم یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ سورۂ ہود کے حوالے سے موجود ہے۔ کیا آپ پرچہ نہیں پڑھتے؟

القاء والی آیت میں رُوح القدس کا القاء مراد ہے۔ کیا یہ نحل یا اُمِّ موسیٰ والا القاء ہے؟ آیت پر غور کریں۔ ہم عام الہام کی نفی نہیں کرتے۔ آپ کو مطلق کو مقید کرنے کا حق نہیں۔

۲۰۔ آیت استخلاف مشابہت چاہتی ہے اسلئے مسیح موعودؑ کی نبوت پر اور امکانِ نبوت پر دلیل ہے۔

۲۱۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ سے مراد مہدی ہے تو مہدی کا رسول ہونا ثابت ہو گیا۔

۲۲۔ یہی جواب اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے متعلق ہے کیونکہ اس میں نبوت کا ذکر ہے۔ آنحضرتؐ کی تابع نبوت ہو گی جیسا کہ دوسری آیت مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۲۳۔ نہج البلاغہ کا حوالہ دیا جا چکا ہے کہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کو الخاتم لما سبق کہا ہے اور الفاتح لما استقبل فرمایا ہے۔ آپ اس کا جواب دیں۔

۲۴۔ آپ کی سب باتوں کے جواب کے بعد نئی دلیل سُنیئے!

دلیل پانزدہم۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ (آل عمران) اس کے متعلق آپ کی کتاب حق الیقین صفحہ ۱۵۶ میں لکھا ہے:۔

"فرمود کہ آں وقتے خواہد بود کہ حق تعالیٰ جمع کند در پیش روئے او پیغمبراں و مومناں را تا یاری کنند اورا"

کہ اللہ تعالیٰ موعود امام مہدی کے سامنے سب نبیوں اور مومنوں کو جمع کرے گا۔ تو گویا سب نبی واپس آئیں گے۔ پس خاتم النبیینؐ کے بعد ایک نبی کیا آپ کے عقیدۂ رجعت اور آیت قرآن سے استدلال کی رُو سے جملہ نبی آ سکتے ہیں۔ اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔ کیونکہ آنے والے رسول تابع شریعت محمدیہ ہوں گے۔

آپ ہمارے تمام استدلالات پر غور فرمائیں اور چیلنج کا بھی جواب دیں۔ نیز سوچیں کہ آنحضرتؐ کی عزت کن معنوں کی رُو سے ہے؟ پس وہی معنے درست ہیں جو ہمارے معنے ہیں۔ باقی پھر۔

خاکسار

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ	مناظر جماعت احمدیہ
دل محمد	ابو العطاء اللہ دتہ جالندھری

"پرچہ پینتالیس منٹ میں ختم ہوا"

نگران اہل تشیع ڈاکٹر محمد چراغ بقلم خود

شیعہ مناظر کا دوسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ والہ

میرے دوست نے اپنے مدعی کے اثبات میں جو دلائل پیش کیے ہیں انہیں لفظ بلفظ رد کر دیا گیا۔ مگر آپ بلا وجہ انہیں پھر دہراتے ہیں مگر اعتراضات کے جوابات ندارد۔ میں نے کہا تھا کہ آپ اجرائے نبوت کا نام جب لیں کہ آپ کے مرزا صاحب ختم نبوت کے قائل نہ ہوں۔

میں نے آپ کے مرزا صاحب کی تصنیفات سے بہت حوالہ لکھ کر بتلایا کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو نبوت کا دعویٰ کرے خارج از اسلام ہے۔ میں نے مکالمہ کی وجہ سے صرف اصطلاح ذاتی میں اپنا نام نبی رکھ لیا ہے۔ خانہ ساز اصطلاح کو جیسے ہم پلنگ کو میز کہیں اور آسمان کو زمین کہیں ثبوت سے کیا تعلق ہے؟ پھر آپ قرآن سے اجرائے نبوت کے ثبوت کیوں پیش کرتے جا رہے ہیں۔

مجازی یا ظلی نبی قرآن کی کس آیت میں ہے؟ آپ بتلائیں کہ جب مرزا صاحب خصوصاً ایام الصلح میں صاف لکھ چکے ہیں کہ عام حکم ہے کہ کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ تو جب وہ ہر قسم کے نبی سے انکار کر چکے تو اب آپ کا دعویٰ اجراء کرنا اپنے نبی سے ضد ہے کہ نہیں؟ اور اس ضد کے بعد آپ کیا ثابت ہوتے؟

میں نے پہلے بھی لکھا تھا اور پھر یاد دلاتا ہوں کہ مجاز محض فرض ہوتا ہے اور فرض اصل نہیں بن سکتا۔ مجاز حقیقت کی کسی قسم میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کا غیر ہوتا ہے۔ جیسے زید کو شیر کہنا مجاز ہے مگر معلوم رہے کہ شیر کی نوع اور ہے اور زید کی اور۔ شیر کی صنف اور ہے اور زید کی اور۔ بہرحال زید زید رہا شیر نہیں ہوا بلکہ شیر کا غیر ثابت ہوا۔ جب مرزا صاحب مجازی نبی ہیں تو وہ نبی کے غیر ہوئے نبی کیونکر ہو سکے؟ یا نبوت کی کس قسم میں کیونکر داخل ہوں گے؟ اسلئے میں مکرر کہتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کے دعویٰ کے برخلاف کوشش کر کے بجائے اپنے خیالی ثواب کے...... حاصل نہ کریں اور سمجھیں کہ ختم نبوت خود مرزا صاحب کا اعتقاد ہے۔ لہٰذا ان کے قول سے اجراء کا کوئی محل نہیں رہا۔

انصاف سے کہنا کہ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً کا مصداق مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا شایان نزول رسول کامل و اکمل رسول تھا یا نہ تھا؟ دین اسلام کامل ہے یا نہ؟ اسکی شریعت کامل ہے یا نہ؟ اس کی لائی کتاب کامل ہے یا نہ؟ جب یہ سب کامل ہیں تو وہ کونسی کمی ہے جس کے پورا کرنے کے لئے نبی کی ضرورت ہے؟ ہمارے پیغمبر کا کمال بتلاتا ہے کہ ان کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں البتہ خلفاء اور ائمہ کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید اور خود ان کے ارشاد سے ثابت ہے۔

آپ کے یہ کہنے سے کہ نبی کے آنے میں کیا حرج ہے؟ یا فلاں آیت سے گویا یہ مراد ہے۔ گویا سے دلیل ثابت ہوتی ہے؟ دلیل یہ ہے کہ آپ کے معنوں کے سوا دوسرے معنے مراد نہ ہوسکیں۔

آپ کا کہنا کہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔ اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ کے مطابق اب بھی یہ نعمت آنا چاہیئے۔ مگر آپ کو لکھ کر بھی یہ آیت یاد نہ رہی کہ پیغمبر اسلام کی اُمت سے ارشاد ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ نعمت تمام ہو جانے کے بعد پھر کیسا سوال؟

آپ یاد رکھیں کہ نبی خدا کے حکم سے آتے ہیں نہ آپ کی مرضی اور خواہش سے۔ ورنہ یہ تو کفار بھی کہتے تھے کہ کاش ایسا ہوتا، کاش ایسا ہوتا۔ قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ مگر قدرت جواب دیتی ہے کہ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْوَهَّابِ ۝ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝ آپ یاد رکھیں خدا کی مرضی کے متعلق کسی کی تمنا یا خواہش کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اسلئے وہ فرماتا ہے اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ الخ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ الخ

اب دیکھنا ہے کہ خدا کی مرضی کیا ہے؟ وہ فرماتا ہے کہ:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ آیت نے بتلایا کہ وہ ہر قسم کے نبی کے آخری نبی ہیں۔

اس کے بعد سرور کائنات نے فرمایا۔ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ دیکھو صحیح بخاری، مسلم، مسند احمد بن حنبل، مشکوٰۃ وغیرہ۔

93
94

پھر فرمایا۔ یا علیؑ انتَ مِنّی بمنزلة هارون من موسیٰ اِلّا انّه لانبیّ بعدی
(بخاری جلد ۵ ص۱۲۹ مصر۔ مسلم جلد ۷ ص۱۲۰)

یہ بتلاؤ کہ تشریعی اور غیر تشریعی نبی اس آیت اور احادیث نے پہلے پہلے آنحضرتؐ سے پہلے آچکے تھے یا نہ؟ اگر آئے تھے تو خدا اور رسول کو معلوم تھا یا نہ؟ اگر معلوم تھا تو انہوں نے دونوں کی نفی کی یا ایک کی؟ اگر ایک کی نفی کی تو دوسرے کا استثنا کیوں نہ کیا؟ اگر کیا تو ثابت کرو۔ وہ ہر نبوت کی نفی کرتے ہیں۔ قرآن بھی، ارشادِ رسولؐ بھی، قول مرزا صاحب بھی۔ ہر ایک سے ہر قسم نبوت کی نفی ہے۔ پھر اجرا کیسا؟ اور مجازی نبوت تو مجاز ہے۔ یہ تو کسی قسم میں داخل ہی نہیں۔ جیسے میں اپنے کسی دوست کو کہوں۔

یہ بتلاؤ کہ لا نبی بعدی میں تمام نفی ہوتی کہ نہیں؟ یہ کہہ کر کہ لا فتیٰ الّا علی کی طرح یہ بھی مبالغہ ہے اسلئے کہ مبالغہ مجاز ہوتا ہے۔ مجاز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ حقیقت بلا قرینہ مراد ہوتی ہے۔ لا فتیٰ الّا علی کا قرینہ بذاتہٖ ہے کہ اس وقت بھی جوان موجود تھے اور اب بھی ہیں مگر اس قسم کا جوان جیسا علی ہے نہ اس وقت تھا اور نہ اب ہے۔ مگر لا نبی بعدی میں مجاز کا کونسا قرینہ ہے؟ اور مبالغہ کیوں ہے؟ کیا سرور کائناتؐ جو ہادی عالم ہو کر آئے تھے وہ بھی مبالغہ کرتے تھے؟ اور اگر وہ بھی مبالغہ کریں تو ہدایت کون کرے گا؟ قرآنی قانون کون سنائے گا؟

خاتم النبیین کے لفظ کے متعلق صراح اور منتہی الارب ملاحظہ ہو۔ اس میں خاتم بمعنے آخر موجود ہے اور اس کی مثال ختام المسک سے دیکر بتلایا ہے ای اٰخرہ۔ اس کے بعد بھی شک ہے کہ خاتم سے آخر مراد نہیں؟

خاتم بکسر تا ہو یا بفتح تا ہر دو صورت میں لغت اسے بمعنے آخر بتلاتا ہے۔

یہ بتلائیں کہ اضافت کا مذکورہ قانون کس کتاب میں ہے؟

حضرت علیؓ کے بارہ میں رسولؐ کا فرمانا یا آپ کا خود فرمانا کہ علیؑ خاتم الاولیا و خاتم الوصیین ہیں درست ہے۔ اس لئے کہ نبی سے بلا واسطہ وصی وہی آخری ہیں۔ باقی وصی یا ولی وصی کے نائب ہوں گے نہ براہِ راست نبی کے۔

آیت اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ اور اسی قسم کی وہ آیتیں جن میں صیغہ مضارع ہے میں نے ان کا جواب دیا کہ وہ ماضی ہے مگر فصاحت کے لئے بصیغہ مضارع

ذکر ہیں۔ جیسا کہ میں نے شہادت میں آیات بھی پیش کیں۔ آپ نے آیات کو رد کیا؟

امامت تا قیامت آپ ثابت کریں تو جواب دوں ورنہ ثبوت پیش ہو۔

آیت مَعَ النَّبِیّٖنَ کا جو جواب میں نے دیا اسے آپ نے کیا رد کیا؟ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا جو اس آیت کا آخری فقرہ ہے آپ نے اسے بمعنے مَعَ ثابت کیا کہ میں رد کروں؟

آپ کی کسی دلیل سے امکانِ نبوت ثابت نہیں بلکہ امتناعِ نبوت ثابت ہو چکی۔ رد کریں۔ آیت استخلاف کا آپنے کیا جواب دیا؟ یَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سے نبوت کب ثابت ہوئی؟ اٰرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کا جواب دیا کہ مہدی رسول نہیں۔

معین و صدر جماعت شیعہ	مناظر شیعہ
سید محبوب شاہ بقلمہ	خاکسار احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

۴۵ منٹ میں پرچہ ختم ہوا
محمد اسماعیل ذبیح

احمدی مناظر کا تیسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

۱۔ حضرت مرزا صاحب نے کیا دعویٰ کیا ہے؟ یہ آج کا موضوع نہیں۔ میں مفصل بتا چکا ہوں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے نبوتِ غیر تشریعی کا دعویٰ کیا ہے اور تشریعی نبوت کو بند قرار دیا ہے۔ مگر آپ کو کسی نے سمجھا دیا ہے کہ بس یہی حوالے پیش کرتے جاؤ۔ حالانکہ یہ اصولِ مناظرہ کے خلاف ہے۔ کاتب تحریر کی اپنی تفسیر پیش کر چکا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ حضرت مرزا صاحبؑ اور تمام جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی قائل ہے۔ مگر آج سوال یہ ہے کہ آیا اس لفظ سے غیر تشریعی نبوت بند ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ آپ حضرت مرزا صاحبؑ کی کسی کتاب سے کوئی عبارت بتائیں جس میں لکھا ہو کہ خاتم النبیین کے باعث غیر تشریعی نبی بند ہو گئے۔ آپؑ نے تمام کمالات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے ہیں ؎

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال

جس کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرتؐ سے بڑا کامل کوئی نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو ایک حوالہ غیر تشریعی نبوت کے بند ہونے کے متعلق پیش کرنے کا چیلنج دیتا ہوں مگر آپ آخر تک عاجز رہیں گے۔

۳۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے صاف لفظوں میں لکھا ہے:-

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔"
(تجلیات الٰہیہ صـ۲۵)

کیا اس کے بعد بھی آپ کسی کے مغالطہ میں آئیں گے کہ مرزا صاحبؑ نے غیر تشریعی نبوت کا بھی دعویٰ نہیں کیا؟ بلکہ اُسے بند قرار دیا ہے۔ مولانا ضد سے کام نہ لیں۔

۴۔ اچھا اتنا ہی بتائیں کہ اگر حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا تو کیا علماء نے حضرتؑ پر فتویٰ کفر میں آپؑ کو مدعیٔ نبوت قرار دے کر خلافِ واقعہ بات بیان کی تھی؟ غور کرنے سے آپ حقیقت کو پا سکتے ہیں۔

۵۔ مجازی نبی ایک اصطلاح ہے۔ لفظ کی تعریف منشاءِ مصنف کے خلاف کرنا جائز نہیں۔ آپ نے "لا فتیٰ الا علی" "لا سیف الا ذوالفقار" کو بجائے سمجھنے کے اس کو مبالغہ اور مبالغہ کو مجاز قرار دیا ہے۔ اگر آپ کا مفہوم درست ہے تو کیا اس میں حضرت علیؓ کے جوان ہونے کی نفی ہے؟ غور کریں کامل نوجوان کی اگر اس میں نفی مراد ہو سکتی ہے (حالانکہ لا نفی جنس کا ہے) تو لا نبی بعدی میں یہ معنے کہ کامل نبی "میرے جیسا صاحبِ شریعت نبی" نہ ہو گا کیوں مراد نہیں ہو سکتے؟ جبکہ قرآنی آیات انبیاء کی آمد پر دلالت کر رہی ہیں۔ شیعہ احادیث بھی دلالت کر رہی ہیں اور آپ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے قائل ہیں اور وہ نبی تھے اور نبی ہیں۔ بلکہ آپ تو رجعت کے ماتحت جملہ انبیاء کے آنے کے قائل ہیں۔ نہ معلوم آپ کو ان امور کی طرف توجہ کرنے کی کیوں ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟

۶۔ آپ نے ایک جگہ نقطے (.....) ڈال کر شاید عادت کو پورا کرنا چاہا ہے حالانکہ اس کی تحریری مناظرہ میں ضرورت نہ تھی۔ حق کے مناظر کو ثواب ضرور ملتا ہے۔

۷۔ آپ نے لکھا ہے "ہمارے پیغمبرؐ کا کمال بتلاتا ہے کہ ان کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں" اگر یہ درست ہے تو حضرت عیسیٰؑ کیوں آئیں گے۔ بلکہ آپ کے عقیدہ کے مطابق سارے نبیوں کے واپس آنے کی کیا ضرورت ہے؟ (ملاحظہ ہو النجمی صـ۲۱۲) ذرا اس کا جواب تو دیکھ کر بتائیں۔ آج رجعت کے عقیدہ سے کیوں گھبراتے ہیں؟

۸۔ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ یاد نہ رہنے کا کیا مطلب؟ میں تو اسے پہلے پرچہ میں لکھ کر بتا چکا ہوں کہ اب شریعت قرآن کے بعد دوسری شریعت نہ آئے گی۔ ملاحظہ فرما کر جواب لکھا کریں۔

۹۔ آپ کہتے ہیں "نعمت تمام ہو جانے کے بعد پھر کیسا سوال؟"

بہت اچھا! پھر نعمت ناقص یعنی اولیاء اور مجددین کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے ہاں تو لکھا ہے کہ:-

" افضلیت حضرت امام مہدی علیہ السلام برحضرت مسیح علیہ السلام ثابت و واضح است !" (غایت المقصود جلد ۲ صفحہ ۳۵)

تو جب حضرت مسیحؑ سے افضل کی ضرورت ہے تو کیا نعمت تام ہونے کے بعد یہ سوال ہو سکتا ہے ؟ یا کیا آپ امام مہدی کی آمد کا بھی انکار کر دیں گے ؟

۱۰- آیت قرآنی لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ (سورۃ یوسف) میں صاف مذکور ہے کہ نعمت حضرت ابراہیمؑ و اسحاقؑ پر بھی تمام ہوئی اور پھر یوسفؑ پر بھی۔ پس تمام نعمت انقطاع نبوت کی دلیل نہیں ؟ بھلا یہ بھی کوئی نعمت ہے کہ خدا کی نعمت جو آدم سے جاری ہے وہ رسول کریمؐ کی امت کرنے والوں پر ابدالآباد کے لئے بند کر دی جائے ؟

۱۱- عجیب تمام نعمت ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کا نام اور قرآن کے لفظ باقی رہ جائیں گے جیسا کہ شیعہ مانتے ہیں مگر مصلح کی ضرورت نہ مانی جائے۔ انصاف !

۱۲- یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ والی آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سلسلہ بند نہیں ہوا بلکہ اس کا اعادہ ہوتا رہے گا۔ یہی خدا کی مرضی ہے۔

۱۳- آیت خاتم النبیین کی تفسیر بیان کر چکا ہوں۔ مجمع البحرین (شیعہ لغت) سے اسکے معنے نبیوں کی زینت بتا چکا ہوں، قرآنی آیات سے اس کی تفسیر لکھ چکا ہوں۔ مگر آپ نہ ماننے پر قسم کھائے بیٹھے ہیں۔ آپ کی مرضی۔

۱۴- حضرت علیؓ کی نبوت کی نفی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ سے ہوتی ہے ہمیں انکار نہیں۔ ان کو ہی مخاطب کیا گیا تھا۔

العاقب کے دوسرے معنے بھی کئے گئے ہیں لیکن اگر لا نبی بعدی ہی ہوں تو میں اس کے معنے پہلے بتا چکا ہوں۔ آخر سب آیات و احادیث کو مدنظر رکھا جائیگا۔ آنحضرتؐ کے زمانہ نبوت کو ختم کر کے دعوئ نبوت کرنیوالا نبی نہیں آ سکتا۔ یہی اس حدیث کا مدعا ہے ورنہ آپ سب نبیوں کی آمد کے قائل کیوں ہیں ؟

۱۵- خاتم النبیین کے معنوں کے متعلق چیلنج دے چکا ہوں۔ اس کے لئے میں تحدی کرتا ہوں عربی زبان کا مطالعہ کر کے بطور استقراء قانون پیش کیا گیا ہے۔ آپ اس کے خلاف ایک مثال قرآن و حدیث و لغت عرب سے پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود شیعہ احادیث

میں سے اس کا استنتاج کیا گیا ہے۔

۱۶- اگر کسی نے خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کئے ہیں تو وہ انہی معنوں میں کہ آنحضرتؐ کے بعد شریعت جدیدہ لانے والا نبی نہیں آ سکتا کیونکہ ساری امت ایک نبی کی منتظر ہے۔ اور شیعہ بھائی تو سب نبیوں کے منتظر ہیں۔ افسوس کہ آج آپ شیعہ لغات کی بجائے اہل سنت کی لغات پر اپنا استناد کرتے ہیں۔ خاتم بفتح تاء کو مجمع البحرین والے نے زینت الانبیاء قرار دیا ہے۔ اس کا جواب دیں۔

۱۷- ختامہ مسک قیاس مع الفارق ہے۔

۱۸- خاتم الوصیین کے بعد بارہ یا گیارہ اوصیاء کے آپ قائل ہیں۔ اگر اس میں براہ راست کی قید نکالی جا سکتی ہے تو وہی قید خاتم النبیین میں نکال لیں۔ برابر کی بات ہے۔

۱۹- اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ کو آپ نے ماضی کے معنوں میں قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ اللہ تعالےٰ نے آدم کی ذریت کو کہا ہے۔ کیا جب یہ لفظ فرمایا تھا اس سے پہلے نبی آ چکے تھے ؟

نیز کیا جب تک آدم کی اولاد ہے ان میں نبی آنے ضروری نہیں ؟ آپ کا جواب تو محض دفع الوقتی ہے۔ کیا اہل علم اسی طرح جواب دیا کرتے ہیں ؟

۲۰- امامت ابراہیمی کا حوالہ تا قیامت کے لئے دے چکا ہوں۔ آپ پرچہ پڑھیں جہاں لکھا ہے کہ اس آیت نے ظالم کی امامت باطل کر کے نیکوں کی امامت تا قیامت کا اثبات کیا ہے۔ (نیز دیکھو صافی زیر آیت ھذہ)

نیز کیا اب ذریت ابراہیم موجود ہے یا نہیں ؟

۲۱- میرے حوالجات کا آپ نے جواب نہیں دیا۔ مزید عرض ہے :-

(الف) آیت لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ کے ذیل میں آپ کے ہاں لکھا ہے :-

" و مراد ایشاں از تاخیر قتال تا اجل قریب قیام و ظہور و خروج حضرت امام قائم مہدی موعود است " (غایت المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

تو گویا امام مہدی کو رسول مانا گیا ہے۔

(ب) اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کے متعلق امام صادق کا قول ہے :-

"مراد از رسول در اینجا امام مہدی موعود است" (غایت المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

پس رسولوں کا آنا ممکن ہوا۔

(ج) یُلْقِی الرُّوْحَ کی تفسیر میں لکھا ہے :-

"قیل الروح الوحی ...... وقیل ان الروح ھٰھُنا النبوۃ عن السدی" (تفسیر مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۳۱)

گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جس کو چاہوں گا نبی بناتا رہوں گا۔

(د) امام مہدی کہیں گے "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ"

کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنایا ہے اور دیگر رسولوں میں سے بنایا۔ یعنی ان کی طرح۔ (دیکھو شیعوں کی معتبر کتاب اکمال الدین صفحہ ۱۸۹)

(ذ) اصول کافی صفحہ ۲۸۵ پر لکھا ہے۔ "وان افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وان افضل کل امۃ بعد نبیھا وصی نبیھا حتی یدرکہ نبی"

کہ آنحضرتؐ سب سے افضل رسول ہیں۔ اور ہر اُمت کا وصی اس اُمت میں سب سے افضل ہوتا ہے جب تک اس کو نبی نہ ملے۔ گویا نبی کا آنا اب بھی ممکن ہے۔

(ر) تفسیر القمی صفحہ ۱۱۹ پر لکھا ہے :-

"حَشَرَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ والمرسلین"

کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے پہلوں اور پچھلوں کو اٹھایا۔ فرمائیے! یہ آخرین نبی کونسے تھے اگر کسی نبی کا امکان ہی نہیں؟

(ز) عقلِ انسانی نبوت کو نعمت اور اس کی ضرورت کو مانتی ہے۔ ایسے مصلح کا وجود ہر وقت ضروری ہے۔ (ملاحظہ ہو بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۶۵)

نیز لکھا ہے :-

"اگر کسی وقت میں نوعِ انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی ہے والّا یہ کہہ دیا جائے کہ کبھی انسان محتاج پیغمبر و امام و معلم روحانی نہ تھا

اور بعثتِ معلّمینِ الٰہی معاذ اللہ فضول اور لغو ہے۔ ورنہ جو اوّل ضرورت کو تسلیم کرتا ہے وہ اب بھی کرچکا۔ جو پہلے انبیاء و اوصیاء و ائمہ کو مانتا ہے وہ اب بھی مانے گا اور وجودِ امام کو تسلیم کرے گا۔ وجودِ امام آخر الزمان کا منکر تمام انبیاء و اوصیاء کا منکر ہے۔ اور یہی قولِ پیغمبر سے بھی ثابت ہے" (الصراط السوی صفحہ ۴۲۵ و ۴۲۶)

باقی پھر ان شاء اللہ!

خاکسار :

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
دل محمد مولوی فاضل جامعہ

مناظر جماعت احمدیہ
ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری

یہ پرچہ جات میری موجودگی میں پنتالیس منٹ میں لکھے گئے۔
ڈاکٹر محمد چراغ بقلم خود

شیعہ مناظر کا تیسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین
محمد سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین
من یومنا ھذا الیٰ یوم الدین

الحمد للہ ہرآں چیز کہ خاطر میخواست ۔۔۔ آخر آمد زپس پردہ امید پدید!

میرے دوست! میرا اور آپ کا اور کیا جھگڑا تھا۔ میں تو کہلواتا تھا کہ آنحضرت آخری رسول ہیں سو آپ نے یہ کھلے طور پر اقرار کر لیا۔

مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ پھر ختم نبوت پر بحث کیا رہ گئی؟ صرف آخر میں تشریعی اور غیر تشریعی نبی کا سوال آپ نے کیا تھا۔ میں نے بتلایا کہ تشریعی اور غیر تشریعی دونوں قرآن کے نزول سے پہلے آچکے تھے۔ خدا و رسولؐ دونوں سکو جانتے تھے۔ پھر بھی خدا نے خاتم النبیین فرمایا اور رسولؐ نے لا نبی بعدی سے تفسیر کی۔ لہٰذا طے ہو گیا کہ اب کوئی اور کسی قسم کا نبی نہ آئے گا۔ مرزا صاحب نے اور بھی اس کی تائید کر دی۔ جس کے حوالے پیش ہو چکے۔ لہٰذا اب بلا خلاف طے ہو گیا کہ آنحضرتؐ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ آئے گا۔ ہم بھی یہی کہتے تھے آپ نے بھی اقرار کر لیا۔ اب صرف مجاز کی ہی بحث رہ گئی۔ میں نے بتلایا تھا کہ مجاز حقیقت کا غیر ہوتا ہے۔ لہٰذا مرزا صاحب نبوت کے غیر ثابت ہو گئے۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور نہ آخری پرچہ میں تازہ جواب کا حق ہے۔

میں تمام اہل قادیان جماعت کو جو ختم نبوت کے انکار کا دعویٰ کرتے اور پھر اقرار کرتے ہیں چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ آیت مذکورہ میں ثابت کر دیں کہ خاتم بمعنے آخر نہیں تو جو انعام مانگیں وہ دوں۔ آج یا اس کے بعد۔ اس لئے کہ خاتم اگر بکسر تا ہو تو معنے ہوں گے ختم کرنے والا۔ اور اگر بفتح تا ہو تب بھی آلہ کا نام ہے۔ جیسے قاتل (قتل کرنے والا) اور مقتل (آلۂ قتل یعنی تلوار)۔ دونو کا حاصل کیا ہوا۔ قتل کرنے والا یا ذریعۂ قتل۔

اسی طرح خاتم ختم کرنے والا یا ذریعۂ ختم۔

(مہر) جو ہمیشہ تصدیق کے لئے ہوتی ہے اور تصدیق آخر میں ہوتی ہے۔ یہ خیال نہ ہو کہ کارڈ کی مہر پہلے ہوتی ہے اور تحریر بعد میں۔ اس لئے کہ کارڈ کی مہر کارڈ لینے کے بعد لگائی جاتی ہے جو اس کے سرکاری ہونے کی تصدیق ہے۔ مگر خط لکھنے کے بعد جب تک تحریر پہ مہر نہ لگے کارڈ ڈاکخانہ سے روانہ نہیں ہو سکتا۔

بہر حال یہ ایک نظیر تھی کہ عام و خاص سمجھ سکے۔ ورنہ قطعاً یہی قانون ہے کہ خاتم ہر دو معنے کے لحاظ سے آنحضرتؐ کو ہر لحاظ سے آخری نبی ثابت کرتی ہے۔ رہ گیا مجازی نبی تو وہ نبی ہی نہیں تو پھر ثبوت کیسا اور اس کے لئے اجرائے نبوت کے دعوے کیسے؟

میں نے کئی مرتبہ دریافت کیا کہ آپ مجاز کو حقیقت ثابت کریں۔ اور اگر نہیں ثابت کر سکتے تو مجھ سے سنیں کہ اگر مجازی سے مراد غیر تشریعی نبی ہے تو پھر مرزا صاحب حقیقی نبی ہونے سے انکار کر کے اپنے آپ کو مجازی نبی کیوں کہتے ہیں؟ اور اگر مجازی نبی ہوئے تو نبوت سے کیا تعلق رہا؟

اگر خاتم النبیین کے معنے خاتم کمالات نبوت ہیں تو کیا ختم نعمت عیب ہے اور ختم کمالات عیب نہیں؟ کیا ختم کمالات اس لئے ہوا کہ خدا کی قدرت میں کمالات نہ رہے؟ نہیں ایسا نہیں۔ کمالات و نعمت موقعہ اور محل دیکھ کر حسب حیثیت ملتے ہیں۔ آپ کی مرضی اور خواہش سے نہیں۔ اسی لئے فرمایا اَللّٰہُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ۔ خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

میں نے خاتم کے معنے لغت سے بھی بتلائے۔ احادیث رسولؐ سے بھی۔ اب سنیں کہ مسلمان کیا لکھتے ہیں:۔

"واجمع الجماھیر علیٰ ختم النبوۃ وانہ لا نبی بعدہ"
(شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱)

اب تو معلوم ہوا کہ تمام مسلمانوں کا ختم نبوت پر ہمیشہ سے اجماع اور اتفاق ہے۔ کیا اس اجماع میں کہیں یہ لفظ ہیں کہ مستقل نبوت ختم ہوئی اور مجازی غیر تشریعی باقی ہے؟ کیا آنحضرتؐ کی کسی حدیث میں ہے کہ مستقل نبوت ختم مگر غیر تشریعی رہے گی؟

آپ نے ہماری کتابوں میں سے جو کچھ پیش کیا ہے کسی کی سند نہیں پیش کی۔ اس لئے ہم

اس کے جواب کے ذمہ وار نہیں اور نہ اب آپ کو آخری پرچہ میں پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔
آیت اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ۔ الی۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ کو آپ مرزا صاحب پر منطبق کرنا چاہتے ہیں۔ ذرا ترجمہ تو سُنا دیں کہ تمام نبیوں سے عہد لیا گیا کہ وہ ان پر ایمان لائیں اور مدد کریں۔ بتلاؤ کہ ان نبیوں میں سرورِ عالمؐ داخل ہیں یا خارج ؟ اگر داخل ہیں تو کیا ہوئے ؟ مومن ؟ کس پر ؟ کیا مرزا صاحب پر ؟ اور پھر ان کی مدد کس کس نے کی اور کیونکر ؟
حضرت مہدی کے وقت انبیاء کا آنا حضرت مہدی کو نبی ثابت نہیں کرتا۔ لہٰذا بار بار لکھ کر وقت کیوں ضائع کرتے ہیں ؟

آپ نے متعدد آیتیں لکھی ہیں کہ نبی آتے رہیں گے۔ اچھا اب وہ آیتیں مکمل سن لیں :۔
یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ ۔ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِیَ بَیْنَھُمْ ۔ وَمَا کَانَ رَبُّکَ مُھْلِکَ الْقُرٰی حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْٓ اُمِّھَا رَسُوْلًا ۔ اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ الی فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ ۔ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ ۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ۔

اِن سب آیات میں اگر ماضی ہی کا لفظ ہوتا تو معنے محدود ہو جاتے اسلئے قدرت نے مضارع کہہ کر قانون بیان کیا ہے کہ میں ہی کرتا ہوں کسی اور کا کام نہیں۔
آپ کو پھر اعتراض ہے کہ ماضی کے معنوں میں مضارع کیوں استعمال ہوا ؟ لیجئے انہی آیات میں قرینہ ماضی کے صیغے موجود ہیں۔ اور سُنیئے آیاتِ ذیل :۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الی اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں خطاب کیونکر بدلا ؟
قَدْ جَآءَتْکُمْ رُسُلٌ کا خطاب اُمتِ رسولؐ سے کیونکر ہوا ؟
قَتَلْتُمْ یا تَقْتُلُوْنَ کا خطاب اُمتِ رسولؐ سے کیونکر ہوا ؟
آنے والی قیامت کے لئے جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ یا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی ماضی کیوں مستعمل ہوا ؟

اصولِ کافی کی حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ہر نبی کی اُمت میں افضلِ اُمت اس نبی کا خلیفہ ہوتا ہے جب تک دوسرا نبی نہ آئے۔ اس کے یہ معنے تو نہیں کہ دوسرے نبی کا آنا ضروری

ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ تواتر اور تسلسل الی غیر النہایۃ چلا جائے اور یہ محال ہے کیونکہ آخر قیامت بھی آنے والی ہے لہٰذا کوئی نہ کوئی نبی آخر میں ماننا پڑے گا اور وہ محمد رسول اللہؐ ہیں۔
پھر میرا سوال ہے کہ تیرہ سو برس میں مرزا صاحب سے پہلے کون کون نبی آئے ؟ نام بتلاؤ۔ کون کون مجدد آیا ؟ نام بتلاؤ۔ اگر نہ بتلا سکو تو ماننا پڑا کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔
امام مہدی کے قول میں ماقبل کا ذکر نہیں۔ کیا معلوم کس کا قول ہے ؟
آپ ہر مرتبہ کہتے ہیں کہ رسول جیسا کی قید ہے یہ قید دکھائیں۔
وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں نبی کا لفظ نہیں۔ اور اگر نبی مراد ہے تو سرورِ عالم جیسا ہوا۔ کیا مرزا صاحب سردارِ رسل جیسے ہیں ؟ بہرحال آپ نے میرا کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ الحمد للہ تسلیم کر لیا اب اگر نیا جواب دیں تو حق نہیں ہے ۔

معین وصدر جماعت شیعہ	مناظر شیعہ
سید محبوب شاہ بقلمہ	خاکسار احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

یہ پرچہ ۲ منٹ میں ختم ہوا
محمد اسماعیل ذبیح

احمدی مناظر کا چوتھا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء وفخر المرسلین

۱۔ آپ نے لکھا ہے "حضرت مہدی کے وقت انبیاء کا آنا مہدی کو نبی ثابت نہیں کرتا۔" گویا آپ نے کھلے بندوں اقرار کر لیا کہ امام مہدی کے وقت انبیاء آئیں گے۔ فرمائیے اب جھگڑا کیا باقی رہا؟ نبیوں کے آنے کو آپ نے تسلیم کر لیا۔ ایک دو نہیں بلکہ جملہ انبیاء کی آمد کو۔ کیا اس کے بعد بھی آپ کے شیعہ بھائی ختم نبوت کی حقیقت نہ سمجھیں گے؟

۲۔ آپ کی عجیب سادگی ہے کہ سمجھ رہے ہیں کہ احمدی جماعت نے چونکہ آنحضرتؐ کو خاتم النبیین مان لیا اسلئے فیصلہ آپ کے حق میں ہو گیا۔ اگر آپ جان بوجھ کر تغافل سے کام لیں تو آپکی مرضی ورنہ ہم تو پہلے ہی پرچہ میں لکھ چکے تھے کہ خاتمیت محمدیہ کا کسی کو انکار نہیں ہاں خاتم النبیین کا لفظ غیر تشریعی انبیاء کی آمد کو نہیں روکتا کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے تابع ہیں اور یہی امر ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا تحریر کیا ہے اور مَیں نے دوہرایا ہے۔ کیا آپ ایسی کچی باتوں سے پڑھے لکھے انسانوں کو مغالطہ دے سکتے ہیں؟

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جسکی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

یہ خاتم النبیین کے معنے ہیں اور انہی معنوں کے رُو سے آنحضرتؐ کا انبیاء کی زینت ہونا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ شیعہ لغت مجمع البحرین میں بھی لکھا ہے۔

۴۔ آخری نبی جس کے بعد شریعت والا نبی نہ آسکے یہ آنحضرتؐ کی ہی شان ہے اور ہمیں مسلّم ہے۔ ہاں غیر تشریعی نبی کی آمد کے تو آپ بھی قائل ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے ذکر کو آپ نے بالکل ہضم کر لیا ہے۔ کیا وہ تابع شریعت محمدیہ نہ ہوں گے اور کیا وہ نبی نہ ہوں گے؟ آپ کے عقیدہ میں ضرور ہوں گے۔

۵۔ بندۂ خدا تمام اہل قادیان کو چیلنج کی کیا ضرورت ہے؟ صاف لکھو کہ مَیں آپکے متحدیانہ

دعویٰ اور استقرار کو نہیں توڑ سکا اسلئے جھنجلا کر اپنی بات کو چیلنج کا نام دیتا ہوں۔ فتح الناس کے ساتھ معنے خاتم النبیین کے شیعی لغت نویس نے صاف طور پر "بمعنی الزینۃ" لکھے ہیں۔ (مجمع البحرین) کیا آپ کا چیلنج ٹوٹا یا نہیں؟

اسم فاعل اور اسم آلہ میں فرق نہ کرنا آپ کا ہی کام ہے۔ ہاں انعام شاید آپ روپیہ تو نہ دے سکیں اور نہ ہی ہم اس کے محتاج ہیں بفضلہٖ تعالیٰ۔ اس لئے یہی درخواست ہے کہ آپ حق کو قبول کریں۔

ہاں اس جگہ آنحضرتؐ کی حدیث اَنَا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء (تفسیر صافی) بھی یاد کر لیں۔ اگر تو حضرت علیؓ کے خاتم الاولیاء ہونے کے یہ معنے ہیں کہ اب کوئی ولی نہ ہوگا تو شوق سے خاتم الانبیاء کے یہ معنے کریں کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا۔ ورنہ آپ حدیث نبویؐ کے خلاف چلنے والے ہوں گے۔

خاتم الوصیین، خاتم المحدثین وغیرہ الفاظ بھی پیش کر چکا ہوں یہ تمام مثالیں ہیں اسم آلہ اور اسم فاعل میں فرق نہ کرنے والے اور "قاتل" اور "مقتل" کو ہم معنے قرار دینے والے پرسوں کے "فاضل" کو ان تمام مثالوں پر غور کرنا ضروری ہے۔ کیا آپ نے کوئی جواب دیا؟

۶۔ مُہر تصدیق کے لئے ہوتی ہے۔ کارڈ کی مُہر میں ختم کرنے کا مفہوم نہیں بلکہ تصدیق ہی ہوتی ہے۔ ختم تو لکھنے والے نے کیا۔ ڈاکخانہ والوں نے تصدیق کی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ انبیاء کی تصدیق کی۔ اور آپؐ کی نبوت کے بغیر کسی نبی کی نبوت قابل قبول نہیں، پہلا ہو یا پچھلا۔ گویا آپ نے خاتم النبیین کے معنے مصدق النبیین مان لئے۔ تصدیق خواہ پہلے ہو یا بعد میں تصدیق کا حکم رکھتی ہے۔ آنحضرتؐ جب بھی مبعوث ہوئے نبیوں کے سردار تھے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں کہ آپؐ کے بعد نبی نہیں کیونکہ آپ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ الاولین والآخرین من النبیین اٹھائے گئے تو گویا آپؐ کے بعد بھی نبی آنے والے ہیں۔

۷۔ فرماتے ہیں "آپ مجاز کو حقیقت ثابت کریں۔" اہل علم غور فرمائیں کہ ہمارے مناظر صاحب کتنی اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ مجازی نبی اور حقیقی نبی کی اصطلاح حضرت مرزا صاحبؑ نے بتفصیل بیان فرمائی۔ حقیقی نبی سے مراد شریعت لانے والا اور مجازی سے تابع شریعت

نبی جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد بیسیوں نبی آتے رہے ان کا تابع شریعت موسوی ہونا انکو زمرۂ انبیاء سے نہیں نکال دیتا۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ کا تابع شریعتِ محمدیہ ہونا آپؑ کو نبوت سے علیحدہ نہیں کر دیتا لیکن آج کا مضمون تو ختم نبوت کی حقیقت ہے اس پر بحث کریں۔

۸۔ خاتم کمالات کے معنے کمالات کو بند کرنے کے نہیں ہوا کرتے بلکہ ان کو تمام و کمال اپنے اندر لینے کے ہوتے ہیں ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ✽ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قرآن میں وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ الآیۃ (سورہ یوسف) آیا ہے۔ ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ پر بھی نعمت پوری ہوئی اور یوسفؑ پر بھی۔ غور کریں، آپ عالم قرآن ہیں۔

۹۔ يَجْعَلُ يُسْلِكُهُ میں مضارع کی کیا ضرورت تھی؟ محض اسی لئے کہ ایک مستمر قانون کا ذکر کیا جائے۔

۱۰۔ شرح مقاصد کے متعلق یاد رہے کہ جہاں جمہور کا خاتم النبیین ہونے پر اتفاق ہے وہاں پر ان کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ آئیں گے۔ مسلم شریف میں آنے والے مسیح کو چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے۔ گویا شریعت والی نبوت بند ہے اور بغیر شریعت جدیدہ کے نبی آسکتے ہیں۔ اور یہی ہمارا مذہب ہے۔

۱۱۔ کیا ہی لطیف جواب ہے کہ آپ نے ہماری کتابوں کے حوالوں کی سند پیش نہیں کی۔ کیا میں مجمع البحرین لغت کی کتاب کے حوالہ سے اسماء الرجال پیش کروں۔ تفاسیر کے حوالے پیش کئے وہاں بھی یہ عذر باطل ہے۔ ایک حوالہ کو تو آپ غلط ثابت کریں۔ یہ تو محض عاجزانہ جواب ہے۔ شاید کل آپ نے احادیث کی سند پیش نہ کرسکنے کا بدلہ لینا چاہا ہے مگر ؎

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

۱۲۔ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ الآیۃ شیعہ تفسیر سے دکھا چکا ہوں کہ سب نبی امیر المومنین کی نصرت کے لئے واپس آئیں گے تو کیا آنحضرتؐ بھی واپس آئیں گے؟ اور وہ بھی آپ کے امیر المومنین کے تابع ہوں گے؟

حضرت مرزا صاحبؑ تو آنحضرتؐ کے خادم تھے۔ آنحضرتؐ نے آپؑ کی تصدیق کی ہے۔[1]

[1] یہ حصہ گزشتہ پرچہ میں لکھنے سے رہ گیا تھا نوٹ کرلیں۔

اس اعتراض سے میرا استدلال باطل نہیں ہوا۔

۱۳۔ آپ نے مضارع کے ماضی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اَللّٰهُ يَصْطَفِي کے جواب میں۔ مگر میرے چیلنج پر کہ بغیر قرینہ کے مضارع کے ماضی کے معنوں میں ہونے پر ایک مثال ہی پیش کریں آپ بالکل عاجز آگئے ہیں۔ سُنیئے اِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ کے متعلق تفسیر مجمع البیان میں صاف لکھا ہے:

"فقال یا بنی آدم ہو خطاب یعم جمیع المکلفین من بنی آدم من جاءہ الرسول منہم ومن جاز ان یأتیہ الرسول" (زیر آیت ہذہ)

کہ سارے بنی آدم مراد ہیں۔ جبکہ تا قیامت بنی آدم موجود ہیں تو تا قیامت نبی بھی آسکتے ہیں۔

۱۴۔ آپ نے آیت جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى کا حوالہ نہیں دیا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں التفات ہے۔

قَتَلْتُمْ سے یہود کو بلحاظ نسلِ قاتلین خطاب ہے۔

ماضی جَآءَتْ برائے اظہار یقین ہے۔

۱۵۔ اصول کافی کے حوالہ کے مطابق ہر وصی کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے اور یہی ہمارا مدعیٰ ہے۔ انبیاء کا تسلسل تا قیامت ہرگز محال نہیں۔ کیا باعث ہے کہ ذریتِ شیطان تو باقی رہے مگر اللہ تعالیٰ کے مقدس اور منعم علیہم کی نسل باقی نہ رہے؟ حالانکہ آیت قرآنی مَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کی اُمت میں ہر چہار قسم کے درجات پانے والے لوگ ہوتے رہیں گے۔

۱۶۔ مرزا صاحب سے پہلے اُمتِ محمدیہ میں آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔ فرمائیے آج تک اور اس وقت تک جب تک آپ کے امام مہدی آئیں کتنے نبی واپس آئے ہیں جیسا کہ آپ کا رجعت کا عقیدہ ہے۔

۱۷۔ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ مہدی کہے گا۔ اکمال الدین ص ۱۸۹ پر ہے۔ امام محمدؑ کا قول ہے جو آپ کے نزدیک معصوم ہیں تو گویا مہدی مدعیٔ رسالت ہوگا۔ آپ نے اس کا بھی ہرگز جواب نہیں دیا۔

۱۸۔ آخَرِينَ مِنْهُمْ سے بعثتِ نبویہ مراد ہے۔ فارسی الاصل ظلّی طور پر ایمان کو ثریا سے لانے والا نبی ہوگا۔

۱۹۔ میں نے کہا تھا کہ مرض موجود ہے۔ ڈاکٹر کی ضرورت۔ اگر اب نبوت کا انکار ہو تو یہ

جائز نہیں۔ آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟ حالانکہ یہ بات شیعہ حوالجات سے برہن کی گئی تھی۔

۲۰۔ امام ابوجعفر نے ابراہیمی نسل کی نعمتوں کے ذکر پر فرمایا ہے:۔

"فَکَیْفَ یُقِرُّوْنَ فِیْ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَیُنْکِرُوْنَہٗ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ" (الصافی شرح اصول الکافی جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

اور وہ نعمتیں ان کے اپنے الفاظ میں الرسل والانبیاء والائمۃ ہیں۔ تو گویا وہ بھی قائل تھے کہ اُمّتِ محمدیہ میں نبیوں، رسولوں اور ائمہ کا آنا ضروری ہے۔

۲۱۔ مَیں نے نہایت واضح عبارت (اکمال الدین صفحہ ۲۸) سے پیش کی تھی:۔

"فالہداۃ من الانبیاء والاوصیاء لایجوز انقطاعھم مادام التکلیف من اللّٰہ عزّ وجلّ لازمًا للعباد"

کہ نبیوں اور اوصیاء کا سلسلہ منقطع ہونا جائز نہیں۔ آپ نے اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ چوتھی مرتبہ متعہ کرنے والا نبی کریمؐ کا درجہ پاتا ہے تو کیوں آنحضرت کا اُمتی ان چاروں درجات کا پانے والا نہ ہوتا جو آیت مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ میں ہیں؟

پس نبوتِ غیر تشریعی جاری ہے۔ وھو المراد۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔

خاکسار

مناظر جماعت احمدیہ	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
ابو العطاء اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل	ولی محمد عفی عنہ

پرچہ ۵۴ منٹ میں ختم ہوا۔

سید سلطان احمد نگران اہل تشیع

مضمون چہارم

تعزیہ داری

شیعہ مناظر کا پہلا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ونبیّنا وشفیعنا ابی القاسم محمّد سیّد المرسلین وخاتم النبیّین وآلہ الطیّبین الطاہرین المعصومین الغُرّ المحجّلین من یومنا ھٰذا الی یوم الدّین۔ امّا بعد

آج ہمارا موضوع اثبات تعزیہ ہے۔ جس پر مجھے حیرت بھی ہے اور خوشی بھی۔ حیرت اس لئے ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی ذات اسلام میں خصوصیت اور افتخار رکھتی ہے کہ ان کی محبت، عظمت اور راہِ خدا کی سب سے زیادہ سچی اور سب سے بڑی قربانی پیش کرے اور مسلمانوں کو تا قیامت ان کا احسانمند رہنے اور ان کی یاد تازہ رکھ کر اپنا اسلام تازہ رکھنے، ایمان کو جلا دینے سے کبھی کسی کو اختلاف نہیں ہوا۔ لیکن اہل اسلام کے اعتقاد کے برخلاف آج ایک گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے اسے ان سب باتوں سے انکار ہے۔

اور خوشی یہ ہے کہ آج موقعہ ہے کہ ہم اہل اسلام کو دکھلائیں اور سُنائیں کہ جناب مرزا صاحب اور ان کے مرید کہاں تک اسلام کے کاربند ہیں؟ اور امام حسین علیہ السلام جیسی ہستی جن کی جلالت، قدر اور عالی منزلت سے سب مسلمین کو کوئی انکار نہیں۔ اس سے ہمارے مقابل مذہب کو انکار اور بڑا انکار ہے اور وہ بھی اس قدر کہ اس پر مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔

لہٰذا آج ہمیں موقعہ ہے کہ ہم ان کے خیالی اسلام کی قلعی کھول کر دکھا دیں کہ ان کے عقائد

اور خیالات کو اسلام سے کیا واسطہ ہے؟

سب سے پہلے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام فرزند رسولؐ، جگر گوشۂ بتولؑ کی ہستی کیسی ہے اور اسلام میں ان کی کیا وقعت ہے؟

قرآن مجید میں آیتِ مباہلہ کے یہ الفاظ ہیں :۔

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ اے رسول! فرماؤ کہ ہم اپنے لڑکوں کو بلائیں اور تم اپنے لڑکوں کو۔ رسولؐ کے لڑکوں کی جگہ امام حسنؑ، امام حسینؑ بھیجے جاتے ہیں۔ دیکھو تفسیر کبیر فخرالدین رازی، صحیح مسلم وغیرہ۔

حضرت نوحؑ اپنے فرزند کے لئے اہل ہونے کا اظہار کرتے ہیں مگر قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ۔ اور امام حسینؑ سیدۂ عالم کے فرزند ہو کر آج رسول کے بیٹے قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور سرورِ کائناتؐ بھی یہ فرما رہے ہیں کہ :۔

"سب کا نسب بیٹے سے چلتا ہے اور میرا نسب بیٹی سے چلا۔ علی کی اولاد میری اولاد ہے"۔

یہی امام حسینؑ ہیں۔ اور جن کے والد حضرت علیؑ، جن کی والدہ حضرت سیدۂ عالمؑ، جن کے بھائی حضرت امام حسنؑ کے بارہ میں آیتِ تطہیر نازل ہوئی۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں امام حسین علیہ السلام بلا اختلاف داخل ہیں۔ دیکھو تفسیر کبیر، صحیح مسلم :

یہی وجہ ہے کہ خداوندِ عالم قرآن مجید میں ان کی محبت واجب کرنے کے لئے فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ۔ جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام قطعاً داخل ہیں جس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں۔ (دیکھو تفسیر کبیر) مکمل مفصل سطر اس وقت پیش ہوں گے جب انکار ہو۔

بلکہ علامہ فخرالدین رازی کشاف سے روایت کر کے آنحضرتؐ کی احادیث کا ایک دریا اس کے ذیل میں بہا دیتے ہیں جس کا سرنامہ یہ ہے :۔

اَلَا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَھِیْدًا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے شہید مرا۔

جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے بخشش کیا ہوا ہے۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے تائب مرا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے مومن مرا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے اسے ملک الموت اور منکر نکیر

جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے وہ عروس کی طرف جنت میں جائیگا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے اس کے لئے قبر میں دو دروازے کھولے جائیں گے۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے خدا اس کی قبر کو زیارت گاہِ ملائکہ قرار دیتا ہے۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت میں مرے وہ سنت و جماعت میں مرتا ہے۔

جو بغضِ آلِ محمدؐ میں مرے اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ خدا کی رحمت سے مایوس۔ جو آلِ محمدؐ کے بغض پر مرے وہ کافر مرا۔ جو آلِ محمدؐ کے بغض میں مرے وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا۔ جو آلِ محمدؐ کے بغض میں مرے مایوس مرا جنت سے۔

(اس کے بعد لکھتے ہیں) کہ کوئی شک نہیں کہ فاطمہ زہراؑ سے آنحضرتؐ کو بڑی محبت تھی۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ سے بڑی محبت تھی اور وہ اُن سب کے سب سے زیادہ قریبی اور دل پر گراں تھے۔ لہذا وہی آلِ رسولؐ اور آلِ محمدؐ ہیں (دیکھو تفسیر کبیر جلد ۷)

پھر لکھتے ہیں کہ جب نقلِ متواتر سے ثابت ہوگیا کہ آنحضرتؐ ان چار بزرگواروں سے محبت رکھتے تھے تو تمام اُمت پر واجب ہے کہ اسی طرح ان سب سے محبت رکھیں اور اپنے اُوپر فرض سمجھیں جس کا حکم مذکورہ ذیل آیات میں ہے :۔

وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۔

وَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ ۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔

(پھر لکھتے ہیں) کہ آلِ محمدؐ کے لئے دعا واجب ہونا ان کا منصبِ عظیم بتلاتا ہے۔ اس لئے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ کو نماز کا نتیجہ قرار دیا گیا۔ جو یہ دعا نہ کرے نماز مقبول نہیں۔

یہ وہ شان ہے جو آلِ رسولؐ کے سوا کسی کے لئے نہیں ملتی۔

پھر امام شافعی کے چند شعر نقل کئے ہیں۔ جن کا ایک شعر یہ ہے :۔

ان کان رفضا حب آل محمدٍ ۔۔۔ فلیشھد الثقلان انی رافض

اس کے علاوہ آنحضرتؐ کے ارشادات الحسن والحسین سیدا الشباب اھل الجنۃ ھذا من ابنائی۔ اللّٰھم انی احبھما واحب من احبھما۔

الحسن والحسین نصف العرش هما ریحانتا کما حسین منی وانا من الحسین۔ احب اللہ من احب حسینا وابغض اللہ من ابغض حسینا۔

کوئی شخص آنحضرتؐ سے زیادہ مشابہ نہ تھا امام حسن اور امام حسین سے۔ گویا یہ دونو آنحضرتؐ کی زندہ تصویر تھے۔ (دیکھو صحیح بخاری۔ مسند احمد بن حنبل۔ صحیح ترمذی)

حدیث ہے کہ آنحضرتؐ امام حسین کو پشت پر بٹھا کر پھراتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کیا اچھا مرکب ہے ملا بچے! تو فرماتے ہیں۔ یہ بھی کہو کہ تم کیا اچھے راکب ہو۔ (ترمذی)

اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ آنحضرتؐ خطبہ پڑھ رہے ہیں کہ امام حسن و امام حسین سرخ قمیص پہنے ہوئے آجاتے اور ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں تو آپ فوراً منبر سے اتر کر بچوں کو گود میں اٹھا لیتے ہیں اور خطبہ چھوڑ دیتے ہیں۔ (دیکھو صحیح ترمذی)

جو رسولؐ اتنی تکلیف نہیں دیکھ سکتا وہ اس سے بڑھ کر بڑی تکلیف پر کیا اٹھے گا؟

یہی وجہ ہے کہ عاشورہ کے دن آنحضرتؐ کو ام سلمہؓ خواب میں دیکھتی ہیں اور روتی ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں ام سلمہ کیوں روتی ہیں؟ فرماتی ہیں میں نے ابھی رسول خدا کو خواب میں دیکھا۔ وعلی راسہ ولحیتہ التراب۔ آپؐ کی ڈاڑھی اور سر پر خاک پڑی تھی۔ اور فرماتے تھے کہ ابھی کربلا سے آیا ہوں۔ میرا نواسہ حسین شہید ہو گیا۔ (دیکھو مسند احمد بن حنبل)

کہیں ابن عباسؓ خواب میں دیکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ ایک قارورہ اور اس میں خون بھرا ہوا پریشان غبار آلودہ کھڑے رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں حسین شہید ہوا۔ یہ قارورہ میں اس کا خون ہے۔

آنحضرتؐ کی زندگی کی محبت بیان ہوئی۔ امام حسین کی عزت اور شان بیان ہوئی۔ اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد آنحضرتؐ کی بے قراری اور اضطراب بیان ہوا۔ اسکے بعد انصاف کریں کہ ہم مسلمانوں کا جنہیں اتباع رسولؐ کے دعوی محبت پر فخر ہے رسولؐ کی تأسی اور پیروی یا اس سے مخالفت؟

آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ کی تفسیر میں فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ کسی کے مرثیہ میں بڑے بڑے حسرتناک الفاظ کہنا جھوٹ نہیں بلکہ اس کی شان کی عظمت ہے۔ بلکہ صاحب کشاف نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی مومن عالم غربت سفر میں انتقال کر جائے اور اس پر رونے والے نہ ہوں تو

اس پر آسمان اور زمین روتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۷)

جب مومن پر آسمان اور زمین روتے ہیں تو امام حسین پر . . . . .

حقیقت یہ ہے کہ مصیبت پر بکا فطرت انسانی ہے اور تعزیت لازمۂ انسانیت۔ آج کونسا مذہب ہے جو رسم تعزیت ادا کرنا فریضۂ انسانیت اور اخلاق نہیں سمجھتا۔ معمولی مصیبت پر تعزیت لازم ہے۔

اب آپ دیکھیں کہ حضرت آدم علیہ السلام قابیل پر سو برس تک روتے رہے۔ (دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳)

حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند اسماعیلؑ کو ذبح کرتے وقت روتے تھے۔ بلکہ دو نور رفتے۔ (دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳)

حضرت ایوب علیہ السلام کے بارہ میں ہے کہ ان ایوب علیہ السلام بکی و قبض قبضۃ من التراب ووضعہا علی راسہ۔ (تفسیر کبیر جلد ۳)

حضرت یعقوبؑ کے لئے قرآن مجید میں یہ الفاظ ہیں :-

يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ

اس کے بعد کیا میں پوچھوں کہ ان آیات کا سب سے بڑا اور سب سے پہلا مصداق کون ہے؟ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ (الی) أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

کیا اس آیت کا کوئی ایسا مصداق دنیا بتلا سکتی ہے جو ایک وقت میں ان تمام امتحانوں سے کامیاب گزرا ہو۔ اگر ملے گی تو حسین کی ذات۔ تب تو خدا ان پر صلوٰۃ اور درود بھیجتا ہے خدا صلوٰۃ بھیجے اور ہم پر تعزیہ داری حرام؟

گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کے لئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپے صرف کرنا عیب نہیں بلکہ اس پر فخر ہو۔ اور امام حسین نواسۂ رسولؐ ابن رسولؐ پاک اور طیب مصداق آیت تطہیر محبوب خدا محبوب رسولؐ محبوب مومنین کی محبت یہی ہے کہ ان کی تعزیہ داری یعنی رسم عزا برتنا حرام ہے؟ کیا یہی اسلام ہے؟

ساتھ ہی میں کہے دیتا ہوں کہ اس وقت میرا فرض تعزیہ داری ثابت کرنا ہے کہ از روئے قرآن و حدیث یہ کیسی ہے؟ اگر میرے دوست اس بحث میں لاتعلق بحثیں جو اخل موضوع سے

سرو کار نہیں رکھتیں چھیڑ دیں تو یہ ان کی اپنی غلطی ہے میں ان کا ذمہ وار نہیں۔
وہ بتلائیں کہ امام حسین علیہ السلام کی تعزیہ داری کیونکر جائز نہیں؟ ہاں وہ بتلائیں گے اور ضرور بتلائیں گے۔ اس لئے کہ امام حسین جن کی اسلام کی نظر میں یہ شان ہے جو اسلام کی بہترین قربانی ہیں بلکہ اسلام جن کا ممنون ہے اور رہیگا انکے لئے مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں ؎

صد حسین است در گریبانم

مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

وشتان ما بینی وبین حسینکم ✽ فانی اُؤَیّد کلّ اٰن و انصر
وانّی قتیل الحبّ لکن حسینکم ✽ قتیل العدیٰ والفرق اجلیٰ واظہر
واما حسین فاذکروا دشت کربلا ✽ الیٰ ھٰذہ الایام تبکون فانظروا
(نزول المسیح۔ قصیدہ اعجازیہ)

پھر کہتے ہیں ؎

واللہ لیست فیہ منّی زیادۃ ✽ وعندی شہادات من اللہ فانظروا
طلبتم فلاحًا من قتیل بخیبۃ ✽ بخیّبکم ربّ غفورٌ متبّرٌ

میرے بھائیو! یہ مرزا صاحب کے عقائد ہیں کہ امام علیہ السلام سے آپ بہتر ہیں امام حسین ناکامیاب اور آپ کامیاب۔ امام حسین کی مدد نہ ہوئی اور آپ کی مدد ہوئی۔ امام حسین آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تبھی تو فرماتے ہیں کہ سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔
اب دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب کے طریقہ پر ان کے مرید بھی خیال ظاہر کرتے ہیں؟

دستخط صدر شیعہ اثنا عشریہ   مناظر شیعہ
سید محبوب شاہ   خاکسار مرزا یوسف حسین عفی عنہ

یہ پرچہ میرے سامنے ایک گھنٹہ میں لکھا گیا۔
محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل
نگران از طرف جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا پہلا جوابی پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین
قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ:۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرۃ)

پرچہ جواب نمبر ۱

۱۔ اسلام ابدی صداقت ہے اور صداقت کے پنپنے کے لئے بہت قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وہ کھیتی ہے جس کے سینچنے کے لئے صلحاء اور صدیقین کے خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ ابتدائے دنیا سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ ہر صداقت کے پھیلانے والے دُکھ اٹھاتے رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اشد الناس بلاء الانبیاء۔ الحدیث (اصول کافی مشہدی ص۲۲۲) کہ سب سے زیادہ مشکلات کا مقابلہ انبیاء کو کرنا پڑتا ہے اور ان سے اتر کر ان کے بعد کے درجات والوں کو۔

۲۔ سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اور کلمۂ صداقت کے بلند کرنے کے لئے مظلومانہ شہید کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکات ہوں۔ آمین۔

بلاشبہ شہادت حسینؓ کا واقعہ ایک روح فرسا اور دلگداز واقعہ ہے اور ہر وہ شخص جس کے دل میں عترت رسولؐ کی عزت و عظمت ہے۔ اس سانحہ ہوش ربا کو یاد کر کے دلفگار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۳۔ اسلامی شریعت کامل شریعت ہے اس میں ہر خوشی اور غم کے وقت کے لئے قانون مقرر ہے دونوں فریق شیعہ اور احمدی اس بارہ میں متفق ہیں۔ بحار الانوار جلد ۱ ص۲ پر آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

لمین ان افضل الھدیٰ ھدی محمد وخیر الحدیث
...امور محدثاتہا الا وکل بدعۃ ضلالۃ و

كل ضلالة في النار۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:۔

"السُّنّة ما سن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والبدعة ما أُحْدِثَ من بعدُ والجماعة اهل الحق وان كانوا قليلاً۔"

گویا سنتِ رسولؐ کے خلاف جو نئی بات ہے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت انسان کو جہنم کا وارث بناتی ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ آج کے موضوع کو اسی اصل کی روشنی میں دیکھیں۔ اگر تو وہ اعمال جو ہمارے شیعہ بھائی "تعزیہ" کے نام کے نیچے کرتے ہیں سیّد ولدِ آدم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ آپ نے ان کا حکم دیا ہے تو وہ جائز ہیں۔ ورنہ بدعت ہیں اور ناجائز۔ شیعہ صاحبان تعزیہ کو دین کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ اسلئے ہمارا حق ہے کہ ان سے دریافت کریں کہ وہ بتائیں کہ کیا یہ طریق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا یا کم از کم ائمہ اہل بیت نے ہی ایسا کیا ہو؟ اگر یہ بات ثابت نہ ہو سکے تو پھر "تعزیہ" کے خلافِ اسلام ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟

۴۔ حضرت امام حسینؓ کے واقعہ کو یاد کر کے اسلام تازہ کرنا ہمیں اس سے اختلاف کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر سیّدنا حضرت علیؓ کی شہادت کا واقعہ بھی تو اہمیت رکھتا ہے۔ پھر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیا ایک زمین و آسمان کو لرزا دینے والا واقعہ نہ تھا؟ ان تمام مقدسوں کی مشکلات اور مصائب کو یاد کرنے سے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے مگر ان میں سے صرف ایک کے لئے جو طریق ہمارے شیعہ بھائی اختیار کرتے ہیں اس کے لئے وہ قرآن و حدیث سے کوئی سند نہیں پیش کر سکے۔

۵۔ میرے مدِمقابل مناظر نے کئی صفحات اس بات کے لئے خرچ کئے کہ سیّدنا حضرت امام حسینؓ کی نہایت اعلیٰ شان ہے مگر اس سے کس کو انکار ہے۔ ان کے لختِ جگرِ بتولؓ اور جگر گوشۂ رسولؐ ہونے سے کونسا مسلم منکر ہے؟ مگر کسی انسان کی تعریف میں غلو سے کام لینے یا اس کی یاد میں شریعت کے خلاف عمل کرنے میں اختلاف ہے۔ احمدیوں کو مطعون کرنے سے قبل آپ غور فرمائیں کہ کیا آپ کے طریقۂ تعزیہ میں

اہل سنت کے علماء و فضلاء شریک ہیں؟ اگر نہیں تو کیا آپ ان کو متہم کریں گے کہ وہ حضرت حسینؓ کی محبت نہیں رکھتے؟

۶۔ بے شک آیت تطہیر میں دیگر اہل بیت کے علاوہ سیّدنا امام حسینؓ بھی شریک ہیں۔

۷۔ بے شک اہل بیت سے، آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کے صحابہؓ اور تمام ذریت جسمانی و روحانی سے محبت کرنا ضروری ہے۔ یہ تو متنازعہ فیہ بات نہیں۔

۸۔ بے شک اہل بیت کی اور انصار دین کی محبت پر مرنے والا خدا کا مقرب بندہ ہوتا ہے مگر کیا اہل بیت کی محبت یہ ہے کہ انسان نماز نہ پڑھے، شریعت کے خلاف چلے۔ قرآن مجید کے اوامر کی پرواہ نہ کرے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اہل بیت کی سچی محبت یہ ہے کہ انسان شریعتِ محمدیہ پر عمل پیرا ہو اور اہل بیت کے بزرگوں کے سے کام کرے۔ لفظی محبت سے کیا فائدہ؟

مثلاً عیسائی اگر کہیں کہ مسلمانوں کو حضرت عیسیٰؑ سے محبت نہیں کیونکہ وہ ان کو خدا نہیں مانتے تو یہ ان کی غلطی ہے۔ اسی طرح اگر شیعہ دوست کہیں کہ اہل سنت اور احمدی حضرت امام حسینؓ کی قدر نہیں کرتے کیونکہ تعزیہ نہیں کرتے تو یہ ان کی غلطی ہے۔ ہمارے دل میں ان کی بے حد عظمت ہے۔ مگر انہی کا ارشاد ہے کہ ہماری ہر حدیث قرآن کے مطابق مانا کرو۔

۹۔ اس لئے آپ کا فرض تھا کہ جو شکل تعزیہ کی آپ مانتے ہیں اس کا ثبوت قرآن مجید سے پیش فرماتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ حدیث سے ایسا حکم نہیں دکھایا۔ نہ یہ بتایا ہے کہ ائمہ کرام ایسا کیا کرتے تھے۔ پس جو اصل سوال ہے آپ نے اس کو ذکر بھی نہیں کیا۔

۱۰۔ تعزیت کے کیا معنے ہیں؟ آپ نے ہرگز نہیں بتائے۔ آپ کی لغت مجمع البحرین میں لکھا ہے:۔

العزاء ممدود الصبر۔ کہ تعزیت کے معنے صبر کے ہوتے ہیں مصیبت پر خود صبر کرنا۔ دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا۔ تعزیت کے یہ معنے کہ خود واویلا کیا جائے اور دوسروں کو رُلایا جائے اور خاص شکل تعزیہ کی قائم کی جائے نہ قرآن نہ لغت سے ثابت ہے۔

۱۱۔ لکھا ہے: اراد بالتعزی العزاء ای التصبر والتسلی عند المصیبة وشعارہ ان یقول اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کما امر اللہ (مجمع البحرین)۔

کہ صحیح تعزیت یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت صبر کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے جیسا کہ قرآن مجید نے حکم دیا ہے۔

یہ شریعت کا حکم ہے مگر آپ تو گھوڑا بناتے اور خود دس روز تک زور شور سے روتے اور رُلاتے ہیں۔ اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے درکار ہے۔

۱۲۔ سیدہ فاطمۃ الزہرا اور آپ کی ذریت مطہرہ کے آل رسول ہونے سے کسی کو انکار نہیں مگر جیسا کہ آپ کے آئمہ مقدس کا حوالہ گزشتہ پرچوں میں آچکا ہے کہ ہر وہ شخص جو نیک اور پارسا ہو وہ ولی محمدؐ ہے۔ پس واجب ہے کہ اعطوا کل ذی حق حقہ ہر حقدار کو اس کا حق دیا جائے۔

۱۳۔ بے شک آنحضرت ان بزرگوں سے محبت رکھتے تھے ہمیں بھی ان سے محبت رکھنی فرض ہے مگر کس طرح؟ اسی طرح جس طرح حضرت محبت رکھتے تھے۔

حضرت رسول کریمؐ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے شہید ہونے پر فرمایا تھا: "لا تدعی بویل ولا ثکل ولا حزن" کہ اس پر واویلا نہ مچانا اور نہ ہی دیگر کلمات ناجائز واثکلاہ وغیرہ کہنا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"اے فاطمہ! چوں بمیرم رُوئے خود را برائے من مخراش وگیسوئے خود را پریشان مکن و واویلا مگو و برمن نوحہ مکن و نوحہ گران را مطلب"

(حیاۃ القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۵۴)

تو اُمت کا فرض ہے کہ اسی طریق پر تعزیت کرے۔ لیکن شیعہ بھائی فرمانِ نبوی کے خلاف یہ تمام باتیں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے واقعہ کے دن کرتے ہیں۔

۱۴۔ پھر یہ موجودہ طریق ائمہ اہل بیت کے طریق کے بھی خلاف ہے۔ حضرت امام صادقؒ فرماتے ہیں:-

"انا اھل البیت نجزع قبل المصیبة فاذا نزل امر اللہ عزوجل رضینا بقضائہ وسلمناہ لامرہ ولیس لنا ان نکرہ

ما احب اللہ لنا" (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ)

کہ ہم اہل بیت کا طریق یہ ہے کہ ہم مصیبت کے آنے سے پیشتر تو جزع کرتے ہیں مگر جب خدا کا حکم آجائے تو ہم اس کی قضاء پر راضی ہو کر معاملہ اس کے سپرد کر دیتے ہیں اور ہمارا حق نہیں کہ اس بات کو ناپسند کریں جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پسند فرمایا ہے۔

۱۵۔ حضرت امام شافعیؒ نے سچ فرمایا ہے:-

ان کان رفضاً حب آل محمدؐ فلیشہد الثقلان انی رافض

مگر وہ حضرات شیعہ کے موجودہ طریق تعزیت کے قائل نہ تھے ورنہ ثبوت پیش فرمائیں!

۱۶۔ بے شک حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دن آنحضرتؐ کی رُوحِ اطہر کو سخت صدمہ پہنچا اور عالم رؤیا میں جو دیکھا گیا وہ بجا تھا۔ مگر یہ کہ اس پر ہر سال دس روز بلکہ چالیس روز تک باقاعدہ نوحہ کیا جائے۔ یہ حضرت رسول اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔ اس وقت کس کو دُکھ نہ ہوا تھا؟ اور کون ہے جس کے آنسو اس واقعہ رُوح فرسا کو پڑھ کر بہہ نہیں جاتے؟ مگر یہ غلو کرکے شریعت کی رُوح صبر کو کچلنا جائز نہیں۔

۱۷۔ تعزیت اخلاقی فرض ہے۔ ساری دنیا میں جاری ہے۔ اسلامی شریعت ہے مگر کس طرح؟ حضرت امام ابوجعفرؒ فرماتے ہیں:-

"یصنع للمیت ماتم ثلاثة ایام من یوم مات" (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ)

کہ صرف تین دن تک سوگ کی اجازت ہے۔ بلکہ امام صادق نے بیوی کو مستثنےٰ کرکے فرمایا ہے کہ:-

"لیس لاحد ان یحد اکثر من ثلاثة ایام" (حوالہ مذکورہ)

تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

۱۸۔ حضرت ایوبؑ کا جزع قرآن سے ثابت نہیں۔ قرآن مجید تو ان کے صبر کی بے حد تعریف کرتا ہے۔ پس یہ روایت خلاف قرآن ہے۔

۱۹۔ حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے گم ہونے کا غم ہوا۔ ایسا ہی ہر مومن کو حضرت امام حسینؓ کے شہید ہونے کے واقعہ پر غم ہوتا ہے مگر صدیوں تک نوحہ کرنا اور گھوڑے کی شکل بنانا جائز نہیں۔ اس کا ثبوت آپ دیں۔ حضرت امیر المومنینؓ

نے فرمایا :-

"مَن جدد قبراً او مثل مثالاً فقد خرج من الاسلام"

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱ ص۱۰)

کہ جو قبر کی تجدید کرتا یا تابوت وغیرہ بناتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے"۔
فرمایئے اس صریح فتویٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر آپ کا کیا ارشاد ہے ؟

۲۰- آج گورنمنٹ برطانیہ کا موضوع نہیں اور نہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کس طرح اس کی مدد کرتے ہیں۔

۲۱- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امام حسینؓ کی بے حد عزت کی ہے مگر آپ نے شیعہ صاحبان کو غلو سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است ÷ خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیگر فرماتے ہیں :-

"مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر؟ مگر وہی جو ان ہی میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی"۔

(فتاویٰ احمدیہ ص۲۲۳)

پس احمدیہ نقطۂ نگاہ سے حضرت امام حسینؓ نہایت مقدس انسان تھے مگر شیعہ حضرات اگر غلو سے کام لیں تو ہم اسلامی ہدایت سے باہر نہیں جا سکتے۔

پس آج آپ لوگوں کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرکے تعزیہ کو ثابت نہیں کر سکتے۔ آپ کا فرض ہے کہ قرآن مجید اور احادیث سے پہلے تعزیہ کی تعریف کریں۔ پھر اس کے جائز یا فرض یا سنت ہونے کے لئے آیت قرآنی یا حدیث نبویؐ پیش کریں۔ ابھی تک آپ نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ ہاں میرے بیان کردہ دلائل کا بھی جواب دیں۔ باقی پھر انشاء اللہ !

دستخط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ — مناظر جماعت احمدیہ

دل محمد مولوی فاضل — خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری

یہ پرچہ ایک گھنٹہ میں میرے سامنے ختم ہوا
سید سلطان احمد بقلم خود نگران شیعہ جماعت

شیعہ مناظر کا دوسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہٖ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ والہٖ

اما بعد میرے دوست نے تسلیم کرلیا کہ اہل بیت رسولؐ کی یہی شان ہے جو آیات قرآن و احادیث رسولؐ اور تفاسیر اسلام سے بیان ہوئی - یہ بھی تسلیم کرلیا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک اعلیٰ قربانی بارگاہِ الٰہی میں پیش کرکے اسلام کی گردوح تازہ کی - چنانچہ امام شافعی کے شعر کا بھی آپ کو اعتراف ہے - مگر کیا لطف ہے کہ آپکو سب اقرار اور آپکے مرزا صاحب کو امام حسین علیہ السلام سے اتنا اختلاف !

آپ کیوں کہتے ہیں کہ ہمارا اعتقاد اہل سنت کی طرح ہے - کیا اہل سنت امام حسین علیہ السلام کی بابت ایسے ہی اشعار کہتے ہیں جیسے آپ کے مرزا صاحب نے کہے ؟ کیا ان اشعار میں ؎

کربلائے ست سیر ہر آنم ٭ صد حسین است در گریبانم -

امام حسین کی شان پر حملہ نہیں ؟ کیا اہل سنت یہی حملہ کرتے ہیں ؟

آپ کو اقرار اور مرزا صاحب کو انکار اور شدید انکار - پھر نتیجہ کیا نکلا ؟ جب ہی اور امت میں جنگِ خیال ہے -

آپ کے مرزا صاحب کہتے ہیں ؎

اتحسبہ اتقی الرجال و خیرھم ۔۔۔ فمانا لکم من خیرۃ یا معذر

(نزول المسیح ص ۶۵)

اس شعر کا ترجمہ اپنے قلم سے لکھ دیں -

واما حسین فاذکروا دشت کربلا - کیا یہ طنز ہے یا اظہارِ خوشی ؟

آپ یاد رکھیں کہ ایسی پاک ہستی پر اتنا بڑا حملہ ایک رہبرِ اسلام، محسن اسلام کی وہ زبردست احسان فراموشی ہے جس کا داغ لاکستی حقانیت پر نہیں مٹ سکتا -

طلبتم فلاحًا من قتیل بخیبۃٍ (نزول مسیح) یعنی جو نامرادی سے قتل

کیا گیا اس سے فلاح چاہتے ہو -

اس کے بعد نہ کہیں کہ ہمارا اعتقاد اور اہل سنت کا ایک ہے : اہل سنت امام حسین کی غلامی کا دعویٰ فخر سمجھتے ہیں اور آپ کے مرزا صاحب انہیں طعن و تشنیع ؎

بہ بیں تفاوتِ رہ از کجا است تا بہ کجا

آپ فرماتے ہیں ہمیں عزا و غم پر اعتراض نہیں - اس پر اعتراض ہے کہ اس پر ناجائز رسوم کیوں برتے جائیں - میرے دوست ! شرائطِ مناظرہ دیکھیں اور موضوع پر بھی غور کریں - ہمارا موضوع اثبات عزاداری ہے نہ کہ اثباتِ رسوم - پہلے عزاداری کا فیصلہ کرلیں پھر ہم سے رسوم کا سوال کریں یا کہیں عزاداری تسلیم - اور یا اعتراض کریں - ملاحظہ ہوں عزا یا تعزیہ کے معنے - تعزیہ بصبر نزول مصیبت زدہ را نہ (لغت منتہی الارب صفحہ ۱۳۱ ۱۲ - صراح ص ۵۷۲)

تعزیہ داری یعنے تعزیت کا باقی رکھنا - سو وہ ہم پہلے ہی ثابت کرچکے - کیا آپ نے اس کا کوئی رد کیا ؟

رہا یہ کہ احادیث شیعہ میں صبر کرنے کا حکم ہے - آپ روتے کیوں ہیں ؟ کیا رونا صبر نہیں ہے ؟ کیا صبر اور رونے میں اختلاف ہے ؟ کیا میں دکھاؤں کہ آنحضرتؐ اپنے فرزند ابراہیم پر روتے رہے اور صبر رہا ؟ حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکرؓ پر روئیں اور صبر رہا - حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ پر روئیں اور صبر رہا - حضرت فاطمہؑ آنحضرتؐ کی وفات پر روئیں صبر رہا - جنگِ اُحد میں دندانِ مبارک کی شہادت پر روئیں اور صبر رہا - آنحضرتؐ نے مدینہ کی عورتوں کو حمزہؓ کے ماتم کا حکم دیا اور ماتم ہوا مگر صبر رہا - صبر میں اور رونے میں منافات نہیں - دیکھئے صبر کے معنے من لا یحضرہ الفقیہ میں خود کردیئے ہیں غور کریں - ولیس لنا ان نکرہ ما احب اللہ جو خدا کو پسند ہو اسے بُرا نہ سمجھیں - مصیبت پر خدا کو بُرا نہ کہیں اور نہ بُرا سمجھیں - یہی وجہ ہے کہ ہم آج تک ہمیشہ روزِ عاشورہ پڑھتے ہیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رضا بقضاءہ وتسلیمًا لامرہ (کتب ادعیہ میں دیکھ لیں) -

آپ سے کس نے کہا کہ ہم یہ آیت نہیں پڑھتے ؟ آپ کا فرمانا کہ ائمہ طاہرین نے جزع سے نہی کی ہے - پہلے یہ بتلائیں کہ نہی کے کتنے معنے ہیں ؟ اگر آپ کو یاد نہ ہو تو

میں بتلاؤں کہ نہی کے ایک معنے التسلیة و التصبر ہیں تسلّی کے لئے ایسے الفاظ کہنا کہ نہ روؤ۔ نہ گھبراؤ۔ پریشان نہ ہو۔ وغیرہ۔ کیا نہی تحریمی ہے۔ یہ صرف تسلّی دیتا ہے۔ ورنہ معلوم ہے کہ مصیبت زدہ ضرور پریشان ہے۔ کیا ارشادِ باری اُمِّ موسیٰ کو لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ۔ یہ نہی تحریمی ہے۔ اگر یہ تحریمی ہے تو اس کے بعد خدا کا یہ ارشاد کس طرح ہے۔ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا۔ کیا آپ کے نزدیک اُمِّ موسیٰ سے قصور ہوا؟ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

میں نے بتلایا کہ آنحضرت نے سر پر، داڑھی پر خاک ڈالی۔ روئے۔ آپ سے پہلے حضرت آدمؑ، ایوبؑ، ابراہیمؑ، یعقوبؑ روئے۔ آیت قرآن اس حد تک گواہ ہے کہ روتے روتے یعقوبؑ کی آنکھیں سفید ہوگئیں۔ کیا اب بھی سُنّتِ رسول ثابت نہیں ہوئی؟

سُنیں اور پھر سُنیں۔ آسمان و زمین مومن غریب پر بھی روتے ہیں چہ جائیکہ امام غریب پر۔ کیا اب بھی فیصلہ نہیں ہوا؟ کیا اب بھی یہ کہیں گے کہ بدعت ہے؟ بدعت وہ ہوتی ہے جو آنحضرتؐ نہ بتلائیں یا نہ کریں۔ وہ بتلا بھی گئے اور کر بھی گئے پھر سُنّت میں اب کیا شک رہ گیا؟

آپ کچھ کہتے ہیں مرزا صاحب کچھ اور۔ آپ کے دانت ہاتھی کے دانت ہیں۔ کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

آپ فرماتے ہیں قرآن سے ثبوت دیں۔ میرے دوست! خاصانِ خدا کے وہ افعال جو یادِ الٰہی تازہ کرنے اور دینِ الٰہی قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ شعائر اسلام اور یاد رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ وہ شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے۔ آدمؑ کی طرف ملائکہ کا سجدہ شرک نہ ہوا تو اور کیا شرک ہوگا؟

حضرت ہاجرہؑ کا اسماعیلؑ کے لئے پانی لینے جانا، کوہِ صفا و مروہ پر چڑھنا، ان کے درمیان دَوڑنا، ایسی یادگار تھیں جسے قائم رکھنے کے لئے حکم دیدیا گیا کہ ہر حاجی ان پہاڑوں کے درمیان ہاجرہؑ کی طرح دَوڑیں، ابراہیمؑ کی طرح طواف کریں، حضرت اسماعیلؑ کی طرح بھی عین قربانی کی رسم انجام دیں۔ اور پھر یہ سب بندوں کی یادگاریں شعائر اللہ کہلائیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ؕ
وَالْبُدْنَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ؕ

کیا یہ یادگاریں شعائرِ الٰہی ہیں؟ اور امام حسینؑ کی عظیم قربانی جو ذبحِ عظیم ہے یادگار قائم کرنے کے قابل نہیں جس نے اسلام کو زندہ کر دیا۔ انصاف کریں اور غور کریں۔

اب تو قرآن سے بھی بتلایا۔ حدیث سے بھی ثابت کیا۔ سُنّتِ انبیاء سے بھی ثابت ہوگیا۔ عملِ اصحابؓ و ازواجِ نبیؐ سے بھی ثابت ہوا۔ عملِ اہل بیت سے بھی ثابت ہوا۔ اب تو انکار نہ کریں گے۔

معین و صدر جماعت شیعہ	مناظر شیعہ
سید محبوب شاہ	خاکسار اختر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

دوسرا پرچہ ۴۵ منٹ میں ختم ہوا
محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل
نگران جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا دوسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

۱۔ مضمون تعزیہ ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ تعزیت موجودہ کے اجزاء (۱) نوحہ کرنا (۲) ایک تابوت بنانا (۳) دس روز تک روتے رہنا اور لوگوں کو رُلانا اور مراثی پڑھنا وغیرہا۔ ان کا ثبوت ازروئے شریعت محمدیہ دیں۔ مگر آپ نہ اس کی شیعی تعریف بیان فرماتے ہیں اور نہ ان کے جواز، فرض یا سُنّت ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ پھر نہ معلوم آپ کو اس کے بدعت ماننے میں کیا عذر ہے ؟

۲۔ حضرت امام حسینؓ کے متعلق میرا اور تمام جماعت احمدیہ کا جو عقیدہ ہے وہ محض حضرت مرزا صاحبؑ کی تعلیم کے ماتحت ہے۔ حضرتؑ نے ان اشعار میں صرف غلو سے کام لینے والے شیعہ اصحاب کا رد کیا ہے جو حضرت امام حسینؓ کو حاجت روا مانتے اور ان کو صدیق اکبرؓ سے بھی افضل قرار دیتے ہیں۔

اور یہ امر تو سب اہل سنّت کے نزدیک مسلّم ہے کہ آنے والا مسیح موعود نبی ہے۔ اور نبی شہید اور صالح سے افضل ہوا کرتا ہے۔ آپ محض جذبات بھڑکا کر تعزیہ ثابت کرنا چاہتے ہیں جو ناممکن بات ہے۔ جب لوگ پرچے پڑھیں گے تو کیا کہیں گے؟ کیا یہی نہ کہیں گے کہ شیعہ مناظر موضوع سے باہر جا رہا تھا ؟

۳۔ مجھے آپ کی باتوں پر حضرت اُمّ کلثومؓ کا یہ قول چسپاں ہوتا نظر آتا ہے جو انہوں نے زنانِ کوفہ سے فرمایا ہے :۔

"اے اہلِ کوفہ! تمہارے مَردوں نے ہم کو قتل کیا اور اب تمہاری عورتیں روتی ہیں۔ خداوندِ عالم بروزِ قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے"۔
(جلاء العیون اُردو جلد ۲ صفحہ ۵۰۰)

بھلا حضرت امام کو شہید کرنے والے اہلِ کوفہ نہ تھے ؟

۴۔ آپ نے میرے حوالجات کا ہرگز کوئی جواب نہیں دیا۔ لیجئے مَیں ثابت کرتا ہوں کہ نوحہ کرنا شریعتِ اسلامیہ میں ناجائز ہے۔ اور ثابت بھی شیعہ کتب سے کرتا ہوں :۔

اوّل۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ النیاحۃ مِن عمل الجاھلیۃ کہ نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ (تفسیر القمی صفحہ ۲۶)

دوم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے "چہار خصلت بدہمیشہ در اُمّت من خواہد بود" اور ان چار خصلتوں میں سے ایک "نوحہ کردن" قرار دیا ہے بلکہ فرمایا ہے :۔

"اگر نوحہ کنندہ توبہ نہ کند پیش از مردن چوں روزِ قیامت مبعوث شود جامہ از مس گداختہ وجامعہ از جرب براو پوشانند" (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۴۴)

ترجمہ آپ جانتے ہیں۔ یعنی نوحہ کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

سوم۔ حضرت علیؓ کوفہ میں عورتوں کو صفین کے مقتولوں پر روتے ہوئے سُنتے ہیں اور حرب بن شرحبیل الشامی سردار سے فرماتے ہیں :۔

" اَلا تنھو نھن عن ھذا الرنین " (نہج البلاغہ ورق ۱۳۶)

کیا تم ان عورتوں کو اس رونے اور بَین سے نہیں روکتے؟ یعنی یہ ناجائز ہے۔

۵۔ آنحضرتؐ نے بیعت لیتے وقت عورتوں سے عہد لیا کہ :۔

" لا تلطمن خداً ولا تخمشن وجھاً ولا تنتفن شعراً ولا تشققن جیباً ولا تسودن ثوباً ولا تدعین بویل " (تفسیر الصافی صفحہ ۲۱۱ سورۃ الممتحنہ)

کہ تم چہروں پر تھپڑ نہ مارنا، نہ مُنہ نوچنا، نہ بال نوچنا، نہ کپڑے پھاڑنا، نہ سیاہ کپڑے کرنا، نہ ہلاکت کی بددُعائیں کرنا۔

اب تعزیہ داری کے اصولِ شیعہ اس حکمِ قرآن و رسولؐ کے صریح خلاف ہیں۔

آپ نے ابھی تک من جدد قبراً او مثّل مثالاً فقد خرج من الاسلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ تو ہمارے اسلام پر معترض ہو رہے ہیں حالانکہ خود اپنی کتاب کی رُو سے خلافِ اسلام جا رہے ہیں۔

۶۔ نزول المسیح کے حوالہ کا یہ جواب ہے کہ اتقی الرجال کہنے والا حضرت صدیق اکبرؓ اور دیگر خلفاء پر ان کو فضیلت دیتا ہے جس کا انکار مقصود ہے۔ مَیں نے پہلے بھی عیسائیوں کے غلو کی مثال دی ہے۔ نہ معلوم آپ کیوں غور نہیں فرماتے ؟

۷۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے حضرت حسین علیہ السلام پر کوئی طعن نہیں کیا۔ بلکہ آپؑ نے تو اپنی کتاب اعجاز احمدی میں صاف طور پر لکھا ہے کہ:-

"مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید من عادیٰ ولیًّا لی دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔" (صفحہ ۴۸)

۸۔ موضوع "تعزیہ داری" ہے۔ شرائط میں صاف لکھا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ تعزیہ کے اجزاء بیان کرکے ان کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیں۔

۹۔ تعزیت کے معنے صبر کرنے کے ہیں مگر آپ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ تو صریح بے صبری ہے۔ چنانچہ حضرت ابوجعفر نے فرمایا ہے کہ اشد ترین جزع یہ ہے:-

"الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجه والصدر وجز الشعر من النواصی و من اقام النواحة فقد ترك الصبر واخذ فی غیر طریقه و من صبر واسترجع وحمد الله عزوجل فقد رضی بما صنع الله ووقع اجره علی الله ومن لم یفعل ذلك جری علیه القضاء وهو ذمیم واحبط الله تعالیٰ اجره۔"

(فروع کافی کتاب الجنائز صفحہ ۱۲۱)

کہ واویلا مچانا، اور منہ پیٹنا، اور سینہ کوبی کرنا، اور بال نوچنا، اور نوحہ کرنا جزع ہے۔ فرمایا جس نے ایسا کیا اُس نے صبر کو چھوڑ دیا۔ وہ صابر نہیں۔ ہاں جو صبر کرے یعنی یہ باتیں جو تعزیۂ شیعہ کا جزو ہیں نہ کرے بلکہ اِنَّا لِلّٰہِ کہہ کر اللہ کی تعریف کرے۔ وہ راضی بالقضا ہے۔ اس کا اجر اللہ دے گا۔ فرمایا جو یہ بات یعنی صبر نہ کرے وہ قابلِ مذمت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا اجر گرا دے گا۔"

شیعہ حضرات خود فرمائیں کہ ان کے ائمہ کیا کہتے ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں؟

مولوی صاحب! اگر یہ صبر ہے جو آج تعزیہ داری کے نام پر ہوتا ہے تو بتائیں آنحضرتؐ، حضرت علیؓ یا کسی دوسرے مقدس امام نے ایسا کیا ہے؟ کیا حضرت حسینؓ نے فرمایا تھا کہ تم میرے بعد ایسا کرتے رہنا؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا یہ عمل خلافِ اسلام اور خلافِ منشاءِ ائمۂ کرام ہے۔

پس آپ تعزیہ داری کو اس کی موجودہ شکل میں مفصل بیان فرما کر اس کے جواز یا سُنّت یا فرض ہونے پر دلیل لائیں۔

۱۰۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیمؓ کی وفات پر کوئی نوحہ قائم کیا؟ کپڑے پھاڑے؟ واویلا مچایا؟ ہرگز نہیں۔ پس آپ لوگ خلافِ سُنّتِ رسول کریمؐ کرتے ہیں۔ ہاں آپؐ کے آنسو مبارک فرطِ غم سے بہہ پڑے۔ اس سے نہ کوئی روکتا ہے اور نہ ہی آج محض بکا پر بحث ہے۔ آج تو شیعوں کے تعزیہ پر بحث ہے جس میں تابوت بھی ہوتا ہے، واویلا اور نوحہ بھی۔ سب بزرگان کا مصیبت پر اِنَّا لِلّٰہِ کہتے ہوئے آنسو بہانا آج زیرِ بحث نہیں۔

۱۱۔ آنحضرتؐ نے حضرت حمزہؓ کی وفات پر کیا نمونہ پیش فرمایا۔ لکھا ہے:-

"و نزد امراو اظہار جزعی نکرد و آہی نکشید و آبی از دیدہ جاری نگردانید۔"

(حیاۃ القلوب جلد ۲ صفحہ ۱)

بلکہ آنحضرتؐ نے جب اظہارِ غم کے طور پر حضرت حمزہؓ کے متعلق لا بواکی لہ فرمایا تو انصار عورتوں نے ان پر رونا شروع کر دیا۔ حضرتؐ جب جاگے تو فرمایا:-

"مروھن فلیرجعن ولا یبکین علی ھالك بعد الیوم۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۰)

یعنی ان کو حکم دو کہ واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔

فرمائیے! آپ یہی نمونہ اختیار کرکے موجودہ تعزیہ داری کو باطل ماننے کے لئے تیار ہیں؟

۱۲۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اپنی صاحبزادی کو کہ میرے مرنے پر نوحہ مت کرنا، مت رونا بیعت میں عورتوں سے اقرار لیا۔ اور ابھی یہ حکم نہیں؟ آپ بھی رونے کے لئے ایسے ہی الفاظ قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی وفات پر فرمایا:-

"وانّ الجزع لقبیحٌ الّا علیك وانّ المصاب بك لجلیل وانه قبلك وبعدك لجلل۔" (نہج البلاغۃ ورق ۱۲۰)

گویا آنحضرتؐ کا سانحۂ ارتحال سب سے اہم اسلامی مصیبت ہے مگر اس پر بھی واویلا کرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہوا۔

تعجب ہے کہ شیعہ صاحبان نواسۂ رسولؐ کی شہادت پر تو ماتم کرتے ہیں، تعزیے بناتے

ہیں مگر وفات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں۔ آخر کیوں؟

۱۳۔ تعزیہ میں لوگ پیٹتے ہیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا :-

"ینزل الصبر علی قدر المصیبة ومن ضرب یده علی فخذه عند مصیبة حبط عمله۔" (نہج البلاغة شہدی ورق ۱۲۸)

کہ جو مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا اجر باطل ہو گیا۔

۱۴۔ حضرت امام صادقؑ نے ایک شخص کو اس کے بچہ کے مرنے پر تعزیت کی وہ جزع فزع کر رہا تو آپؑ نے فرمایا :-

"قد مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أفما لك به أسوة؟"

کہ آنحضرتؐ وفات پا گئے۔ کیا تیرے لئے ان کے واقعہ میں تعزیت یعنی صبر کرنے کا نمونہ نہیں؟ (من لا یحضره الفقیه جلد ا ص)

۱۵۔ حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ جو مبتلائے مصیبت ہو فلیذکر مصابه بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فانه من اعظم المصائب (فروع کافی۔ کتاب الجنائز)

لیکن شیعہ حضرات اس کے خلاف کرتے ہیں۔

۱۶۔ عالم مثال کے غم کا جواب دے چکا ہوں۔

۱۷۔ ہاتھی کے دانت ہمارے نہیں ان کے ہیں جو تقیہ کرتے ہیں اور سچی بات کو چھپاتے ہیں اور ظاہر کچھ کرتے ہیں۔ (فروع کافی حصہ سوم ص ۱۳۵) ملاحظہ فرمائیں۔ ہم تو ظاہر و باطن یکساں رکھتے ہیں۔ یقیس المرء بنفسه والی بات نہ کریں۔ مگر تاہم ایسی باتوں سے تعزیہ ثابت نہیں ہوگا۔ غور فرمائیں۔ باقی آئندہ

خاکسار مناظر جماعت احمدیہ	دستخط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری	دل محمد مولوی فاضل

پرچہ ۴۵ منٹ میں ختم ہوا۔

نگران اہل تشیع سید سلطان احمد بقلم خود

شیعہ مناظر کا تیسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰة والسلام علی رسولہ

میرے دوست! میں پہلے لکھ چکا کہ ہمارا موضوع عزاداری ہے۔ سو ہم نے قرآن و حدیث و تفسیر و عملِ رسولؐ و عملِ اصحابؓ و ازواجؓ، عملِ اہل بیتؑ، عملِ انبیاء سابق، آیات قرآن مجید، مناسکِ حج سے ثابت کر دیا۔ کیا آپ نے ان میں سے کسی کا جواب دیا؟ آپ کا سکوت کہتا ہے کہ وہ سب ثابت ہے اور تسلیم ہے تو پھر اب بحث کیا رہی۔ رہ گیا اجزائے تعزیہ کیسے؟ نوحہ کیا ہے اور کیوں ہے۔ دس روز کی عزاداری کیسی؟ اسے موضوع سے کیا تعلق؟ آپ پہلے یہ لکھ دیں کہ عزاداری ثابت تو پھر باقی سوالات کا جواب فرصت کے وقت ہم سے لیں۔ ایسی احادیث جنہیں موضوع سے تعلق نہیں پیش کر کے وقت کیوں ضائع کرتے ہیں کہ لوگ سمجھیں کہ جوابات بہت دیئے گئے۔

میں نے پہلے بتلایا کہ صبر مخالف بکا نہیں۔ جیسے بکا رسولؐ سے واقع ہو گیا۔ میں نے بتلایا کہ صبر کے معنے من لا یحضره الفقیہ میں موجود ہیں کہ امرِ الٰہی پر راضی رہنا اور کراہت نہ کرنا۔ سو شیعہ ایسا ہی کرتے ہیں جیسا کہ ان کے ادعیہ میں موجود ہیں۔

جن کتب میں بکا دیا جزع کے بارہ میں لکھا گیا ہے ان میں سے کسی ایک میں دکھا دیں کہ رونا پیٹنا، غم کرنا، ماتم و نوحہ وغیرہ امام حسین علیہ السلام کے غم میں حرام ہے؟

کہ امام حسین علیہ السلام منع نہ کرتے تو کیا اپنا غم کرانے کا حکم دیتے؟ یہ عجیب اعتراض ہے۔ صاحب عزا مرکا کام اپنے معاملہ میں تسلی دینا ہے نہ اپنی قدر کرانے کی کوشش کرنا، کتابیں لکھنا، پراپیگنڈے کرنا کرانا جیسے آپ کی جماعت کا دستور ہے۔

آپ سے کس نے کہا کہ ہم دس بارہ دن روتے ہیں؟ ہم تو ہمیشہ ایسا کرتے ہیں۔ باقی دس بارہ یا کم و بیش ایام میں کسی حد تک خصوصیت برتنا کس آیت کی رُو سے منع ہے؟ کیا حج مقررہ تاریخ پر ہونا اور غمِ حسین مقررہ تاریخ پر خصوصیت سے کرنا ان دونوں کا مقصد یادِ احکامِ الٰہی اور احیاءِ اسلام نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر ہے تو پھر اعتراض کیا رہا؟ کیا کسی مقدس اور پاک کی یاد

مقررتاریخ پر آپ کے قرآن میں حرام ہے ؟

آپ کہتے ہیں کہ شیعہ غلو کرتے ہیں آپ نے ہمارا ایک غلو ثابت کیا ؟ ہم امام حسین کو کو بندۂ خدا، نواسۂ رسولؐ، امام نہیں کہتے یا شہید نہیں کہتے۔ کیا سید الشہداء کہنا غلو ہے؟ آپ ان کو غلط ثابت کر دیں۔

اس کے بعد اپنے غلو کی سیر کریں۔ ملاحظہ ہو (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ تا ص۵۶۵) جس میں مرزا صاحب اپنے آپکو یقین سے خدا کہتے ہیں۔ اور دافع البلاء میں اپنے آپ کو حضرت عیسیٰؑ سے بہتر کہا ہے۔

آپ یاد رکھیں کہ مرزا صاحب کے اشعار مبالغہ نہیں بلکہ با اعتقادی سے ہیں۔ پھر اشعار غور سے پڑھیں یا دوسرے معنے کر دکھائیں۔ اس کے بعد آپ مرزا صاحب کا اعتقاد اور علم حسین کی بابت پڑھیں ؎

هناك ترى عجز من تحسبونه   شفيع النبي محمد فتفكروا

(نزول المسیح ص۸)

کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارے اعتقاد میں امام حسین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفیع ہیں ؟ کیا مرزا صاحب نے امام حسین کو خائب و نامراد نہیں کہا ؟

بہرحال اس کے باوجود بھی اگر آپ کو ان کی عظمت جلالت و اسلامی قربانی اور اس پر غم وہم وغیرہ تسلیم ہوں تو ہمیں انکار کیا۔ البتہ آپ مرزائی نہ رہیں گے۔ ہمارا دعویٰ بہرحال ثابت ہے۔

میں ثابت کر چکا ہوں پھر آپ لکھتے ہیں سنتِ رسول ثابت کریں۔ لیجیے حاشیہ مسند احمد بن حنبل من منتخب کنز العمال ص۱۱۱ جلد۵ ملاحظہ ہو۔ جس پر پانچ حدیثیں اس معنے میں مذکور ہیں کہ سرورِ کائناتؐ فرماتے ہیں میرے پاس جبرائیل نے آ کر شہادت حسین کی کربلا میں خبر دی اور کہا کہ مٹی منگا دوں۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر دیکھو مٹی لا کر دی جو موجود ہے۔

اب بھی آپ ہم سے سنتِ رسولؐ کا سوال کریں گے ؟ اب بھی آپ ہم سے تعزیہ کا سوال کریں گے ؟ رسولؐ نے خاک کربلا کا تعزیہ کیوں طلب کیا اور جب طلب کیا تو آپ کے کہنے کے موافق پہلا تعزیہ دار رسولؐ ہے ؟

اور ملاحظہ ہو ص۲۴۲ مسند احمد بن حنبل پر ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی

قبض روح اُس وقت ہوئی جب وہ میری آغوش میں تھے۔ اس کے بعد میں نے سر نیچے اُتار کر بہت سی عورتوں کے ساتھ سر پیٹا۔ بتلائیں کیا کہہ کر پیٹا ؟ لیجیے اب تو بکا، پیٹنا، نوحہ سب ثابت ہو گئے۔

اب صرف یہ سوال ہے کہ ضریح بنانا اور تابوت اُٹھانا۔ گھوڑا کی شبیہ یہ کیوں ؟ کہ میرے موضوع سے اسے تعلق نہیں۔ مگر کس اسلامی قانون سے غیر ذی رُوح کی تصویر حرام ہے ؟ یا آیت پڑھیں یا حدیث کا حوالہ دیں۔

یہ تمام غیر ذی رُوح کی تصویریں یا تشبیہیں ہیں۔ ورنہ اگر در اصل تصویر غیر ذی رُوح حرام ہے تو فرمائیں مسجدیں کس کی مثال ہیں ؟ موجودہ قرآن مجید کس کتاب کی مثال ہے جو آنحضرتؐ نے سُنائی اور اصحاب نے لکھی ؟

آپ فرمائیں منارۃ المسیح کس کی تصویر ہے ؟ قادیان کی جنت معروف جنت البقیع کس کی تصویر ہے ؟ اگر تصویر نہیں تو انکار کرو۔ اور نہیں تو تصویر ثابت۔

اچھا اب قرآن مجید سے سُنیں :-

إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ الخ
تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ الخ

کیوں جناب مرزا صاحب کا فوٹو حقیقۃ الوحی میں موجود۔ جو کتاب ہر گھر میں ہر وقت موجود بھی رہتی ہے تاکہ مرد بھی زیارت کریں اور عورتیں بھی۔ لیجیے نبی کی تصویر مجسمہ جائز ہو سکتی ہے مگر ضریح کی شبیہ ذوالجناح کی شبیہ حرام۔ مگر آیتِ قرآن نے فیصلہ کر دیا۔ انکے ملک کی نشانی تابوتِ سکینہ یا جس میں انبیاءؑ کی تصاویر ہیں۔ (تفسیر کبیر)

دستخط معین و صدر جماعت شیعہ
سید محبوب شاہ

مناظر شیعہ
احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

یہ پرچہ میرے سامنے ۵۰ منٹ میں لکھا گیا
محمد اسماعیل ذبیح نگران جماعت احمدیہ

احمدی مناظر کا تیسرا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

۱۔ آج تعزیہ شیعہ کا سوال ہے۔ آپ نے نہ معلوم کیوں اس کے اجزاء اور ان کے سنت یا فرض ہونے کا ثبوت نہیں دیا۔ محض تعزیت یعنی مصیبت پر صبر کرنا جیسا کہ تعزیت کے معنے مجمع البحرین میں لکھے ہیں کس کے نزدیک قابلِ بحث ہے ؟ یہ مناظرہ شیعوں سے ہے۔ ان کا عمل تعزیہ، تابوت وغیرہ بنانا، گھوڑا نکالنا آج زیرِ بحث ہے۔ آپ نہ اسے قرآن سے نہ حدیث سے نہ اقوالِ ائمہ سے ثابت کر سکے۔ گویا آپ اپنے مدعا کے ثابت کرنے میں ناکام رہے۔ اب آخری پرچہ میں نئی دلیل پیش کرنے کا حق آپ کو نہیں۔

۲۔ خدا کی قضاء پر راضی ہونے کا مطلب حضرت امام کے نزدیک اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہہ کر خاموش رہنا ہے۔ قرآن مجید سورۂ بقرہ میں بھی بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کے الفاظ ہیں۔ یہاں شیعہ صاحبان کا نوحہ و واویلا کہنے کے بعد عاجز آ کر چپ کر رہنا یہ صبر نہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو اور کیا کریں گے۔ پس آپ لوگ موجودہ تعزیہ کی صورت میں اسلام، رسولؐ اور ائمہ کی تعلیم کی صریح مخالفت کر رہے ہیں۔

۳۔ جزع کرنے کی ممانعت آپ نے مان لی اور دیگر حوالجات مان لئے تو آپ کا فرض ہے کہ ثابت کریں کہ جزع فزع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جائز نہ تھی، حضرت علیؓ کی شہادت پر جائز نہ تھی حضرت امام حسینؓ کے واقعۂ شہادت کے لئے مستثنےٰ ہے اور اس وقت سب شیعوں کو ایسا کرنا ضروری ہے۔ کیا آپ نے ایسا حکم ثابت کیا ہے ؟ ہرگز نہیں۔

۴۔ آپ نے حج اور ماتم تعزیہ کو یکساں قرار دیا ہے۔ گویا بقول آپ کے ماتم حسینؓ اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ اور جو مسلمان صلحاء و اتقیاء اس ماتم کے قائل یا عامل نہیں وہ مسلمان نہیں۔ غور فرمائیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہاں آپ یہ تو فرمائیے جن ائمہ

اہل بیت نے تعزیۂ موجودہ پر عمل نہیں کیا اُن کے اسلام پر آپ کا کیا فتویٰ ہوگا ؟

۵۔ مقررہ تاریخ پر دینی عبادت مقرر کرنا شریعت کا کام ہے۔ اس نے ماتم حسینؓ کے لئے تاریخ اور طریقہ مقرر نہیں فرمایا۔ لہٰذا بدعت ثابت ہوا۔ اور آنحضرتؐ نے بدعت کو موجبِ جہنم قرار دیا ہے۔ حوالہ دے چکا ہوں۔ آپ نے اس کا بھی جواب نہیں دیا۔

۶۔ اگر آپ ہمیشہ ہی رسمی تعزیہ داری کرتے ہیں تو یہ اور بھی شریعت کے خلاف ہے۔ ہاں آج تو اصطلاحی تعزیہ داری زیرِ بحث ہے اس کا درست ہونا ثابت کریں۔

۷۔ ایک غلو تو یہ ہے کہ آپ لوگ حضرت امام حسینؓ کو اتقی الرجال کہہ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور دیگر ائمہ کرام سے افضل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ شہادت میں حضرت حمزہؓ شریک ہیں اور صدیقیت میں حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں۔

اور کیا یہ غلو نہیں کہ آپ لوگ آنحضرت کے لئے تعزیہ نہیں بناتے ؟ حضرت علیؓ کی شہادت کے لئے تعزیہ نہیں بناتے ؟ مگر صرف حضرت حسینؓ کے لئے بناتے ہیں ؟

بعض شیعہ گروہ تو حضرت حسینؓ کو خدا تک مانتے ہیں۔ اور اگر آپ نہ مانتے ہوں اور اس قول میں تقیہ نہ ہو تو ہم آپ پر یہ الزام نہ دیں گے۔

۸۔ حضرت اقدسؑ نے آئینۂ کمالاتِ اسلام میں فنا فی اللہ کے مقام کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ کشفی رنگ میں جیسا کہ حضرت یوسفؑ کو سورج چاند نے رؤیا میں سجدہ کیا تھا۔ حالانکہ قرآن فرماتا ہے کہ ہر چیز اللہ کو ہی سجدہ کرتی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے فرمایا ہے کہ تمہارا ایک ہی خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں (کشتی نوح ص۱۶ و دیگر جملہ کتب۔ الوصیت ص۱)

صاحب! اِن باتوں سے تعزیہ ثابت نہیں ہوا کرتا!

۹۔ حضرت امام حسینؓ کے لئے الفاظ شیعی عقیدہ کی بنا پر ہیں۔ ہمارے نزدیک

تو وہ دُنیا کے لئے ملع کرنے سے پاک تھے۔ وہ رُوحانی مقدس انسان تھے۔ مگر خود شیعہ کہلانے والے کوفیوں نے بُلا کر شہید کر دیا یا کروا دیا۔ ہم پر کیوں الزام ہے؟ ہم تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس معصوم کے درجات بلند کرے۔

۱۰۔ اگر پہلے تعزیہ دار رسولؐ تھے تو آپ اسی طرح تعزیہ داری کریں۔ حضرتؐ نے نہ نوحہ کیا۔ نہ تعزیہ بنایا۔ نہ واویلا مچایا۔ نہ گھوڑا نکالا۔ اسی طرح آپ کیوں نہیں کرتے؟ آنحضرتؐ بے شک سب سے بڑے صابر تھے آپؐ نے صبر کا اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا شیعہ صاحبان جو کچھ کرتے ہیں وہ تو پوری بے صبری ہے۔ جیسا کہ مفصل گزر چکا ہے۔

۱۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اگر فرطِ غم میں ایک کام کریں یا بے اختیار وفاتِ رسولؐ پر کوئی بات اُن سے ہو جائے (حالانکہ وہ روایت ناقابلِ اعتبار ہے۔ آپ نے اس کی سند پیش نہیں کی) تو بہرحال عائشہ صدیقہؓ شارع نہیں۔ آپ قرآن وحدیث سے ثبوت پیش فرمائیں۔

۱۲۔ تابوت جس میں سکینت تھی وہ تو بہت سے مفسرین اہلِ سنت کے نزدیک اطمینانِ قلوب سے تعبیر ہے۔ ہاں وہ تابوت اللہ کی طرف سے آیا۔ اور یہ تابوت تعزیہ والے آپ بناتے ہیں۔ اُس سے اطمینان پیدا ہوتا ہے اور آپ کے فرضی تابوت سے بے چینی اور قلق پیدا ہوتا ہے۔ مگر بہرحال یہ سوال ہے کہ آپ کو کس نے اس تابوت کے بنانے کا حکم دیا ہے؟ کیا وہ پہلا تابوت کسی شہید کی یادگار میں تھا؟ غور فرمائیں!

۱۳۔ تصویر کو تابوت سے کیا نسبت؟ کجا تابوت کجا تصویر، کجا تعزیہ داری، واویلا اور نوحہ اور کجا شخصیت کی شناخت اور یہ جاننے کے لئے کہ اِن وجہہٗ لیس بوجہِ کذاب تصویر بنانا۔ مسجد، قرآن، منارۃ المسیح یا حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کو آپ کے موجودہ تعزیہ سے کیا نسبت؟ ہمارے حضرتؑ نے تو اپنی تصویر کو عام طور پر لٹکانے اور شائع کرنے اور بیچنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ (دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۱۹)

فرمایا:۔ "میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے۔ الخ"

فرمائیے! اس سے تعزیہ اور نوحہ اور ماتم ثابت ہو گیا؟

۱۴۔ میں آپ کی جملہ باتوں کا جواب دے چکا ہوں۔ آپ ابھی تک ہمارے ایک حوالہ کا جواب بھی نہیں دے سکے۔ ہاں میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں "احمدی" اور "جماعت احمدیہ" کے الفاظ سے خطاب کیا کریں۔ دیگر مکروہ الفاظ استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ میدانِ تبرا نہیں۔

۱۵۔ قرآنی آیات نے صبر کی تلقین کی ہے۔ آنحضرتؐ نے صبر کی تعریف بتائی ہے اور نوحہ سے روکا ہے۔ اور مثل مشالًا یعنی تابوت بطرز شبیہ بنانے والے کو خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ نوحہ کو جاہلیت کا عمل بتایا ہے۔ آپ جواب دینے کی بجائے اِدھر اُدھر جا رہے ہیں۔

۱۶۔ حضرت امام حسینؓ نے تعزیہ داری کا حکم نہیں دیا۔ آپ لوگوں کے بھائیوں نے یعنی کوفیوں نے ان کو قتل کیا اور آج آپ شریعت کے خلاف ان کا تعزیہ بنا کر دوسرا ظلم کر رہے ہیں۔ سچ ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ٭ کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

۱۷۔ اہل بیت کا طریق بتا چکا ہوں کہ وہ جزع نہ کرتے تھے مگر آپ ان کے خلاف چل رہے ہیں۔

۱۸۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے:۔

"واذا فارق الصبر الامور فسدت الامور"

(الصافی شرح اصول الکافی جلد۴ ص۱۷۱)

کہ صبر کے بغیر سب امور فاسد ہو جاتے ہیں۔

۱۹۔ صبر سے تعزیت کرنے والوں کے لئے جیسا کہ اہلِ سنت والے کرتے ہیں تین سو درجوں کا وعدہ ہے۔ (الصافی علی اصول الکافی جلد۴ ص۱۷۱)

۲۰۔ "وفی الحدیث من استرجع عند المصیبة جبرالله مصیبتهٗ"

(مجمع البیان جلد۱ ص۱۲۱)

اس لئے مصیبت پر صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا کافی ہے۔ نوحہ کرنا ناجائز ہے۔

۲۱- اِصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا قرآن کا حکم ہے۔ (آل عمران آیت ۲۰۰)
امام ابوجعفرؑ فرماتے ہیں: "معناہ اصبروا علی المصائب" (مجمع البیان)
شیعہ تعزیہ اس کے خلاف ہے۔

۲۲- امام ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں:-
"انا صُبُرٌ و شیعتنا اصبر منّا" (الصافی شرح اصول الکافی جلد ۴ ص۱۸۱)
کہ ہمارے شیعہ تو وہ ہیں جو ہم سے بھی زیادہ صبر کرتے ہیں۔ بتائیے! کس امام نے آپ لوگوں کی طرح تعزیہ بنا کر واویلا کیا ہے؟ ایک ہی امام کا نام پیش کریں۔

۲۳- آنحضرتؐ نے سیدہ فاطمہؓ کو بال نوچنے سے اور گریبان پھاڑنے وغیرہ سے جو شیعہ تعزیہ میں کرتے ہیں، روکا ہے۔ (حیاۃ القلوب جلد ۲ ص۶۵۳)

۲۴- حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کے واقعۂ ہوش رُبا پر فرمایا ہے:-
"اگر نہ آں بود کہ امر کردی بصبر کردن و نہی نمودی از جزع نمودن ہر آئینہ آبہائی سر شود را در مصیبت تو فرو میریختیم و ہر در آئینہ در مصیبت ترا ہرگز دوامی کردیم و جراحت مفارقت ترا از سینہ بیرون نمی کردیم و اینہا در مصیبت تواند کہ است از بسیاری" (حیاۃ القلوب جلد ۲ ص۶۳۳)
فرمائیے! آپ حضرت علیؓ کی سنت کے خلاف کیوں کرتے ہیں؟

۲۵- آپ نے اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی پیش کیا تھا۔ اس کے ایک معنے شیعہ تفسیر میں یوں لکھے ہیں:-
"لا اسئلکم علی تبلیغ الرسالۃ و تعلیم الشریعۃ اجراً الّا التواد و التحاب فیما یقرب الی اللہ حسن العمل عن الحسن و الجبائی و ابی مسلم" (مجمع البیان جلد ۲ ص۳۲)
گویا جو آپ نے معنے کئے تھے وہ اکیلے ہی نہیں بلکہ اس کے دوسرے معنے بھی ہیں۔

۲۶- امام صادقؒ نے فرمایا ہے:-
"التعزیۃ الواجبۃ بعد الدفن" (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱ ص)
کہ تعزیت دفن کے بعد ہی واجب ہوتی ہے نہ کہ سالہا سال بعد واویلا کرنا۔

۲۷- آنحضرتؐ نے فرمایا ہے:-
"من لم یتعز بعزاء اللہ تقطعت نفسہ علی الدنیا حسرات" (تفسیر القمی ص۲۵)
کہ جو اللہ کی تعزیت، جیسا کہ اس نے آنحضرتؐ کی وفات پر فرشتہ کے ذریعہ صبر کی تلقین کی۔ (فروع کافی کتاب الجنائز۔ اکمال الدین ص۲۲) پر صبر نہیں کرتا وہ شخص محروم ثواب ہوتا ہے اور اسے محض حسرت ہی رہتی ہے۔

ہمارے شیعہ دوست پہلے تو اہل کوفہ کی طرح حضرت امام کو شہید کرتے ہیں اور پھر نوحہ شروع کر دیتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر ÷ پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

بھائیو! اسلام نے صبر کی تلقین کی اسلئے ہم سب کو شریعت کے مطابق حضرت امام حسینؓ کے واقعۂ ہائلہ پر صبر سے کام لینا چاہیئے اور وہی کرنا چاہیئے جو ائمۂ کرام نے کیا اور اہل بیت کی اصل محبت شریعت پر عمل کرنے میں ہے۔ نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں، تمام ارکان اسلام کو قائم کریں اور تقیہ کو ترک کر کے صحیح اسلام پر پابند ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین +

دستخط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
دل محمد مولوی فاضل

خاکسار مناظر جماعت احمدیہ
ابو العطاء اللہ دتا جالندھری
مولوی فاضل

پینتالیس منٹ میں پرچہ ختم ہوا۔

نگران اہل تشیع سید سلطان احمد قسیم

شیعہ مناظر کا چوتھا پرچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہٖ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ و آلہٖ

ماشاءاللہ میرے دوست کی قوت ہاضمہ بڑی تیز ہے۔ جو دلیلیں میں نے پیش کیں سب ہضم۔ مگر دوست ہضم کرکے ڈکار تو لی ہوتی۔ ہم نے اب تک جس قدر آیات، جس قدر تفاسیر اسلام، جس قدر احادیث پیغمبر اسلام معتبر ترین کتب سے پیش کئے اُن میں سے کسی کا انکار نہیں۔ آپ کو تسلیم ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام از روئے قرآن و حدیث ابن رسولؐ تھے۔ آیت تطہیر میں داخل ہونے کی وجہ سے پاک اور معصوم تھے۔ آیت مودۃ میں آپ کی محبت تمام مسلمانوں پر واجب کی گئی۔ ان کا محب جنتی ان کا دشمن دوزخی ہے۔ ان کے محب کی قبر ملائکہ کی زیارت گاہ بن جائے گی۔ قبر میں دو دروازے جنت کی طرف کھولے جائیں گے۔ ملائکہ جنت کی بشارت دینگے۔ اور جو دشمن ہو وہ کافر، رحمت سے مایوس، دوزخی وغیرہ۔

آپ کو تسلیم ہے کہ امام حسین علیہ السلام جوانانِ جنت کے سردار تھے۔ عرشِ الٰہی کے گوشوارے تھے۔ آنحضرتؐ کے دو پھول ـــ آپؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے ان سے محبت ہے اور جو ان سے محبت رکھے وہ خدا کا محبوب ہے۔ دونوں آنحضرتؐ کے شبیہ اور زندہ تصویر تھے۔ آنحضرتؐ امام حسین کو کاندھے پر چڑھاتے، پشت پر بٹھاتے تھے اور پھراتے تھے۔ جب کوئی کہتا کہ کیا اچھا مرکب ہے تو فرماتے یہ بھی کہو کیا اچھا راکب ہے۔ آپؐ نے جب امام حسین کو گرتا دیکھا وعظ چھوڑ کر منبر سے اُتر پڑے اور گود میں اُٹھا لیا۔

آپ کو اقرار ہے کہ حضرت آدمؑ نے ہابیل کا سو برس ماتم کیا۔ حضرت ابراہیمؑ اسماعیلؑ کو ذبح کرتے وقت روئے۔ حضرت ایوبؑ نے سر پر خاک ڈالی اور روئے۔ سرورِ کائنات اپنے فرزند ابراہیمؑ پر روئے اور سب نساءِ مدینہ کو حکم دیا کہ میرے چچا حمزہؓ پر ماتم کریں۔ دندانِ مبارک کی شہادت کی خبر سن کر ستیدہ عالمؑ نے سر پر ہاتھ مارے اور روئیں۔

آپ کو تسلیم ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ پر ماتم کیا۔ سرورِ کائنات پر ماتم کیا اور سر پیٹا۔ ان سب واقعات کا آپ کو اقرار ہے۔ اس لئے کہ نہ کسی کا انکار کیا اور نہ

دیا۔ اگر عذر ہی کیا تو ایک روایت میں اس قدر کہ بی بی عائشہؓ نے یہ فعل سفاہت سے کیا۔

اب برادرانِ اسلام! غور کریں کہ تمام احادیث و آیات کو تسلیم کر لینے کے بعد آپ کو انکار کی کیا گنجائش رہتی ہے جبکہ آنحضرتؐ خود حسین کا ماتم کرتے ہیں۔

میں نے بتلایا تھا کہ آنحضرتؐ نے کربلا کی خاک منگوائی۔ جبرائیل لائے۔ سرورِ عالمؐ روزِ عاشورہ سر برہنہ، سر اور ریش پر خاک ڈالے روتے ہوئے تشریف لائے۔ آپؐ کربلا سے قارورہ میں دمِ حسین لے کر روتے ہوئے تشریف لائے۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی سوال رہ جاتا ہے؟

ہمارا موضوع اثباتِ تعزیہ داری ہے سو ہم نے اپنی اپنی مصیبت میں ہر ایک کو تعزیہ دار ثابت کر دیا۔ اور غمِ حسین میں رسولؐ کو بھی تعزیہ دار ثابت کر دیا جسکی اب تک کوئی ردّ نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔

آپ کا سوال تھا (جو موضوع کلام سے باہر ہے) کہ پیٹنا ثابت کرو۔ میں نے بی بی عائشہ کا ماتم بتلایا۔ ایک سوال تھا کہ نوحہ کرنا بتلاؤ۔ بی بی عائشہ کا نوحہ کرنا بتلایا۔ اور خود مرزا صاحب کی تحریر کردہ کتاب میں حسان بن ثابتؓ کا مرثیہ موجود ہے۔

آپ کا سوال تھا کہ دس دن ماتم کیسا؟ میں نے جواب دیا۔ اس کا جواب ندارد۔ آپ یاد رکھیں کہ ہم ایک حسین علیہ السلام کے سوگوار ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ انصاف اور دل میں درد رکھتے ہیں۔ ہم ہر مصیبت زدہ کے ہمدرد اور مظلوم کے دوست ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزِ شہادت میں خاص طور سے مجالس کرتے، تابوت نکالتے ہیں۔ سُنتے ہیں آپ کو بھی دوستی کا دعویٰ ہے بتلائیں آپ کیا کرتے ہیں؟

آپ کا سوال تھا کہ شبیہِ عزا کا حکم کس آیت سے ثابت ہوا؟ میں نے جواب دیا کہ خاصانِ خدا کے افعال پاک اور یاد رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جیسے جناب ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت ہاجرہ کی یادگاریں شعائر اللہ قرار پائے ہیں اور مناسکِ حج کہلا کر واجب ہو گئیں۔ اسلام کا ہر عمل خود ایک تعلیم ہے۔ جیسا نماز اتحاد کی تعلیم، روزہ صبر کی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح حج اِس امر کی تعلیم ہے کہ جس بندۂ خاص کی بہترین اسلامی خدمت ابراہیم کی دیکھو اس کی یاد تازہ کرو۔ امام حسین علیہ السلام کا مقدس ہونا ثابت آپکی

بہترین قربانی تسلیم۔ اس کے بعد اس کی یاد تازہ کرنے سے انکار کیونکر ہو سکتا ہے؟

میرے بھائی! یا امام کی شانِ محبتِ رسولؐ سے انکار کرو۔ اور جب انکار نہیں تو یاد تازہ کرنا یعنی تعزیہ داری ثابت۔

آپ کا اعتراض تھا کہ شبیہ کہاں سے ثابت ہوئی؟ میں نے بتلا دیا کہ آیت قرآن اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ موجود۔ فخر الدین رازی کی تفسیر گواہ کہ اس میں تصاویر انبیاء تھے۔ ملائکہ اسے اٹھا کر میدانِ جنگ میں لاتے تھے جس کی برکت سے فتح ہوتی تھی۔ جن لوگوں نے اس کی توہین کی انہیں بواسیر کا مرض پیدا ہو گیا۔ یہ معجز نما تابوت قرآن مجید میں موجود۔ تصاویر انبیاء ثابت۔ اس پر طرہ یہ کہ آپ کے مرزا صاحب کا فوٹو ہر گھر میں مرد و عورت کی زیارت کے لئے موجود۔ مدینہ کی جنت البقیع کے نام سے قادیان میں جنت البقیع موجود۔ نہ آئے مسیح کے نام سے منارۃ المسیح موجود۔ کعبہ کی مثال میں مساجد موجود۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ تصویر حرام۔ کیا آپ نے میرے جواب کو رد کیا؟

پھر حدیثیں نہیں پیش کیں تو کیا خانہ ساز قصے پیش کئے؟ مجھ پر تو مرزا صاحب کی طرح الہام نہیں ہوتا کہ خود دعویٰ اور خود دلیل۔

آپ اپنی کتابوں کا حوالہ لکھ کر ہم پر حجت ثابت کر سکتے ہیں۔

میں نے پہلے بھی ثابت کیا کہ نوحہ حضرت عائشہ نے کیا۔ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے کیا۔ پھر اب اعتراض دہرانا کیسا؟

ہم نے بتلایا کہ حج یادگار کربلا قائم کرنے کا سبق دیتا ہے۔ ورنہ کیا کہوگے کہ احکام اسلام بے معنے ہیں؟ حج صرف محسنینِ اسلام کی یاد تازہ کرنے کے لئے واجب ہے۔

جب میں نے قرآن و حدیث سے عزاداری ثابت کر دی اب یہ بدعت کیونکر ہوا؟ کیا آپ سچ کہتے ہیں یا اپنے دوستوں سے تقیہ کرتے ہیں کہ کہیں کل مجھے بُرا نہ کہیں کہ مناظرہ ہرا دیا۔ اور یہ الزام دیں کہ مرزا صاحب تو امام حسین کی مخالفت کرتے ہیں اور تم انہیں بزرگ تسلیم کر گئے۔ مرکزِ نبوت پر ایسی شکست۔ افسوس! آپ نے اب تک بدعت کی تعریف بھی کی یا بدعت کا الزام ہی ہے؟

میرے دوست! کیوں بار بار تقیہ کا نام لیتے ہیں؟ وہ کونسا مذہب ہے جو تقیہ نہیں

کرتا؟ البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ ہم بامحل تقیہ کرتے ہیں اور آپ بے محل اور بے جا...

آپ فنا فی اللہ کا کوئی ایسا ثبوت کلام اہلِ اسلام سے پیش کرتے تو ہم جواب دیتے۔ آخر فنا فی اللہ کے مدعی اور بھی صوفی ہیں۔ کسی نے ایسا کہا ہے؟ اور اگر کہا ہے تو مرزا صاحب صوفی ہیں یا نبی؟ اگر مبالغہ تھا تو بتلائیں کہ شاعر تھے یا نہیں؟

آپ نے خواہ مخواہ پھر وہ روایات پیش کئے ہیں جن کا کوئی ربط نہیں جزع کے متعلق میں پہلے جواب دے چکا کہ بکا در گریہ وغیرہ خلاف صبر نہیں۔ کیا آپ نے ثابت کیا کہ امام حسین علیہ السلام پر رونا پیٹنا کس حدیث سے حرام ہے؟

دستخط معین و صدر جماعت شیعہ — مناظر شیعہ

سید محبوب شاہ — خاکسار احقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ

پرچہ ۵ تم منٹ میں ختم ہوا

مولوی محمد اسماعیل مولوی فاضل نگران جماعت احمدیہ